ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باأثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.
Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun
Volume No.04, Issue No.32, Friday, 07 August 2026, 8 Pages
جلد نمبر(۴)، شمارہ نمبر(۳۲)، بروز جمعہ، ۷ راگست، ۲۰۲۶ء، ۲۳ صفر المظفر ۱۴۴۸، ۸ صفحات

شہری دفاع کا غزہ میں آٹھ مقامات پر ملبے تلے ڈیڑھ سو سے زائد شہداء کی باقیات موجود ہونے کا شبہ

ص:02

قابض اسرائیل کی اجتماعی سزا کی ظالمانہ پالیسی

فلسطینی لیبر کی جگہ ہزاوں غیر ملکی مزدوروں کو لانے کی منظوری

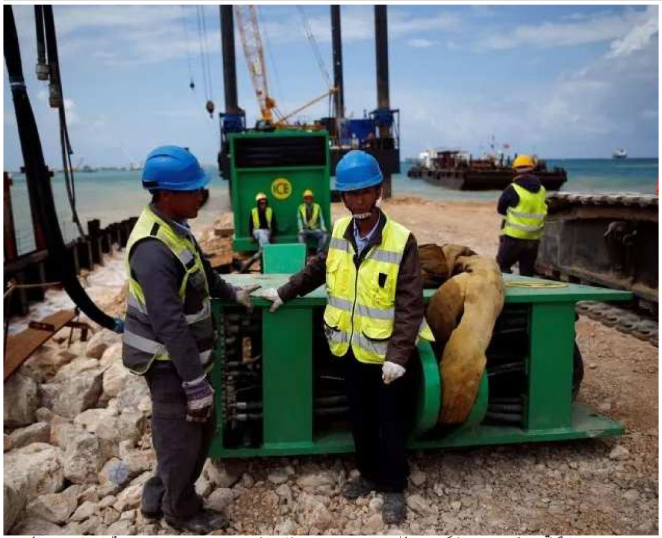

قابض اسرائیل کی حکومت کے سربراہ بنجمن نیتن یاھو نے ایک ہنگامی حکومتی منصوبے کی منظوری دے دی ہے جس کے تحت تعمیرات اور صنعت کے شعبوں میں کام کرنے کے لیے ایشیائی اور مشرقی یورپی ممالک سے تقریباً پچاس ہزار غیر ملکی مزدوروں کو لایا جائے گا جنھیں قابض اسرائیل دوست قرار دیتا ہے۔

یہ ایک ایسا مذموم قدم ہے جس کا مقصد مقبوضہ علاقوں کے اندر کام کرنے والے محنت کش فلسطینی مزدوروں کو مکمل طور پر بے دخل کر کے ان کی جگہ غیر ملکیوں کو لانا ہے۔

اسرائیلی میڈیا نے انکشاف کیا ہے کہ یہ ظالمانہ منصوبہ مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی سے آنے والے مظلوم فلسطینی مزدوروں کے لیے ایک مستقل متبادل پر انحصار کرتا ہے، اور اس منصوبے میں سات اکتوبر سنہ 2023ء کے بعد کے نام نہاد سکیورٹی وجوہات کے بہانے ان مزدوروں کے داخلے پر مکمل پابندی عائد کرنے کی شرط رکھی گئی ہے، جس سے اس ناپاک ایجنڈے کو تقویت ملتی ہے جسے قابض حکام مکمل علیحدگی کا نام دیتے ہیں۔

یہ سفاکانہ قدم اس اجتماعی سزا اور معاشی جنگ کی پالیسی کا حصہ ہے جو قابض حکام فلسطینیوں کے خلاف اپنائے ہوئے ہیں، جس کے ذریعے دسیوں ہزار بے گناہ خاندانوں کو ان کی بنیادی آمدنی کے ذرائع سے محروم کیا جا رہا ہے، مغربی کنارے میں معاشی بحران کو مزید گہرا کیا جا رہا ہے اور فلسطینی معیشت کی بنیادوں کو کھوکھلا کیا جا رہا ہے۔

اعداد و شمار سے قابض اسرائیل اور اس کی غیر قانونی بستیوں کے اندر فلسطینی مزدوروں کی تعداد میں شدید کمی ظاہر ہوئی ہے، کیونکہ اجازت نامے منجمد کیے جانے سے قبل ان کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے تجاوز کر گئی تھی، جبکہ کچھ اندازوں کے مطابق یہ تعداد لگ بھگ ایک لاکھ 78 ہزار تک پہنچ گئی تھی، اس سے قبل کہ یہ تعداد موجودہ وقت میں کم ہو کر بیس ہزار سے بھی کم رہ جائے جو صرف محدود دائرہ کار میں کام کر رہے ہیں۔ اس ظالمانہ اقدام اور مزدوروں کی کمی نے اسرائیلی لیبر مارکیٹ میں ایک سنگین بحران کو جنم دیا ہے، خاص طور پر تعمیرات اور رئیل اسٹیٹ کے شعبوں میں، جنھیں افرادی قوت کی شدید قلت کا سامنا ہے، جس نے اسرائیلی وزارتِ اقتصادیات کو اس کمی کو پورا کرنے کے لیے غیر ملکی مزدوروں کے اضافی کوٹے کی منظوری کے لیے دباؤ ڈالنے پر مجبور کر دیا۔ اس نئے اور نسل پرستانہ منصوبے کا اصل مقصد ایک ایسی معاشی حقیقت کو مسلط کرنا ہے جو محنت کش فلسطینی مزدوروں کو مکمل طور پر ہٹا کر ان کی جگہ غیر ملکی مزدوروں کو لانے پر مبنی ہو، ایک ایسی مستقل علیحدگی مسلط کرنا ہے جو فلسطینیوں کو قابض اسرائیل کے اندر لیبر مارکیٹ تک رسائی سے روکے، جو کہ انتہائی دائیں بازو کی انتہا پسند حکومت کے ان مذموم عزائم کے عین مطابق ہے جن کا مقصد سکیورٹی کی آڑ میں ظلم اور پابندیوں کو مزید سخت کرنا ہے۔

چار ماہ تحویل میں رکھنے کے بعد قابض اسرائیل نے شہید علاء صبیح کا جسد خاکی واپس کر دیا

غزہ: غرب اردن کی طوباس کے گورنری میں جنرل اتھارٹی برائے شہری امور کے عملے نے تیاسیر گاؤں کے شہید علاء خالد محمد صبیح کی میت وصول کر لی، جنھیں قابض اسرائیلی حکام نے 9 اپریل سے اپنے قبضے میں رکھا ہوا تھا۔

اتھارٹی نے وضاحت کی کہ میت ان کے اہل خانہ اور لواحقین کے انتظامات کے مطابق منتقل کرنے کے لیے حوالے کی گئی، تاکہ انہیں ان کے آبائی علاقے میں سپردِ خاک کیا جا سکے۔ اتھارٹی نے قابض اسرائیل کے قبضے میں موجود تمام شہداء کی میتوں کو واپس لانے کے لیے متعلقہ حکام کے ساتھ اپنی کوششیں جاری رکھنے کا عزم دہرایا۔

اتھارٹی نے اس سے قبل اعلان کیا تھا کہ قابض حکام شہید صبیح کی میت کو واپس کریں گے، جو طوباس کے جنوب مشرق میں واقع قصبے تیاسیر میں یہودی آباد کاروں کی گولیوں سے شہید ہوئے تھے، جنھیں چار ماہ تک قبضے میں رکھا گیا تھا۔ شہداء کی میتوں کی واپسی کی قومی مہم نے بتایا کہ شہید نے 9 اپریل 2026 کو تیاسیر قصبے پر یہودی آباد کاروں کے حملے کے دوران گولی لگنے سے جامِ شہادت نوش کیا تھا، جس کے بعد قابض حکام نے تب سے ان کی میت کو قبضے میں لے رکھا تھا۔

میت کی واپسی کا فیصلہ قومی مہم اور القدس سینٹر برائے قانونی امداد و انسانی حقوق کے نمائندے وکیل محمد ابو سنینہ کی جانب سے اسرائیلی سپریم کورٹ میں دائر کردہ قانونی درخواست کے بعد سامنے آیا، جس میں میت کو رہا کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

مہم نے نشاندہی کی کہ یہ درخواست 22 جولائی کو دائر کی گئی تھی اور عدالت نے اسرائیلی پراسیکیوٹر کو جواب دینے کے لیے 48 گھنٹے کی مہلت دی تھی، جس کے بعد پراسیکیوٹر نے 31 جولائی کو عدالت کو مطلع کیا کہ انہیں جسد خاکی واپس کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے، جس کی وجہ سے عدالت نے درخواست کو خارج کر دیا اور طے شدہ سماعت کو منسوخ کر دیا، تاکہ جسد خاکی کو ان کے اہل خانہ کے حوالے کرنے کی راہ ہموار ہو سکے۔

قابض حکام اب بھی قبرستانوں اور فریزروں میں 801 میتیں قبضے میں رکھے ہوئے ہیں، جن میں 83 بچے، 98 اسیران اور 10 خواتین شہداء شامل ہیں، جبکہ متعلقہ ادارے شہداء کی میتوں کی واپسی اور ان کی گرفتاری کی پالیسی کے خاتمے کے لیے اپنی قانونی اور انسانی حقوق کی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔

امریکی کانگریس کا امداد فراہمی نہیں اسرائیل کے ساتھ قریبی دفاعی شراکت داری پر غور

تجویز پر عمل سے امریکی اور اسرائیلی دفاعی اور انٹیلی جنس ادارے مزید مربوط ہو جائیں گے: نیویارک ٹائمز

واشنگٹن: دہائیوں سے امریکہ نے سالانہ اربوں ڈالر کی عسکری امداد فراہم کر کے اسرائیلی سکیورٹی کی حمایت کی ہے۔ اسی طرح امریکہ نے انٹیلی جنس، میزائل دفاع اور ہتھیاروں کی تیاری کے شعبوں میں اپنے اس قریبی اتحادی کے ساتھ تعاون بھی کیا ہے۔ لیکن اب اسرائیل کے لیے مسلسل عسکری فنڈنگ کے لیے امریکی سیاسی حمایت میں شدید کمی آ رہی ہے تو امریکی کانگریس اس مالیاتی عہد کو تدریجی طور پر ختم کرنے اور اس کی جگہ دونوں ملکوں کے درمیان قانوناً پابند دفاعی صنعتی تعاون پر مبنی ایک زیادہ مربوط دفاعی اور ٹیکنالوجیکل شراکت داری قائم کرنے پر غور کرنا شروع ہو گئی ہے۔ یہ بات "نیویارک ٹائمز" کی شائع کردہ ایک رپورٹ میں سامنے آئی ہے۔

ایوانِ نمائندگان اور سینیٹ دونوں نے سالانہ دفاعی پالیسی کے مسودہ قانون میں اس طرح کی تجویز شامل کی ہے جس سے امریکی اور اسرائیلی دفاعی اور انٹیلی جنس صلاحیتوں کو ایسے گہرے طریقوں سے ضم کرنے کی راہ ہموار ہوتی ہے جنھیں کچھ ناقدین تشویشناک سمجھتے ہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور اسرائیلی وزیر اعظم بنیامن نیتن یاہو دونوں اس تبدیلی کی طرف پیش رفت کر رہے ہیں۔ یہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب دائیں اور بائیں بازو سے تعلق رکھنے والے قانون ساز امریکی ٹیکس دہندگان کا پیسہ اسرائیلی فوج کو بھیجنے کی شدید مخالفت کر رہے ہیں۔

حامیوں کا استدلال ہے کہ اس اقدام سے امریکہ کو فائدہ ہوگا کیونکہ یہ اسے دفاع اور انٹیلی جنس کے شعبوں میں اسرائیلی جدت طرازیوں سے مستفید ہونے کا موقع فراہم کرے گا۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ یہ اقدام امریکی اسرائیلی تعلقات کو امداد دینے والے اور لینے والے کے تعلق سے آگے بڑھا کر ایک تزویراتی شراکت داری میں بدل دے گا۔

تاہم "نیویارک ٹائمز" کی رپورٹ کے مطابق کچھ قانون سازوں کو خدشہ ہے کہ یہ گہرے تعلقات کسی اتحادی کی حمایت کرنے اور پینٹاگون کے ساتھ اسرائیلی فوج کو ایسے طریقوں سے الجھنے کی اجازت دینے کے درمیان کی سرحدوں کو دھندلا دیں گے۔ یہ وہ طریقے ہوں گے جو خطرناک ہونگے اور جن سے پیچھے ہٹنا مشکل ہو سکتا ہے۔ ذیل میں دیکھتے ہیں کہ یہ تجویز کس طرح کام کرے گی۔

قانون سازی کیا کرے گی؟

امریکہ اور اسرائیل پہلے ہی دفاعی ٹیکنالوجیز کی پیداوار میں تعاون کرتے ہیں۔ ان دفاعی ٹیکنالوجیز کی مثالیں ائر ڈیفنس سسٹمز آئرن ڈوم اور ڈیوڈز سلنگ ہیں جن میں ریتھیون اور رافیل ایڈوانسڈ ڈیفنس سسٹمز جیسی ٹھیکیدار کمپنیاں شامل ہیں۔ یہ تعاون 28 فروری کو ایران کے خلاف مشترکہ حملوں کے بعد کے دنوں میں واضح طور پر سامنے آیا تھا۔ دفاعی پالیسی کا مسودہ قانون، جسے ایوانِ نمائندگان نے گزشتہ ماہ منظور کیا تھا اور اب سینیٹ کی کارروائی کا منتظر ہے، ان شراکت داریوں کو قانونی حیثیت دے دے گا۔

ایوان کے مسودے کے تحت امریکی وزارتِ دفاع کے اندر ایک ایسا دفتر قائم کیا جائے گا جو قانونی طور پر امریکہ اور اسرائیل کے درمیان تعاون کو آسان بنانے کا پابند ہوگا۔ یہ نئے ہتھیاروں اور ٹیکنالوجی کی تیاری کی نگرانی کے ساتھ ساتھ نئی صلاحیتوں کے تجربے اور ان کی تنصیب کا ذمہ دار بھی ہوگا۔ انٹیلی جنس کے لیے ایک الگ مسودہ قانون، جس کے دفاعی قانون سازی کے ساتھ ضم ہونے کی توقع ہے، امریکی صدر اور ڈائریکٹر آف نیشنل انٹیلی جنس سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسرائیلی حکومت کے ساتھ انٹیلی جنس معلومات کے تبادلے کو وسعت دیں اور مضبوط کریں سوائے ان حالات کے جن میں اس سے امریکی قومی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہو یا جدید انٹیلی جنس ذرائع اور طریقوں کے افشا ہونے کا خدشہ ہو۔

اس بل کے حامی ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز میں وسیع پیمانے پر تعاون کو دیکھ رہے ہیں۔ ان ٹیکنالوجیز میں مصنوعی ذہانت، خود کار سسٹمز، میزائل دفاع اور سائبر سکیورٹی شامل ہیں۔ "نیویارک ٹائمز" کی رپورٹ کے مطابق اس متن کا اصل ماخذ رواں سال نارتھ کیرولائنا کے ریپبلکن سینیٹر ٹیڈ بڈ اور نیویارک کی ڈیموکریٹک سینیٹر کرسٹن گلیبر انڈ کی طرف سے پیش کردہ دو طرفہ مسودہ قانون ہے۔ ایوانِ نمائندگان میں اسے ٹیکساس کے ریپبلکن نمائندے رونی جیکسن اور نارتھ کیرولائنا کے ڈیموکریٹک نمائندے ڈان ڈیوس نے پیش کیا تھا۔

ایک الگ قدم میں انڈیانا سے تعلق رکھنے والے ریپبلکن نمائندے مارلن سٹوٹزمین، جو ٹرمپ کے "امریکہ فرسٹ" نظریے کے حامی ہیں، نے ایک غیر پابند قرار داد پیش کی جس میں اس دہائیوں پرانی مفاہمت کی یادداشت کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا جس کے تحت امریکہ اسرائیل کو اربوں ڈالر کی عسکری امداد فراہم کرتا ہے اور اس کی جگہ دونوں ملکوں کے درمیان باہمی دفاعی تعاون اور مشترکہ اقتصادی سرمایہ کاری کی طرف منتقل ہونے کا کہا گیا ہے۔

کانگریس اب غور کیوں کر رہی ہے؟

حالیہ مفاہمت کی یادداشت، جو امریکہ کو اسرائیل کو سالانہ 3.8 ارب ڈالر عسکری امداد دینے کا پابند بناتی ہے، 2028 میں ختم ہو رہی ہے۔ دونوں پارٹیوں کے قانون سازوں نے بیان دیا ہے کہ وہ اسرائیل کو براہِ راست امداد کے طور پر اربوں ڈالر دینے پر مبنی کسی نئے معاہدے کی مخالفت کریں گے۔

سٹوٹزمین نے اپنی قرار داد اسرائیلی حکام کے ساتھ ملاقاتوں کے بعد پیش کی جن میں نیتن یاہو بھی شامل تھے جنہوں نے اس خیال کی حمایت کی۔ ریپبلکن نمائندے مارلن سٹوٹزمین نے منگل کے روز کہا کہ ان کا خیال اسرائیل کو عسکری امداد فراہم کرنے کی موجودہ صورتحال سے ایک تجارتی تعلق کی طرف منتقل ہونا ہے جس کے ذریعے ہم میں سے ہر ایک عسکری اور اقتصادی طور پر دوسرے کی مدد کر سکے۔

اس سے اسرائیل اور اس کے عسکری اور انٹیلی جنس ادارے کو تل ابیب کو وفاقی فنڈز کی مخصوص رقم بھیجنے کے لیے کانگریس کی سالانہ منظوری کی صریح ضرورت کے بغیر انتہائی قیمتی حمایت حاصل ہوگی۔ "نیویارک ٹائمز" نے رپورٹ کیا ہے کہ غزہ میں جنگ کے دوران اسرائیل کے طرزِ عمل پر تنقید کے بعد اسرائیل کے لیے روایت پسند امریکی عسکری امداد کے مستقبل کے بارے میں عدم یقینی کی صورتحال بڑھ گئی ہے۔ اس عدم یقینی کے ساتھ ہی تجارتی تعلق پر مبنی اس خیال نے رفتار پکڑ لی ہے۔ گزشتہ ماہ ایک نمایاں ووٹنگ میں ایوانِ نمائندگان میں تقریباً آدھے ڈیموکریٹس نے ایک ایسی ترمیم کی حمایت کی جو اسرائیل کے لیے امریکی امداد کے خاتمے کا باعث بنتی۔ یہ تجویز بھاری اکثریت سے ناکام ہو گئی لیکن ووٹنگ نے اسرائیل کے لیے مسلسل غیر مشروط حمایت کے حوالے سے ڈیموکریٹک پارٹی کے اندر بڑھتی ہوئی بے چینی کی عکاسی تو بہر حال کر دی۔

حالیہ رائے عامہ کے سروے نے بھی اس معاملے پر ریپبلکنز کے درمیان نمایاں تقسیم ظاہر کر دی ہے۔ مئی میں "نیویارک ٹائمز" اور "سیینا انسٹیٹیوٹ" کے ایک سروے سے معلوم ہوا کہ نوجوان قدامت پسند ووٹروں کی بڑھتی ہوئی تعداد اب اسرائیل کے لیے امداد کو ناپسندیدہ سمجھتی ہے۔ 18 سے 44 سال کی عمر کے ریپبلکنز میں سے 63 فیصد نے کہا کہ وہ اسرائیل کو اضافی اقتصادی و عسکری حمایت فراہم کرنے کے مخالف ہیں۔ 45 سال یا اس سے زائد عمر کے 72 فیصد افراد نے مزید امداد کی حمایت کی۔

تجارتی تعلق کا یہ رجحان نیتن یاہو کی اس عوامی مہم سے بھی جڑا ہوا ہے جس کا مقصد یہ دکھانا ہے کہ اسرائیل امریکی عسکری امداد پر کم انحصار کرتا ہے۔ یہ ایسے وقت میں بھی ہو رہا ہے جب ٹرمپ اتحادیوں کو اپنے دفاع کی زیادہ ذمہ داری اٹھانے پر زور دے رہے ہیں۔

تجویز پر تنازع کیوں کھڑا ہوا؟

اس تجویز کے مخالفین کا کہنا ہے کہ یہ خیال ایک غیر ملکی ریاست کو حساس امریکی دفاعی امور پر بہت زیادہ اثر و رسوخ فراہم کر دے گا۔ میری لینڈ کے ڈیموکریٹک سینیٹر کرس وان ہولن نے ایک انٹرویو میں کہا کہ امریکی حکومت ہمیشہ کیس بہ کیس بنیاد پر مشترکہ پیداوار کے معاہدوں میں شامل ہونے کا انتخاب کر سکتی ہے۔ لیکن یہاں حیران کن بات یہ ہے کہ یہ قانون سازی مشترکہ پیداوار کو لازمی بناتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ تجویز اسرائیلی حکومت کو امریکی اسلحہ نظاموں کی پیداوار اور شاید ان کی تنصیب پر کہیں زیادہ کنٹرول دے دے گی۔ کینٹکی کے ریپبلکن نمائندے تھامس میسی، جو اپنی پارٹی میں ان چند افراد میں سے ہیں جنہوں نے اس شق پر تنقید کی ہے، نے اسے امریکی خود مختاری کے ساتھ خیانت قرار دے دیا اور کہا کہ یہ تجویز افسوسناک طور پر امریکی عسکری ٹیکنالوجی اور سپلائی چین کو اسرائیلی ٹیکنالوجی کے ساتھ ضم کرتی ہے۔ کیلیفورنیا کے ڈیموکریٹک نمائندے رو کھنہ کے ساتھ مل کر تھامس میسی نے دفاعی مسودہ قانون سے اس شق کو حذف کرنے کی کوشش بھی کی لیکن ریپبلکن قیادت نے اس معاملے کو ووٹنگ کے لیے پیش کرنے سے روک دیا۔

اسرائیل میں انوکھا واقعہ، فلسطینی کو قتل کرنے والے یہودی آبادکار کے خلاف فرد جرم عاید

اسرائیل میں جمعرات کے روز ایک انوکھا واقعہ سامنے آیا ہے کہ ایک یہودی آباد کار کو ایک فلسطینی کے قتل کے سلسلے میں فرد جرم کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ فلسطینی کے قتل کا یہ واقعہ پچھلے سال مقبوضہ مغربی کنارے میں پیش آیا تھا۔ پچھلے سات برسوں کے درمیان اسرائیلی پراسیکیوٹر کی جانب سے یہ پہلی بار ہوا ہے کہ اس نے ایک فلسطینی کو قتل کرنے پر یہودی کے خلاف فرد جرم عاید کی ہے۔ اگرچہ یہودی آباد کاروں کے ہاتھوں فلسطینیوں کے قتل کے واقعات معمول کی بات بن چکے ہیں۔

یہ فرد جرم ینون لیوی نامی یہودی آباد کار کے خلاف درج کی گئی ہے۔ جس نے فلسطینی کمیونٹی کے ایک معروف شخص عودہ ھاثالین کو بے رحمی سے قتل کر دیا تھا۔ مقتول فلسطینی اس دستاویزی فلم "نو ادر لینڈ" کے بنانے میں شامل تھا جسے 2025 میں آسکر ایوارڈ ملا تھا۔ یہ فلم مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینیوں کے خلاف قتل و غارتگری اور فلسطینیوں کے گھروں کی تباہی کے واقعات کو رپورٹ کرتی ہے۔

ینون لیوی نامی اس ملزم کے خلاف اسلحہ رکھنے اور فلسطینیوں کی املاک کو نقصان پہنچانے کا بھی الزام ہے۔ یہ الزامات جولائی 2025 کے دوران پیش آنے والے واقعات کے سلسلے میں ہیں۔ یہودی آباد کار مغربی کنارے میں بھاری مشینوں سے فلسطینیوں کے گھر اور دیگر املاک کو مسمار کرنے کے واقعات میں ملوث ہوتے ہیں۔ ایسا ہی واقعہ ام الخیر نامی گاؤں میں بھی پیش آیا تھا۔ جب ھاثالین نے اس واقعے کو فلمایا تو اسے گولی مار کر اس یہودی ملزم نے قتل کر دیا۔

اس معروف فلسطینی کے قتل کی فوٹیج بعد ازاں انسانی حقوق کی تنظیم "بتسلیم" منظر عام پر لائی تھی۔ اس فوٹیج میں ھاثالین کو یہودی آباد کار ملزم ینون لیوی کی فائرنگ سے گولی لگتے ہوئے اور پھر گرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ زمین پر گرنے کے بعد یہ مقتول فلسطینی کافی دیر تڑپتا اور کراہتا رہا۔ اس کے باوجود یہ ملزم یہودی آباد کار اس جرم کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا رہا ہے۔

ینون لیوی کے پر تشدد واقعات میں ملوث ہونے کی وجہ سے برطانیہ اور یورپی یونین نے اس فہرست میں شامل کیا تھا جن کے خلاف پابندیاں عاید کی گئی تھیں۔ کہ یہ فلسطینیوں کے خلاف پر تشدد کارروائیوں میں سرگرم رہتا ہے۔ مگر ان پابندیوں کو اسرائیل تسلیم نہیں کرتا ہے۔

فرد جرم کا انوکھا واقعہ

جمعرات کے روز ایک یہودی آباد کار کے قتل کی بنیاد پر عاید کی گئی فرد جرم کو "بتسلیم" نے ایک انوکھا واقعہ قرار دیا ہے۔ اس طرح کا واقعہ غزہ میں دیکھنے میں آ رہا ہے نہ مغربی کنارے میں سالہا سال سے کوئی روایت ہے۔ یاد رہے 2023 اکتوبر سے اب تک مقبوضہ مغربی کنارے میں 1100 سے زائد فلسطینیوں کو قتل کیا گیا ہے۔ ان میں 240 بچے بھی شامل ہیں۔

انسانی حقوق کی تنظیم "بتسلیم" کے مطابق ینون لیوی کے خلاف فرد جرم کا عاید کیا جانا ایک منفرد واقعہ ہے۔ اسرائیل میں اسرائیلی فوجیوں اور یہودی آباد کاروں کو فلسطینیوں کے خلاف پر تشدد واقعات میں ایک استثنا میسر ہے۔ اس لیے کبھی کوئی کیس فرد جرم کی سطح تک کم ہی پہنچتا ہے۔ ایک اسرائیلی این جی او کے مطابق سات سال پہلے 2019 میں بھی ایک یہودی کو ایک فلسطینی کے قتل کی وجہ سے فرد جرم کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ فلسطینی کے قتل کا یہ واقعہ بھی مغربی کنارے میں پیش آیا تھا۔

اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ ایسی غلط کاریوں پر اپنے فوجیوں کے خلاف تحقیقات کراتی ہے۔ خیال رہے لاکھوں یہودی آباد کاروں کو اسرائیلی حکومت نے ناجائز یہودی بستیوں میں لا کر بسا رکھا ہے۔ مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیل کی بسائی گئی یہ یہودی بستیاں بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی پر مبنی ہیں۔ اقوام متحدہ کے ادارے کے مطابق رواں سال کے دوران یہودی آباد کاروں نے 18 فلسطینیوں کو ناحق قتل کیا ہے۔ سال 2025 میں یہودی آباد کاروں نے پورے سال میں 17 فلسطینی قتل کیے تھے۔

یورپی فٹبال ایسوسی ایشن: اگلے ورلڈ کپ کا بائیکاٹ کرنے کی دھمکی کا اعادہ

برسلز: یورپی فٹبال ایسوسی ایشن نے اگلے ورلڈ کپ میں شرکت نہ کرنے کی دھمکی کا اعادہ کیا ہے کہ وہ اگلے ورلڈ کپ کا بائیکاٹ کرے گی۔ یورپی یونین نے اپنے بائیکاٹ کے مؤقف پر اس کے باجود قائم رہنے کا اعلان کیا ہے کہ فیفا کی طرف سے ورلڈ کپ کے حصص فروخت کرنے کے ناکام منصوبے پر معافی بھی طلب کر لی ہے۔ مگر یورپی فٹ بال ایسوسی ایشن فیفا کے سربراہ گیانی اعینتیو کے حوالے سے اپنا اعتماد کھو چکی ہے۔ اس کی طرف سے کہا گیا ہے فیفا نے ابھی تک وہ کچھ نہیں کیا جو بائیکاٹ کی دھمکی ختم کرنے کا ذریعہ بن سکے۔ یوئیفا نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ وہ فیفا ورلڈ کپ میں شرکت کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں بہت واضح ہے کہ اس نے اپنی شرائط کیا رکھی ہیں اور کیوں رکھی ہیں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ فیفا بڑے مقابلوں کے فروخت کرنے کی تجویز واپس لی جائے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ کھیل کو آئندہ اس طرح مجروح نہ کرنے کی پکی یقین دہانی کرائی جائے۔ لیکن فیفا نے ہماری یہ دونوں شرائط پوری نہیں کی ہیں۔ یاد رہے ہفتے کے روز یوئیفا نے اپنے بیان میں واضح طور پر کہا اس کا فیفا کے صدر پر اعتماد باقی نہیں رہا ہے۔ ادھر مراکش میں بدھ کے روز موجودگی کے دوران فیفا کے صدر نے اپنی ٹیم کا اپنے اوپر اعتماد ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ فیفا کی گورننگ باڈی نے ورلڈ کپ کے منافع کے لیے اپنی غلطیوں کو تسلیم کیا لیکن یوئیفا اس سلسلے میں رعایت دینے کو تیار نہیں ہے۔ جب تک کہ یہ یقین دہائی نہ کرائی جائے کہ ایسا آئندہ نہیں ہوگا۔ تاہم فیفا نے امید ظاہر کی ہے کہ اس کا اجلاس اعتماد کی بحالی کا ذریعہ بنے گا۔ یورپی فٹبال ایسوسی ایشن نے یہ بھی عندیہ دیا ہے کہ اگر فیفا نے مقابلوں کے لیے مزید کوئی سرگرمی کی تو وہ اس کے خلاف ووٹ دے گی۔ حتیٰ کہ فیفا سربراہ نے عہدے سے ہٹنے میں بھی لیت ولعل کیے تو یورپی فٹبال کا ردعمل یہی ہوگا۔ کیونکہ اب فیفا کی قیادت پر بھروسہ ہی نہیں رہا۔ یوئیفا نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ چند ملازمین کی طرف سے فیفا سربراہ پر اظہار اعتماد سے بھی کام نہیں بنے گا۔ جیسا کہ پچھلے روز ایک کوشش کی گئی ہے۔

آٹھ ممالک کے وزرائے خارجہ کا بیان غزہ میں قابض اسرائیلی جرائم کا عکاس ہے: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے اس بات پر زور دیا ہے کہ قطر، اردن، متحدہ عرب امارات، انڈونیشیا، پاکستان، ترکیہ، سعودی عرب اور مصر کے وزرائے خارجہ کی طرف سے جاری کردہ مشترکہ بیان اور اس میں غزہ کی پٹی میں قابض اسرائیل کی مسلسل خلافورزیوں کی جو مذمت کی گئی ہے، وہ قابض حکومت کے اختیار کردہ کشیدگی کی خطرناک نوعیت کو ظاہر کرتی ہے، اور جنگ بندی کے معاہدے کے دوسرے مرحلے کے نفاذ کی کوششوں کو نقصان پہنچانے اور سیاسی راستے کو ملیامیٹ کرنے سے خبردار کرتی ہے۔

حماس نے ایک پریس بیان میں بیان میں شامل ممالک، ثالثوں اور امریکی انتظامیہ سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ قابض حکومت کو قتل عام، جارحیت کے تسلسل اور جنگ بندی کے معاہدے کی عائد کردہ ذمہ داریوں سے فرار کے ذریعے معاہدے کو ناکام بنانے سے روکنے کے لیے فوری اور مؤثر اقدام کریں۔

انہوں نے مزید کہا کہ فلسطینی دھڑوں نے معاہدے کے نفاذ کو مکمل کرنے کی کوششوں کے ساتھ مثبت اور ذمہ دارانہ رویہ اپنایا، روڈ میپ پر اپنا موقف ایک ذمہ دارانہ وطنی روح کے ساتھ پیش کیا، تاکہ دوسرے مرحلے کے نفاذ میں آگے بڑھا جا سکے۔

جماعت نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ مرحلے میں مطلوبہ عمل یہ ہے کہ قابض اسرائیل کو اس کی خلاف ورزیاں روکنے اور اس کے واجبات پورے کرنے کا پابند بنایا جائے، اور اسے اس بات کی اجازت نہ دی جائے کہ وہ مزید رکاوٹیں کھڑی کرے یا طاقت کے بل بوتے پر نئی حقائق مسلط کرے۔ قطر، اردن، متحدہ عرب امارات، انڈونیشیا، پاکستان، ترکیہ، سعودی عرب اور مصر کے وزرائے خارجہ نے جمعرات کے روز سے پہلے جاری ہونے والے ایک مشترکہ بیان میں غزہ پٹی میں قابض اسرائیل کی مسلسل خلاف ورزیوں کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کی، خاص طور پر صحت کے اداروں اور تنصیبات کو نشانہ بنانے، شہری انفراسٹرکچر پر حملے، اور خواتین اور بچوں سمیت معصوم شہریوں کا مسلسل جانی نقصان۔

وزرائے خارجہ نے اس بات کی تاکید کی کہ یہ اقدامات بین الاقوامی قانون کی سنگین خلاف ورزی ہیں، بشمول بین الاقوامی انسانی قانون، اور بین الاقوامی قانون کے تحت اسرائیل کی ذمہ داریوں اور غزہ میں تنازع کو ختم کرنے کے جامع منصوبے کی صریح خلاف ورزی ہیں، اور معاہدے کے دوسرے مرحلے کے نفاذ کے لیے بین الاقوامی اور علاقائی کوششوں کو نقصان پہنچاتے ہیں، خاص طور پر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اس اعلان کے بعد کہ فلسطینی دھڑوں نے روڈ میپ کو قبول کر لیا ہے، بشمول ہتھیاروں کے محدود کرنے کے حوالے سے جو کچھ ہے۔

وزرائے خارجہ کا یہ بیان میدانی اعداد و شمار کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے جس کا انکشاف غزہ میں گورنمنٹ میڈیا آفس نے کیا، جن میں دکھایا گیا کہ قابض اسرائیل نے جنگ بندی کے نفاذ میں تین سو دن کے دوران 091,4 خلاف ورزیاں کیں، جن کے نتیجے میں 254,1 فلسطینی شہید اور 121,4 دیگر زخمی ہو گئے، اس کے علاوہ 159 شہریوں کو گرفتار کیا گیا۔ اعداد و شمار نے قابض اسرائیل کی طرف سے انسانی فائل میں مسلسل رکاوٹ ڈالنے کو ظاہر کیا، کیونکہ اس نے معاہدے کے تحت داخل ہونے والے ایک لاکھ اسی ہزار (000,180) ٹرکوں میں سے صرف تریسٹھ ہزار چورانوے (094,63) امدادی ٹرکوں کے داخلے کی اجازت دی، جو کہ پینتیس فیصد بنتی ہے۔ اسی طرح اس نے رفح گزرگاہ کے راستے ستائیس ہزار چار سو (400,27) مسافروں میں سے صرف دس ہزار سات سو تین (703,10) مسافروں کو سفر کرنے کی اجازت دی، جو کہ انتالیس فیصد بنتی ہے۔

نسل کشی کی جنگ: غزہ میں 'العقلات' نامی سواری ضرورت اور موت کے خطرے کے درمیان روزانہ کا سفر کا ذریعہ کیسے بنی؟

غزہ: غزہ پٹی میں ہسپتال، بازار یا پناہ گاہ تک پہنچنا اب کوئی عام سفر نہیں رہا بلکہ خطرات میں گھرا ایک خطرناک ایڈونچر بن چکا ہے۔ نسل کشی کی جنگ کے دوران نقل و حمل کے بیشتر ذرائع کی تباہی کے بعد "العقلات" نامی گاڑیاں ہزاروں شہریوں کے لیے ایک مجبوری کا آپشن بن کر ابھری ہیں، حالانکہ جس کے نتیجے میں تین شہری زخمی ہو گئے جن میں سے ایک کا ہاتھ کاٹنا پڑا، نے اس سواری کے استعمال کے ساتھ جڑے خطرات کو ایک بار پھر اجاگر کر دیا ہے، جب کہ یہ پٹی میں روزمرہ کی زندگی کا ایک حصہ بن چکی ہے۔

یہ اس وقت ہو رہا ہے جب جارحیت نے گاڑیوں کے بیڑے کا تقریباً ستر فیصد گاہوں اور امداد کی تقسیم کے مراکز تک پہنچنے کے لیے انہی پر انحصار کرتے ہیں۔

درجنوں ڈرائیوروں کو اپنا روزگار کھونے کے بعد یہی واحد ذریعہ آمدنی ملا، جس نے اسے نقل و حمل کے عقبی ذریعے سے بدل کر پٹی کے باسیوں کو پیش آنے والے غیر معمولی حالات کی مسلط کردہ ایک روزمرہ حقیقت میں حفاظت کا کوئی سامان موجود نہیں ہے، اس لیے ہم پورے راستے کسی بھی خرابی یا اچانک افتاد کے خوف میں مبتلا رہتے ہیں"۔

انہوں نے اشارہ کیا کہ خرابیاں روزمرہ کے کام کا ایک حصہ بن چکی ہیں، خواہ وہ تیل کی کمی کی وجہ سے ہوں یا ٹائر پھٹنے کی وجہ سے، انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ

اس کے کہ سلامتی کے ادنیٰ ترین معیار سے بھی عاری ہیں۔ سڑکوں پر ان کے الٹنے اور خراب ہونے کے پے در پے حادثات کے ساتھ یہ سواری غزہ کے باشندوں کی تکلیف کا ایک نیا استعارہ بن چکی ہے، جو ہر روز خود کو ایک کٹھن مساوات کے سامنے پاتے ہیں: اپنی زندگیوں کو خطرے میں ڈالیں یا اپنی بنیادی ضروریات تک رسائی کے بغیر گھر بیٹھے رہیں۔

حادثہ نقل و حمل کی خطرناک حقیقت پر انتباہ: شہرِ غزہ میں کابینہ کے دفتر کے قریب "العقلات" کی ایک گاڑی کے الٹنے کا حادثہ، حصہ تباہ کر دیا ہے، جب کہ بڑی تعداد میں کاریں اور بسیں یا تو براہِ راست حملوں کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ اسپیئر پارٹس، انجن آئل اور ٹائروں کے داخلے پر پابندی کی وجہ سے ان کی مرمت ناممکن ہو چکی ہے، سروس سے باہر ہو چکی ہیں۔

جنگ کی مسلط کردہ سواری

نسل کشی کی جنگ کے تسلسل اور ایندھن کی شدید قلت کے ساتھ "العقلات" گاڑیاں غزہ کی پٹی کے تمام اضلاع میں پھیل چکی ہیں اور ہزاروں شہری ہسپتالوں، بازاروں، پناہ تبدیل کر دیا۔

ڈرائیور روزی روٹی اور حادثات کے خوف کے درمیان

"العقلات" کے ڈرائیور اکتالیس سالہ جواد ابوجزر کا کہنا ہے کہ اس گاڑی کو چلانا کوئی ذاتی پسند کا فیصلہ نہیں تھا، بلکہ یہ جنگ کے حالات کی مجبوری تھی جب ان کا ذریعہ رزق ختم ہو گیا۔

انہوں نے ہمارے نامہ نگار کو بتایا کہ "العقلات کو چلانا آسان نہیں ہے، یہ کسی دوسری گاڑی جیسی نہیں ہے۔ اس میں جب سواروں کو لے جاتے ہوئے کوئی خرابی واقع ہو جائے تو خطرہ اور بھی بڑھ جاتا ہے۔

وہ بتاتے ہیں کہ گاڑی کی مرمت اب بیشتر ڈرائیوروں کی استطاعت سے باہر ہو چکی ہے، کیونکہ جنگ سے پہلے تیل کا ایک لیٹر تقریباً دس شیکل کا تھا جواب بڑھ کر تقریباً تین ہزار شیکل کا ہو چکا ہے، جبکہ ایک ٹائر کی قیمت دس ہزار شیکل سے تجاوز کر گئی ہے۔

وہ مزید کہتے ہیں کہ بہت سے ڈرائیوروں کو اصل تیل کے ختم ہونے کی وجہ سے نامعلوم معیار کا تیل استعمال کرنے پر مجبور ہونا پڑا، جس سے خرابیاں اور بڑھ گئیں، انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ "اگر گاڑی خراب ہو جائے تو کام رک جاتا ہے اور خاندان کی آمدنی رک جاتی ہے، لیکن جو چیز ہمیں سب سے زیادہ پریشان کرتی ہے وہ مسافروں کی سلامتی ہے"۔

مریض متبادل کی غیر موجودگی کی قیمت چکانے پر مجبور

یہ تکلیف صرف ڈرائیوروں تک محدود نہیں ہے، بلکہ ان ہزاروں مسافروں تک پھیل جاتی ہے جنہیں آنے جانے کے لیے کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ملتا، بالخصوص مریضوں کو دوہری پریشانی سے گزرنا پڑتا ہے۔

ام محمد مصلح جنہیں اپنے بچے کو تقریباً روزانہ شہر غزہ کے ایک ہسپتال میں لے جانا پڑتا ہے، کہتی ہیں کہ خطرے کے باوجود "العقلات" ہی واحد آپشن بن چکی ہے۔

انہوں نے ہمارے نامہ نگار سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ میں اپنے بچے کو اس طریقے سے ہسپتال پہنچاؤں گی، لیکن اب ہمارے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں بچا۔ اگر مجھے کوئی کار مل بھی جائے تو اس کا کرایہ میری استطاعت سے زیادہ ہوتا ہے۔"

وہ اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ تباہ شدہ سڑکوں پر چلتے وقت گاڑی کے ہلنے کی وجہ سے پورا سفر تشویش میں گزرتا ہے مزید کہتی ہیں کہ "جب بھی العقلات کسی گڑھے میں اترتی ہے یا کسی ایک طرف جھکتی ہے تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ حادثہ کسی بھی لمحے ہو سکتا ہے"۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ انہیں ایک سے زیادہ بار ایسے مواقع کا سامنا کرنا پڑا جو تباہی پر ختم ہونے کے قریب تھے، خواہ گاڑی کے اچانک جھکنے کی وجہ سے ہو یا راستے کے بیچوں بیچ خراب ہونے کی وجہ سے، جس کی وجہ سے مسافروں کو اتر کر کسی دوسری سواری کا انتظار کرنا پڑا۔

وہ اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہتی ہیں کہ "کوئی ایسا وقت نہیں گزرتا جب ہم کسی العقلات کے الٹنے یا مسافروں کے زخمی ہونے کی خبر نہ سنیں، لیکن ہم کیا کریں؟ اگر میں گھر پر بیٹھی رہی تو میرے بچے کا علاج کا وقت نکل جائے گا"۔

نقل و حمل کا شعبہ تباہی کے قریب

دوسری طرف غزہ میں پرائیویٹ ٹرانسپورٹ کمپنیوں کی ایسوسی ایشن کے نائب صدر جہاد اسلیم تصدیق کرتے ہیں کہ تیل، اسپیئر پارٹس، ٹائروں اور بیٹریوں کے داخلے پر مسلسل پابندی کے نتیجے میں نقل و حمل کا شعبہ مکمل بندش کے مرحلے کے قریب پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے ایک پریس بیان میں کہا کہ گاڑیوں کے مالکان اب اسپیئر پارٹس کا ذریعہ حاصل کرنے کے لیے پوری کی پوری کاریں خرید کر انہیں کھول رہے ہیں، کیونکہ نئے پرزے حاصل کرنا ناممکن ہو چکا ہے۔

وہ خبردار کرتے ہیں کہ بحران اب صرف معاشی نہیں رہا بلکہ یہ شہریوں کی سلامتی کو بھی خطرے میں ڈال رہا ہے، اور اشارہ کرتے ہیں کہ ٹائروں کی کمی کی وجہ سے بعض بسیں چھ کے بجائے صرف چار ٹائروں پر چل رہی ہیں، جو حادثات کے وقوع پذیر ہونے کے امکانات کو بڑھاتا ہے۔

وہ مزید کہتے ہیں کہ مرمت کے سازوسامان کے داخلے پر پابندی کا تسلسل مزید گاڑیوں کو سروس سے باہر کر دے گا، جو شہریوں کو نقل و حمل کے ایسے متبادل ذرائع پر انحصار کرنے پر مجبور کر دے گا جو سلامتی کے ادنیٰ ترین معیار سے بھی محروم ہیں۔

مقبوضہ بیت المقدس میں قابض اسرائیلی جارحیت فلسطینی عوام کے عزم کو متزلزل نہیں کر سکتی: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سیاسی بیورو کے رکن اور مقبوضہ بیت المقدس کے امور کے دفتر کے سربراہ ہارون ناصرالدین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ قابض صیہونی دشمن کی جارحیت جو مقبوضہ بیت المقدس کے قصبوں اور کیمپوں کو نشانہ بنا رہی ہے اور مسلسل دوسرے دن بھی قلندیا کیمپ پر جاری ہے، مقبوضہ بیت المقدس کے باسیوں کے ارادوں کو توڑنے اور ان کی زمین اور مقدس مقامات سے ان کی محبت کو کم کرنے میں ہرگز کامیاب نہیں ہوگی۔ ناصرالدین نے ایک اخباری بیان میں کہا کہ "مقبوضہ بیت المقدس شہر اور مغربی کنارے کے باقی علاقوں کو جو بڑے پیمانے پر گرفتاریوں، ذلت و توہین، تخریب کاری، مسمار کرنے، گھروں کو فوجی بیرکوں میں تبدیل کرنے، اور یہودی آبادکاروں کے غنڈہ گرد گروہوں کی طرف سے منظم دہشت گردی کا سامنا ہے، وہ قابض اسرائیل کے مجرمانہ فاشسٹ منصوبوں کا عملی نفاذ ہے جو الحاق اور ایک نئی یہودیانے کی حقیقت مسلط کرنے کے لیے ہیں"۔ اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے رہنما نے اس بات پر زور دیا کہ قابض اسرائیل اور اس کے یہودی آبادکاروں کے بڑھتے ہوئے جرائم ہمارے عوام کو مزید ثابت قدمی، مقابلے اور مزاحمت کے راستے پر ڈٹے رہنے اور مقبوضہ بیت المقدس شہر اور مبارک مسجد الاقصیٰ کے دفاع پر اصرار کرنے کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف نہیں دھکیلیں گے۔ ناصرالدین نے ہمارے عوام کے تمام طبقات کو باہم متحد ہونے، قابض اسرائیل اور اس کے یہودی آبادکاروں کے حملوں کا مقابلہ کرنے، مقبوضہ بیت المقدس کے باسیوں کی بھرپور حمایت کرنے اور بڑھتے ہوئے صیہونی حملے کے سامنے ان کے استقامت اور ثبات کو تقویت دینے کی پرزور دعوت دی۔ قابض اسرائیل کی فورسز مسلسل دوسرے دن بھی شہر کے شمال میں واقع قلندیا کیمپ اور الرام قصبے پر وسیع چھاپہ مار مہم کے دوران اپنی عسکری جارحیت جاری رکھے ہوئے ہیں، اور کیمپ میں نئی عسکری کمک بھی روانہ کی ہے۔

خان یونس میں نامعلوم شہید کی لاش برآمد، لاپتہ افراد کی شناخت کی کوششیں تعطل کا شکار

غزہ: غزہ کی پٹی میں شہری دفاع کے عملے نے پٹی کے علاقے خان یونس میں بلاک (ج) کے مقام سے ایک نامعلوم شہید کی باقیات برآمد کیں، جو قابض اسرائیل کی جارحیت کے شکار افراد کی تلاش کے لیے جاری کوششوں کا حصہ ہے۔

شہری دفاع نے ایک بیان میں بتایا کہ باقیات نکالنے کا یہ آپریشن فرانزک میڈیکل سائنس کے عملے کے تعاون سے انجام دیا گیا، جس کے بعد شہید کی شناخت کے لیے ضروری تکنیکی اقدامات اور ٹیسٹ مکمل کرنے کے لیے باقیات کو ناصر ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ غزہ میں فرانزک سائنس کے ترجمان محمود عاشور نے اس بات پر زور دیا کہ خصوصی آلات، جن میں ڈی این اے ٹیسٹنگ کے آلات سرِفہرست ہیں، کی عدم دستیابی شہداء کی شناخت کے راستے میں ایک بڑی رکاوٹ بنی ہوئی ہے اور سیکڑوں خاندانوں کو اپنے پیاروں کے انجام کے بارے میں مسلسل انتظار اور پریشانی کی حالت میں رکھتی ہے۔

عاشور نے ایک پریس بیان میں واضح کیا کہ فرانزک سائنس کا عملہ متعلقہ حکام کے تعاون سے غزہ پٹی کے مختلف علاقوں میں ملبے تلے اور اجتماعی قبروں سے شہداء کی لاشیں نکالنے، ان کی دستاویز بندی کرنے، انہیں منتقل کرنے اور ان کی عزت و تکریم کو برقرار رکھتے ہوئے دفنانے کے لیے چوبیس گھنٹے کام جاری رکھے ہوئے ہے۔

انہوں نے اشارہ کیا کہ برآمد ہونے والی اکثریت لاشیں گلنے سڑنے کے آخری مراحل میں پہنچ چکی ہیں، یا ڈھانچے اور ٹکڑوں کی شکل اختیار کر چکی ہیں، جو اس وقت دستیاب روایتی ذرائع سے ان کی شناخت کو انتہائی مشکل بنا دیتی ہے۔

عاشور نے بین الاقوامی اور انسانی حقوق کے اداروں سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ فرانزک سائنس کے عملے کو ضروری تکنیکی اور فنی تعاون فراہم کریں، جس میں ڈی این اے ٹیسٹنگ کے آلات کا داخلہ اور لاپتہ افراد کے لواحقین کے لیے ایک ڈیٹا بیس کا قیام شامل ہے، تاکہ جینیاتی مطابقت کا عمل انجام دیا جا سکے، نامعلوم لاشوں کی شناخت کی جا سکے اور ہزاروں خاندانوں کی تکالیف کا خاتمہ کیا جا سکے۔

مؤذنین پر جرمانوں کا عذاب، قابض اسرائیل کا اندرونِ فلسطین میں اسلامی مذہبی شعائر کا گلا گھونٹنے کا نیا ہتھکنڈہ

غزہ: قابض اسرائیل کی حکام نے مقبوضہ اندرونِ فلسطین میں مذہبی اور عرب شعائر کو محدود کرنے کے اپنے مذموم اقدامات میں خطرناک حد تک تیزی لائی ہے، جس کے تحت ماحول اور شور شرابے کے قوانین کی آڑ میں مؤذنین پر سیکڑوں مالی جرمانے عائد کیے جا رہے ہیں، جو کہ ایک ایسا قدم ہے جسے فلسطینی آزادیٔ عبادت اور اسلامی تشخص پر براہِ راست حملہ قرار دیتے ہیں۔

اسرائیلی نام نہاد "محکمہ ماحولیاتی معیار" نے شور کی آلودگی کو محدود کرنے کے جھوٹے بہانے کے تحت اندرونِ فلسطین کے کئی شہروں میں مؤذنین کے خلاف سیکڑوں جرمانے عائد کیے ہیں، ایسے وقت میں جب یہ اقدامات مساجد میں اذان کی بلند آواز کو محدود کرنے کی وسیع تر پالیسیوں کے ساتھ بیک وقت رونما ہو رہے ہیں۔

فلسطینی وکیل خالد زبارقہ نے انکشاف کیا کہ الخلیل شہر کے مساجد کے اماموں کو صرف اذان دینے کے لیے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر وزارتِ ماحولیاتی تحفظ کی طرف سے جاری کردہ ایک سو پچاس سے زیادہ مالی جرمانے موصول ہوئے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ہر مؤذن کو ملنے والا نوٹس یا مالی جرمانہ اس کے کندھوں پر بوجھ بنتا ہے اور مذہبی شعائر کی ادائیگی کی آزادی پر براہِ راست وار کرتا ہے۔

وکیل زبارقہ نے کہا کہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ محض انتظامی کارروائیوں سے بالاتر ہے، بلکہ یہ وزارتِ ماحولیاتی تحفظ کی طرف سے بلدیہ اور قابض پولیس کے ساتھ مل کر نافذ کی جانے والی ایک مکمل اور مربوط پالیسی کی تشکیل کرتا ہے، جس کا مقصد عرب اور اسلامی وجود کا گھٹر اتنگ کرنا اور اذان کی آواز کو دبانا ہے۔

انہوں نے واضح کیا کہ قابض حکام ظاہری طور پر شور اور ماحول کے ضوابط کے قوانین کا سہارا لیتے ہیں، جبکہ ان قوانین کو ان کی تشریح کے مطابق، مالی دباؤ اور قانونی تعاقب کے ذریعے ایک نئی حقیقت مسلط کرنے کے مکارانہ سیاسی منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ایک پردے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ بار بار عائد کیے جانے والے جرمانوں کا مقصد مساجد اور باسیوں کو تھکا دینا اور انہیں اپنے شعائر کی ادائیگی کو محدود کرنے پر مجبور کرنا ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ اذان فلسطینی، عرب اور اسلامی تشخص کا ایک لازمی حصہ ہے، اور یہ پالیسیاں اس موجودگی کو مٹانے میں ہرگز کامیاب نہیں ہوں گی۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ
صحافت

140 کروڑ ہندوستانیوں کا مشترکہ عزم: ترقی یافتہ بھارت اور آگے بڑھتا نیا ہندوستان

کرنل طاہر مصطفیٰ

نئی دہلی کے بھارت منڈپم میں 10 جون 2026 کو منعقد ہونے والا این ڈی اے کنکلیو صرف ایک سیاسی پروگرام نہیں تھا بلکہ گزشتہ 12 برسوں کے ترقیاتی سفر کا جائزہ اور ترقی یافتہ بھارت 2047 کے قومی عزم کا اظہار بھی تھا۔ یہ ملک کے سب سے زیادہ عرصے تک منتخب رہنے والے وزیراعظم کے ایک نئے ریکارڈ کا موقع بھی تھا۔ اس کانفرنس میں وزیراعظم نریندر مودی نے حکومت کی کامیابیوں قومی ترجیحات اور مستقبل کے ترقیاتی منصوبوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ان کی تقریر کا مرکزی پیغام یہ تھا کہ ترقی یافتہ بھارت صرف سرکاری منصوبہ نہیں بلکہ 140 کروڑ ہندوستانیوں کا مشترکہ قومی عزم ہے۔

وزیراعظم نے کہا کہ 2014 میں جس امید اور اعتماد کے ساتھ ملک نے تبدیلی کا فیصلہ کیا تھا وہ آج عوامی شراکت خود اعتمادی اور قومی تعمیر کی ایک وسیع تحریک میں تبدیل ہو چکا ہے۔ ان کے مطابق گزشتہ 12 برسوں کا سفر صرف حکومتی کامیابیوں کی داستان نہیں، بلکہ ہندوستان کے بڑھتے ہوئے اعتماد، عالمی وقار اور عوامی شرکت کی بھی کہانی ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ آنے والے برسوں میں ہندوستان مزید نمایاں کامیابیاں حاصل کرے گا اور ایک ترقی یافتہ ملک بننے کی سمت میں تیزی سے آگے بڑھے گا۔ اپنی تقریر میں وزیر اعظم نے سابقہ کانگریس حکومتوں کے طرزِ حکمرانی پر بھی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ایک طویل عرصے تک ملک ایسے نظام کے تحت چلتا رہا جہاں فیصلے کرنے میں برسوں لگ جاتے تھے جبکہ موجودہ حکومت نے تیز رفتار فیصلہ سازی اور مؤثر عمل درآمد کو ترجیح دی ہے۔ ترقیاتی منصوبے اکثر سیاسی عزم کی کمی کی وجہ سے رک جاتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت نے حکمرانی کے انداز کو بدلتے ہوئے بروقت فیصلوں تیز رفتار عمل درآمد اور نتائج کی مسلسل نگرانی کو انتظامی نظام کی بنیاد بنایا ہے۔ اسی وجہ سے آج بھارت بنیادی ڈھانچے ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور اقتصادی ترقی کے متعدد شعبوں میں غیر معمولی پیش رفت کر رہا ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ بھارت کی بڑھتی ہوئی عالمی ساکھ صرف سفارتی کامیابی کا نتیجہ نہیں بلکہ ملک کے اندر ہونے والی وسیع تبدیلیوں کی عکاس ہے۔ عالمی معاشی چیلنجوں اور غیر یقینی حالات کے باوجود بھارت دنیا کی بڑی اور تیزی سے ترقی کرنے والی معیشتوں میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج دنیا بھارت کو نئے اعتماد اور نئی امیدوں کے ساتھ دیکھ رہی ہے، یہ تبدیلی صرف معاشی اعداد و شمار تک محدود نہیں بلکہ کروڑوں بھارتیوں کی زندگی میں آنے والی مثبت تبدیلیوں کا بھی ثبوت ہے۔

> وزیراعظم نے کہا کہ بھارت کی بڑھتی ہوئی عالمی ساکھ صرف سفارتی کامیابی کا نتیجہ نہیں بلکہ ملک کے اندر ہونے والی وسیع تبدیلیوں کی عکاس ہے۔ عالمی معاشی چیلنجوں اور غیر یقینی حالات کے باوجود بھارت دنیا کی بڑی اور تیزی سے ترقی کرنے والی معیشتوں میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج دنیا بھارت کو نئے اعتماد اور نئی امیدوں کے ساتھ دیکھ رہی ہے، یہ تبدیلی صرف معاشی اعداد و شمار تک محدود نہیں بلکہ کروڑوں بھارتیوں کی زندگی میں آنے والی مثبت تبدیلیوں کا بھی ثبوت ہے۔

وزیراعظم نریندر مودی نے خاص طور پر متوسط طبقے کو بھارت کی ترقی کے سفر کا اہم شراکت دار قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک طویل عرصے تک یہ طبقہ ٹیکس کے نظام بنیادی سہولیات کی کمی اور انتظامی پیچیدگیوں سے پریشان رہا لیکن گزشتہ برسوں میں اس کی ضروریات اور توقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے متعدد اصلاحات کی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 12 لاکھ روپے تک کی آمدنی کو ٹیکس سے مستثنیٰ بنانے بے رکاوٹ ٹیکس نظام نافذ کرنے ڈیجیٹل خدمات میں توسیع اور بہتر بنیادی ڈھانچے کی تعمیر سے متوسط طبقے کو نئی مضبوطی اور اعتماد ملا ہے۔ ان کے مطابق آج یہی طبقہ بھارت کی معاشی ترقی کو رفتار دینے والی سب سے بڑی سماجی طاقت بن چکا ہے۔

غریبوں کی فلاح و بہبود کو حکومت کی اولین ترجیح قرار دیتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ ترقی اسی وقت بامعنی ہوتی ہے جب اس کا فائدہ معاشرے کے آخری فرد تک پہنچے۔ انہوں نے جن دھن یوجنا پردھان منتری آواس یوجنا، آیوشمان بھارت اور سماجی تحفظ کی دیگر اسکیموں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان اقدامات سے کروڑوں لوگوں کی زندگی میں بہتری آئی ہے۔

(مضمون نگار جامعہ ہمدرد کے رجسٹرار ہیں)

□□□

وندے ماترم اور مسلمانوں کا مؤقف: ایک علمی و آئینی جائزہ

مولانا محمد لقمان

ہندوستان ایک کثیر مذہبی، کثیر ثقافتی اور جمہوری ملک ہے، جہاں مختلف مذاہب اور عقائد کے ماننے والے صدیوں سے ایک ساتھ زندگی گزار رہے ہیں۔ اس تنوع کی حفاظت اسی وقت ممکن ہے جب ہر شہری کے مذہبی عقائد اور ضمیر کی آزادی کا احترام کیا جائے۔ ''وندے ماترم'' برصغیر کی آزادی کی تحریک سے وابستہ ایک معروف قومی گیت ہے، جس نے ایک تاریخی کردار ادا کیا۔ تاہم اس کے مکمل متن کے بعض حصوں پر ابتدا ہی سے مسلم علماء اور مفکرین نے مذہبی بنیادوں پر اعتراض کیا۔ ان کا اعتراض گیت کی حب الوطنی پر نہیں تھا، بلکہ ان اشعار پر تھا جن میں وطن کو دیوی کی شکل میں پیش کیا گیا ہے اور اس کے لیے ایسے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں جو اسلامی عقیدۂ توحید سے ہم آہنگ نہیں۔

اسلام کی بنیادی تعلیم یہ ہے کہ عبادت، سجدہ، استعانت اور الوہیت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں۔ قرآن کریم اعلان کرتا ہے: ''تم اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو۔'' اسی اصول کی وجہ سے مسلمان کسی بھی ایسی عبارت یا عمل سے احتراز کرتا ہے جس میں غیر اللہ کی الوہیت یا عبادت کا مفہوم پایا جائے۔ یہ حقیقت بھی نظرانداز نہیں کی جاسکتی کہ وطن سے محبت اسلام کے خلاف نہیں۔ رسول اکرمؐ نے مکہ مکرمہ سے اپنی محبت کا اظہار فرمایا، اور اسلامی تعلیمات انسان کو اپنے وطن کی خدمت، امن و امان کے قیام اور معاشرے کی بھلائی کی ترغیب دیتی ہیں۔ اس لیے مسلمانوں کا مؤقف وطن سے بے زاری نہیں بلکہ اپنے عقیدے کی پاسداری ہے۔

> علامہ محمد اقبالؒ نے بھی وطن سے محبت کا اظہار اپنی مشہور نظم ''سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا'' میں کیا، لیکن ساتھ ہی انہوں نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ مسلمان کی سب سے بڑی شناخت اس کا ایمان اور عقیدۂ توحید ہے۔ ان کے نزدیک وطن کی محبت قابلِ قدر ہے، مگر اسے عبادت یا تقدیس کے درجے تک پہنچانا اسلامی تعلیمات سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اسی حساسیت کو مدنظر رکھتے ہوئے عملی طور پر عام طور پر ''وندے ماترم'' کے ابتدائی حصے ہی سرکاری مواقع پر پڑھے جاتے ہیں، جبکہ وہ اشعار جن میں دیویوں کا ذکر ہے، عموماً شامل نہیں کیے جاتے۔ یہ طرزِ عمل اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ مختلف مذہبی حساسیتوں کا احترام جمہوری معاشرے کی ضرورت ہے۔

علامہ محمد اقبالؒ نے بھی وطن سے محبت کا اظہار اپنی مشہور نظم ''سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا'' میں کیا، لیکن ساتھ ہی انہوں نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ مسلمان کی سب سے بڑی شناخت اس کا ایمان اور عقیدۂ توحید ہے۔ ان کے نزدیک وطن کی محبت قابلِ قدر ہے، مگر اسے عبادت یا تقدیس کے درجے تک پہنچانا اسلامی تعلیمات سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اسی حساسیت کو مدنظر رکھتے ہوئے عملی طور پر عام طور پر ''وندے ماترم'' کے ابتدائی حصے ہی سرکاری مواقع پر پڑھے جاتے ہیں، جبکہ وہ اشعار جن میں دیویوں کا ذکر ہے، عموماً شامل نہیں کیے جاتے۔ یہ طرزِ عمل اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ مختلف مذہبی حساسیتوں کا احترام جمہوری معاشرے کی ضرورت ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اس مسئلے کو سیاسی یا فرقہ وارانہ رنگ دینے کے بجائے آئین ہند کی روح کے مطابق دیکھا جائے، جو ہر شہری کو مذہبی آزادی اور ضمیر کے مطابق عمل کرنے کا حق دیتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان اپنے عقیدے کی بنیاد پر ''وندے ماترم'' کے بعض حصے پڑھنے سے گریز کرتا ہے، تو اسے وطن دشمنی قرار دینا نہ تاریخی طور پر درست ہے اور نہ آئینی اعتبار سے۔ ہندوستان کی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب تمام شہری ایک دوسرے کے مذہبی عقائد کا احترام کریں، اختلاف کو دشمنی میں نہ بدلیں اور باہمی اعتماد کے ساتھ ملک کی خدمت کریں۔ مسلمانوں نے آزادی کی تحریک سے لے کر آج تک وطن کی تعمیر و ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے، اور وہ اپنے دینی عقیدے اور قومی ذمہ داری دونوں کو ساتھ لے کر چلنے پر یقین رکھتے ہیں۔ ایک مہذب اور جمہوری معاشرے کی پہچان یہی ہے کہ وہ اکثریت اور اقلیت دونوں کے مذہبی احساسات کا احترام کرے۔ ''وندے ماترم'' کے بارے میں مسلمانوں کا مؤقف کسی تصادم کا نہیں بلکہ عقیدہ توحید کی پاسداری اور آئینی مذہبی آزادی کے حق کا اظہار ہے۔ اختلاف کے باوجود باہمی احترام اور قومی یکجہتی ہی ہندوستان کی اصل طاقت ہے۔

(مضمون نگار امام وخطیب مسجد طارق الثاقب کے امام ہیں)

□□□

وندے ماترم بل: قانونی ترمیم یا عقیدہ کا امتحان؟

قاضی محمد ابراہیم خلیل سبیلی

گزشتہ سے پیوستہ

جب ہم اس کے عملی اقدامات پر نگاہ ڈالتے ہیں تو یہ سوال اہمیت کا حامل ہو جاتا ہے کہ مسلم سماج، قیادت اور بالخصوص مسلم پرسنل لاء بورڈ کو آئندہ کس لائحہ عمل پر گامزن ہونا چاہئے۔ سب سے پہلی ضرورت اس بات کی ہے کہ بغیر کسی تاخیر کے عدالت میں قانونی جدو جہد شروع کی جائے۔ جب تک عدالت اس کے لزوم کو ختم نہیں کرتی اور اس بات کی صراحت نہیں دیتی کہ اس کا گانا اور گاتے وقت کھڑا رہنا ضروری عمل نہیں ہے تب تک قانونی لڑائی جاری رکھے۔ اس کے علاوہ تعلیمی اداروں، اسکولوں، کالجوں، دفتروں اور عوام کو اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے تیار کریں۔ تنظیموں کی جانب سے اسکولوں کے مالکان، اساتذہ کرام اور سرپرست حضرات کے لئے قانونی و اخلاقی ہدایت نامے جاری کئے جائیں؛ تاکہ عدالت کی لڑائی ختم ہونے تک طلبا کو یہ سیکھنے میں مدد ملے کہ وہ قانون کے جال میں پھنسے بغیر کس طرح وقار اور سکون کے ساتھ اپنے دینی و ذاتی تشخص کو برقرار رکھے کیونکہ پولیس، انتظامیہ یا تعلیمی اداروں کے سربراہان اس قانون کو اقلیتی طبقے کے خلاف ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ جبکہ بعض طلباء اور عوام جذباتی ہوتے ہیں ان کی جانب سے گیت کی توہین یا بے ادبی ہو سکتی ہے جو کہ قانونا نقصان دہ ہے، انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اس دوران خاموشی اختیار کرنا اور باوقار رہنا خود آئین کی دی ہوئی آزادی کا حصہ ہے۔

لڑائی کے اس سفر میں ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ اس قضیے کو صرف مسلمانوں یا اسلام کا مسئلہ بنا کر پیش کرنے سے پرہیز کریں۔ کیونکہ ہندوستان کی بقا اس کی کثرت اور رواداری میں مضمر ہے، اور حکومت جب بھی شہریوں پر یکسانیت تھوپنے یا مذہبی آزادی میں مداخلت کی کوشش کرتی ہے تو اس کا اثر پورے ملک پر پڑتا ہے۔ اس لئے مسلم پرسنل لاء اور دیگر قیادتوں کو چاہئے کہ وہ ملک کے سیکولر دانشوران، سول سوسائٹی کے ارکان اور دیگر مذہبی اقلیتوں کے نمائندوں کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ پلیٹ فارم تیار کریں۔ یعنی ایک ایسا اتحاد جو یہ پیغام دے سکے کہ آئین ہند کی حفاظت کی ذمہ داری صرف مسلمانوں کی نہیں ہر اس شہری کی ہے جو جمہوریت، مذہب اور اظہار آزادی پر یقین رکھتا ہے۔ اگر اس کو تاریخی اعتبار سے دیکھا جائے تو ہندوستان کی تاریخ کئی بار ایسے موڑ سے گزر چکی ہے جہاں ایوانوں کے فیصلوں کو عوامی بیداری اور عدالتی مداخلت کے ذریعہ واپس لایا گیا ہے۔ آئین ساز ادارے عدالت عظمیٰ کو اسی لئے آئین کا محافظ قرار دیتے ہیں کہ اگر کبھی اکثریت کے بل بوتے پر ایسے قوانین وضع کئے بھی جائیں جو شہریوں کے بنیادی حقوق کو مجروح کرتے ہوں تو عدلیہ ان پر نظر ثانی کر سکے۔ اس سلسلہ میں آخری اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ ملک کی تعمیر و ترقی، امن اور سماجی ہم آہنگی اسی میں ہے کہ تمام طبقات کے حقوق کا یکساں احترام کیا جائے۔ طاقت کے جبر یا قانون کی سختی سے کسی بھی شہری کے دل میں ملک کی عزت اور احترام کا بیج نہیں بویا جا سکتا۔ احترام اور حب الوطنی سچا اور فطری جذبہ ہے؛ جو ملک کے ساتھ محبت، آئین سے وفاداری اور شہریوں کے درمیان باہمی اخوت سے پروان چڑھتا ہے۔ قوانین کے ذریعہ شہریوں کو گانا گانے یا نعرے لگانے پر تو مجبور کیا جا سکتا ہے لیکن ان کے دلوں میں ملک کی محبت داخل نہیں کی جا سکتی۔ جنگ آزادی میں مسلمانوں سمیت تمام مذاہب کے ماننے والوں نے جو عظیم الشان قربانیاں دیں وہ کسی قانون یا حکم نامے کی محتاج نہیں تھیں۔ مسلمانوں نے اس ملک کو اپنا وطن چنا ہے اور اس کی آزادی سے لیکر تعمیر و ترقی تک ہر مرحلے میں اپنا پسینہ اور خون بہایا ہے۔ اسی لئے ان کی حب الوطنی کسی قانونی سرٹیفکیٹ یا نعروں کی مرہون منت نہیں ہے۔

بہرحال وندے ماترم سے متعلق جو ترمیمی بل پاس ہوا ہے وہ ملک کی یکجہتی، رواداری اور آئین کے لئے بڑی آزمائش ہے۔ مسلم سماج کے لئے یہ وقت نہ خوف زدہ ہونے کا ہے اور نہ ہی جذباتی نعروں میں طاقت ضائع کرنے کا۔ بلکہ یہ وقت سنجیدگی، حکمت اور تدبیر کے ساتھ اپنے حقوق کے لئے لڑنے کا ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ اور دیگر قومی تنظیموں کی ذمہ داری ہے کہ وہ بیانات کے دائرے سے باہر نکل کر قانونی بیداری، عدالتی چیلنج اور سیکولر اتحاد کی شکل میں ایسا عملی کام کریں جو ملک کی بقا اور اقلیتوں کی مذہبی آزادی کی ضمانت بن سکے۔ یہی وہ راستہ ہے جس کے ذریعہ آئین ہند کی بالادستی کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے اور اپنے مذہبی تشخص کا دفاع بھی ممکن ہے۔

○○○

تحمل کا مشورہ

سپریم کورٹ نے طلبہ کے احتجاج سے متعلق ایک درخواست کی سماعت کرتے ہوئے تصادم کے بجائے بات چیت کا راستہ اختیار کرنے کا مشورہ دیا، اس اقدام کا خیر مقدم کیا جانا چاہیے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت نے کہا کہ ضرورت سے زیادہ ریاستی کارروائی صورتحال کو بڑھا سکتی ہے۔ مظاہرین نوجوان طالب علم ہیں جنہیں مشاورت اور یقین دہانی کی ضرورت ہے کہ ان کی آواز سنی جا رہی ہے۔ پولیس سے تحمل سے کام لینے کی اپیل کرتے ہوئے چیف جسٹس نے کہا کہ بہتر ہے کہ حالات کو مزید بگاڑنے کے بجائے قائل کر کے طلبہ کو منایا جائے۔ 20 جولائی کو CJP کے احتجاج کے دوران ہونے والے تشدد کے حوالے سے رائے عامہ منقسم ہے۔ درخواست کی سماعت میں سپریم کورٹ نے یہ مشاہدہ کیا۔ درخواست گزار نے طلباء مظاہرین کے خلاف مقدمات واپس لینے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جین-زی طلباء مظاہرین کے خلاف فوجداری مقدمات کو سیاسی بنیادوں پر واپس لینے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے، خبردار کیا کہ یہ مستقبل کے احتجاج کے لیے ایک خطرناک مثال قائم کرے گا۔ دوسری جانب نوجوانوں کے خلاف مقدمات واپس لینے کی حمایت کرنے والوں کی خاصی تعداد ہے۔ اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے کہ طلبہ کے احتجاج اور پارلیمنٹ مارچ کے دوران صرف چند لوگوں نے تشدد کا سہارا لیا۔ دوسری جانب احتجاج کے دوران پولیس تحمل کا مظاہرہ کر سکتی تھی۔ الزام لگایا جا رہا ہے کہ پولیس نے معصوم طلباء کو بے دردی سے مارا۔ مزید برآں طلباء پر پیلٹ گن کے استعمال کے الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ تاہم، یہ بحث اور عدالتی سماعتوں کا معاملہ ہے کہ تشدد کا ذمہ دار کون تھا۔ تمام شکایات سپریم کورٹ میں سنی جائیں۔ جہاں طلبہ کی شکایات کو سننے کی ضرورت ہے وہیں پولیس کا موقف بھی سننا چاہیے۔ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے تو اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اسے چیف جسٹس کی تحریک کے سامنے جھکنا پڑا۔ مرکزی وزراء نے CJP کے نمائندوں سے بات چیت کی اور ان کے اہم مطالبات بشمول وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ قبول کیا۔ تاہم، سوال یہ ہے کہ: کیا احتجاج کو تشدد پر اکسانے والوں کو آسانی سے چھوڑ دیا جائے؟ مزید برآں، اس بات کی بھی تحقیقات کی جانی چاہئے کہ کیا پولیس مظاہرین کے خلاف ضرورت سے زیادہ طاقت کے استعمال سے باز نہیں آسکتی تھی۔ یہ بھی الزام ہے کہ سادہ کپڑوں میں ملبوس لوگوں نے پولیس کے ساتھ مل کر طلباء پر لاٹھی چارج کیا اور بدسلوکی کی۔ اس سارے معاملے میں ایک متوازن نقطہ نظر کی ضرورت ہے۔ جس نے بھی غلطی کی ہے اسے سزا ملنی چاہیے۔ گھناؤنے مجرمانہ پس منظر کے لوگ اس تحریک میں شامل ہیں تو شاید ہی کوئی ان کے خلاف کارروائی کی مخالفت کرے گا۔ پرامن احتجاج کو یقینی بنانے کے لیے جرائم پیشہ عناصر کو لگام دینا ضروری ہے۔ تاہم، اس بات کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا کہ بعض اوقات پولیس کی ضرورت سے زیادہ طاقت کے استعمال کی وجہ سے پرامن احتجاج پر تشدد ہو جاتا ہے۔ احتجاج کے دوران تشدد کو روکنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیے۔ اس حوالے سے سپریم کورٹ کا یہ بیان اہم ہے کہ اگر کچھ گمراہ افراد پتھراؤ بھی کریں تو نوجوانوں کو پرسکون کر کے ان سے بات کرنے کی ضرورت ہے۔ انہیں مشورے کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ سپریم کورٹ اس سلسلے میں ضروری ہدایات جاری کرے گی۔

محلّہ سرائے پیرزادگان دیوبند، خانقاہ اور مسجد پیرزادگان۔ ایک تاریخی جائزہ

ثناءاللہ قاسمی

الحمد للہ گزشتہ ایک سال سے شہر دیوبند میں جمعیۃ علماء ہند کے شعبہ دینی تعلیمی بورڈ کے تحت مکاتب کے قیام، نگرانی اور فروغ کے سلسلے میں مختلف مساجد میں حاضری کا موقع ملتا رہا۔ اس دوران دیوبند کی متعدد قدیم مساجد، محلوں اور دینی مراکز کے بارے میں وہاں کے بزرگوں اور مقامی افراد سے بہت سی تاریخی روایات سننے کو ملیں۔ ان مشاہدات نے اس بات کا شوق پیدا کیا کہ دیوبند کی تاریخ کا باقاعدہ مطالعہ کیا جائے، مستند تاریخی مصادر سے استفادہ کیا جائے، اور مشاہدات و روایات سے حاصل شدہ معلومات کو ایک مربوط صورت میں اہلِ علم اور احباب کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی کے طور پر آج دیوبند کے قدیم محلّہ سرائے پیرزادگان اور وہاں واقع مسجد پیرزادگان کے بارے میں چند تاریخی حقائق پیش کیے جا رہے ہیں۔ حال ہی میں محلّہ سرائے پیرزادگان میں مکتب کے قیام کے سلسلے میں حاضری کا موقع ملا۔ اس سے قبل تاریخِ دیوبند (مصنف: سید محبوب رضوی) کا مطالعہ کیا جا چکا تھا، جس میں مسجد پیرزادگان اور حضرت سید محمد ابراہیم شاہؒ کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔ اسی بنا پر اس تاریخی مقام کو قریب سے دیکھنے اور مزید تحقیق و مجاہدہ کا اشتیاق پیدا ہوا۔ محلے کے ایک بزرگ (چچا شریف) سے گفتگو کے دوران معلوم ہوا کہ مسجد پیرزادگان کی مشرقی سمت دیوار کے پیچھے حضرت سید محمد ابراہیم شاہؒ کا مزار واقع ہے۔ بعد ازاں اسماعیل قریشی اور محلے کے ایک نوجوان شاہ رخ کی رہنمائی میں وہاں حاضری اور ایصالِ ثواب کی سعادت حاصل ہوئی۔ مقامی بزرگوں نے بتایا کہ ایک مزار حضرت سید محمد ابراہیم شاہؒ کا ہے، جبکہ اس کے پہلو میں ان کے فرزند حضرت سید محمد اسماعیل شاہؒ مدفون ہیں۔ حضرت سید محمد ابراہیم شاہؒ، تاریخِ دیوبند کے مطابق گیارہویں صدی ہجری کے اوائل میں لکھنؤ سے سادات کا ایک معزز خاندان دیوبند آکر آباد ہوا، جس کے مورثِ اعلیٰ حضرت سید محمد ابراہیم شاہ قدس سرہ تھے۔ آپ کا وصال 1034ھ (1624ء) میں ہوا۔

کتاب کے مطابق آپ کے جدِ امجد حضرت سید محمود قلندرؒ فرغانہ سے شہنشاہ ظہیر الدین بابر کے زمانے میں ہندوستان تشریف لائے اور لکھنؤ میں سکونت اختیار فرمائی۔ حضرت سید محمد ابراہیم شاہؒ نے اپنے دادا حضرت سید محمود قلندر سے سلسلہ قادریہ شطاریہ میں بیعت کی۔ علومِ دینیہ کی تکمیل کے بعد آپ نے سلوک و احسان کی راہ اختیار کی اور اپنے مشائخ کی ہدایت پر مختلف علاقوں کا سفر کیا۔ اسی دوران آپ شیخ علاؤالدین چشتیؒ (برناوہ، موجودہ ضلع باغپت) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہی کے مشورے سے آپ نے دیوبند کو اپنی اقامت، دعوت اور اصلاحِ خلق کا مرکز بنایا۔ تبلیغِ اسلام اور اصلاحِ معاشرہ۔ دیوبند اور اس کے اطراف میں آپ کی دعوتی و اصلاحی خدمات کے نتیجے میں بڑی تعداد میں لوگوں نے اسلام قبول کیا اور بے شمار افراد آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے۔ تاریخِ دیوبند میں مذکور ہے کہ مشہور طبیب حکیم عبداللطیف مرحوم کا خاندان بھی آپ کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوا۔ اسی طرح دیوبند کے بعض گوجر خاندانوں کے اسلام قبول کرنے کا ذکر بھی کتاب میں موجود ہے۔

آپ کی دعوت صرف مسلمانوں تک محدود نہ تھی بلکہ غیر مسلم بھی آپ کی مجلسوں میں حاضر ہوتے اور آپ کے اخلاق، کردار اور روحانی فیوض سے متاثر ہوتے تھے۔ خانقاہ، مسجد اور علمی خدمات حضرت سید محمد ابراہیم شاہؒ کی خدمات صرف دعوت و تبلیغ تک محدود نہ تھیں بلکہ جو لوگ اسلام قبول کرتے، ان کی تعلیم و تربیت کا بھی مستقل انتظام کیا جاتا تھا۔ آپ کی خانقاہ میں اصلاحِ نفس، تزکیہ باطن، ذکر و اذکار، تعلیم قرآن اور دیگر علومِ دینیہ کی تعلیم کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ تاریخ دیوبند کے مطابق دہلی کی حکومت نے آپ کی اقامت کے لیے دیوبند میں مسجد اور خانقاہ تعمیر کرائی۔ بعد کے ادوار میں مغل حکمرانوں کی طرف سے

اس خانقاہ کے لیے جاگیریں، وظائف اور مالی معاونت بھی فراہم کی جاتی رہی تاکہ دینی و تعلیمی خدمات کا سلسلہ جاری رہے۔ ڈاکٹر منصب علی خان دیوبندی کی روایت کے مطابق حضرت سید محمد ابراہیم شاہؒ نے قلعہ والی مسجد (جو اس وقت دیوبند کے تھانے کے سامنے واقع ہے) کی امامت کے لیے لوہاری (مظفر نگر) سے ملا حسام الدینؒ کو بلا کر مقرر فرمایا، جن کی نسل میں مدتوں تک یہ خدمت جاری رہی۔ حضرت سید محمد اسماعیل شاہؒ، حضرت سید محمد ابراہیم شاہؒ کے وصال کے بعد آپ کے فرزندِ اکبر حضرت سید محمد اسماعیل شاہؒ سجادہ نشین ہوئے۔ انہوں نے درس و تدریس، تربیت اور اصلاح کا سلسلہ جاری رکھا۔ عہد عالمگیری کے شاہی فرامین میں انہیں مختلف اعزازی القابات سے یاد کیا گیا ہے۔ آپ کا وصال 29 محرم 1092ھ (1681ء) میں ہوا اور آپ اپنے والد کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ موجودہ ذاتی مشاہدہ احقر کے مشاہدے کے مطابق اس وقت وہاں ایک عالیشان مسجد اور مشرقی دیوار کے پیچھے دو مزارات واضح طور پر موجود ہیں: ایک حضرت سید محمد ابراہیم شاہؒ کا اور دوسرا ان کے فرزند اکبر حضرت سید محمد اسماعیل شاہؒ کا۔ مزار پر ایک قدیم کتبہ بھی نصب ہے، تاہم بار بار رنگ کیے جانے کی وجہ سے اس کی عبارت تقریباً مٹ چکی ہے۔ تاریخِ دیوبند سے معلوم ہوتا ہے کہ ماضی میں اس خاندان کے دیگر افراد بھی اسی احاطے میں مدفون تھے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ وہ قبریں ختم ہوگئیں اور اس مقام پر آبادی قائم ہوگئی۔ تاریخی روایات میں یہ واقعہ بھی مذکور ہے کہ حضرت سید احمد شہید رحمہ اللہ جب دیوبند تشریف لائے تو فرمایا: ''یہاں سے علمِ نبوت کی بو آتی ہے۔'' عام طور پر اس قول کو دارالعلوم دیوبند سے منسوب کیا جاتا ہے، لیکن تاریخِ دیوبند کے مصنف سید محبوب رضویؒ کی رائے یہ ہے کہ اس وقت چونکہ دارالعلوم کا قیام نہیں ہوا تھا، اس لیے غالب امکان یہی ہے کہ یہ ارشاد حضرت سید محمد ابراہیم شاہؒ کی خانقاہ کے متعلق تھا۔ تاریخِ دیوبند کے مطابق حضرت سید محمد ابراہیم شاہؒ کا سلسلہ نسب چونتیس واسطوں سے سیدنا محمد رسول اللہؐ تک پہنچتا ہے، اسی وجہ سے یہ خاندان دیوبند کے قدیم اور معزز سادات خاندانوں میں شمار ہوتا ہے۔ مورخین کے مطابق سکھوں کے ایک حملے میں دیوبند شہر مع اس خاندان کی خانقاہ اور متعدد مکانات کو نقصان پہنچا، جس کے نتیجے میں بہت سا تاریخی ریکارڈ ضائع ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس خاندان کی ابتدائی تاریخ کی بہت سی تفصیلات محفوظ نہ رہ سکیں۔ اسی خاندان کے ممتاز بزرگ حضرت حاجی عابد حسینؒ تھے، جو دارالعلوم دیوبند کے بانی ارکان میں شامل تھے اور پہلے مہتمم بھی رہے۔ اسی طرح مولانا سید محمد میاں دیوبندیؒ نے جمعیۃ علماء ہند، دینی تعلیم اور بچوں کے نصاب کی تیاری میں نمایاں خدمات انجام دیں، جن سے آج بھی مکاتب کا نظام استفادہ کر رہا ہے۔ مسجد پیرزادگان دیوبند کی صرف ایک تاریخی مسجد نہیں بلکہ اس شہر میں دعوتِ اسلام، تعلیم، تربیت، اصلاحِ نفس اور تصوف کے اوّلین مراکز میں سے ایک ہے۔ اس مقام کی تاریخ دیوبند کی دینی و علمی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ دیوبند میں اصلاح و تبلیغ اور دعوت و تعلیم کا پہلا سلسلہ اسی جگہ سے شروع ہوا، جسے محفوظ کرنا اور نئی نسل تک پہنچانا ہماری مشترکہ ذمہ داری ہے۔ دیوبند میں اس خاندان کے علاوہ بھی متعدد ایسے تاریخی خانوادے موجود ہیں جنہوں نے اس شہر کی علمی، دینی اور سماجی تاریخ میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ان شاءاللہ آئندہ مناسب موقع پر ان خاندانوں کا بھی تعارف پیش کیا جائے گا۔ مآخذ دارالعلوم دیوبند کی لائبریری میں موجود نسخہ تاریخِ دیوبند، سید محبوب رضوی، صفحات 94 تا 114، صفحہ نمبر 296۔ محلّہ سرائے پیرزادگان کے مقامی بزرگوں سے حاصل شدہ معلومات اور راقم کا ذاتی مشاہدہ۔ (مضمون نگار، دینی تعلیمی بورڈ کے معاون ہیں)

□□□

نئی دہلی/ دہرہ دون: وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے المونڑہ پارلیمانی حلقہ سے ممبر پارلیمنٹ اور سڑک ٹرانسپورٹ کے مرکزی وزیر مملکت جناب اجے ٹمٹا سے ملاقات کی۔ علاقائی ترقی اور ریاست میں سڑکوں کے مختلف پروجیکٹوں سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے نینی تال۔ اُدھم سنگھ نگر پارلیمانی حلقہ سے ممبر پارلیمنٹ جناب اجے بھٹ سے ملاقات کی۔ علاقائی ترقی سے متعلق مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ عزت مآب وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر رمیش پوکھریال نشنک سے ملاقات کی۔ علاقائی ترقی سے متعلق مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے ٹہری پارلیمانی حلقہ سے ممبر پارلیمنٹ مالا راجیہ لکشمی شاہ سے ملاقات کی۔ علاقائی ترقی سے متعلق مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ اور بی جے پی کے ریاستی صدر مسٹر مہندر بھٹ سے ملاقات کی۔ ریاست سے متعلق مختلف تنظیمی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے راجیہ سبھا کی رکن ڈاکٹر کلپنا سینی سے ملاقات کی۔

گورنر کی پرائیویٹ یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز کے ساتھ میٹنگ

یونیورسٹیوں کو 21 ویں صدی کے چیلنجوں کے مطابق نوجوانوں کو اے آئی سے چلنے والے صنعت پر مبنی اور قوم سازی کے چیلنجز کے لیے تیار کرنا چاہیے: گورنر

دہرہ دون: گورنر اور چانسلر، لیفٹیننٹ جنرل گرمیت سنگھ (ریٹائرڈ) نے جمعرات کو لوک بھون میں اتراکھنڈ میں سیلف فنانسڈ (پرائیویٹ) یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں کی میٹنگ کے پہلے مرحلے کی صدارت کی۔ اجلاس میں 13 یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز نے شرکت کی۔ ملاقات کے دوران گورنر نے وائس چانسلرز سے کہا کہ یونیورسٹیوں کو محض ڈگریاں دینے تک محدود نہیں رہنا چاہیے۔ بلکہ ان پر سب سے بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ انہیں روزگار، صنعت، معاشرے اور قوم کی تعمیر کے لیے مکمل طور پر تیار کریں۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہونے والے ہر طالب علم کو AI سے چلنے والا، صنعت پر مبنی، ہنر مند اور سماجی ذمہ داری سے آگاہ ہونا چاہیے، تاکہ وہ ترقی یافتہ ہندوستان 2047، خود کفیل ہندوستان، اور ہندوستان کو وشوگرو بنانے کے عزم میں فعال طور پر اپنا حصہ ڈال سکیں۔ گورنر نے تحقیق، اختراع، پیٹنٹ اور دانشورانہ املاک کے حقوق پر زور دیتے ہوئے کہا کہ آج صرف تحقیق کرنا کافی نہیں ہے۔ پیٹنٹ، شائع، اور تحقیق کو سماجی طور پر مفید ٹیکنالوجی میں ترجمہ کرنا بھی ضروری ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یونیورسٹیوں کو ڈیٹا سیکیورٹی، سائبر سیکیورٹی اور جدید ٹیکنالوجی کے شعبوں میں قابل انسانی وسائل تیار کرنا ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹیوں کی بہترین کامیابیوں اور اختراعات کو شیئر کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے یونیورسٹیوں پر زور دیا کہ وہ اپنے بہترین طریقوں، تحقیق، اختراعات اور کامیابیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑیں اور شیئر کریں، تاکہ تمام ادارے مستفید ہوسکیں اور ان سے متاثر ہوسکیں۔

گورنر نے تمام یونیورسٹیوں پر زور دیا کہ وہ قوم، ریاست، معاشرے اور نوجوانوں کے مفادات سے متعلق کم از کم ایک اہم تحقیقی موضوع کا انتخاب کریں اور اس پر طویل المدتی معیاری تحقیق کریں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یونیورسٹیوں کو طلباء کے اندر تحقیق، اختراع، تجربات، شوق اور مشن پر مبنی کام کا کلچر تیار کرنا چاہیے، تاکہ نوجوان اپنی توانائی کو مثبت انداز میں استعمال کرسکیں اور سماجی طور پر فائدہ مند کاموں میں اپنا حصہ ڈال سکیں۔ گورنر نے اے آئی، کوانٹم ٹکنالوجی اور دیگر جدید شعبوں میں یونیورسٹیوں کے ذریعہ کئے جانے والے کام کی ستائش کی اور کہا کہ اتراکھنڈ ان شعبوں میں بہترین کارکردگی کا مرکز بن سکتا ہے۔ انہوں نے یونیورسٹیوں پر زور دیا کہ وہ کاروباری اور معاشی فوائد سے آگے بڑھ کر معاشرے، قوم اور انسانیت کے فائدے کے لیے کام کریں۔ میٹنگ کے دوران وائس چانسلرز نے یونیورسٹیوں کی کامیابیوں کو اجاگر کرنے کے علاوہ تحقیق کو فروغ دینے، پیٹنٹ کلچر کو فروغ دینے، صنعت و اکیڈمیا کے تعاون، قومی سطح پر مشترکہ تحقیقی نظام اور جامعات کے درمیان ہم آہنگی سے متعلق کئی اہم تجاویز پیش کیں۔ اس موقع پر گورنر کے سکریٹری جناب رویناتھ رمن، گورنر کے قانونی مشیر جناب کوشل کشور شکلا، سکریٹری ہائر ایجوکیشن، ڈاکٹر بی وی آر سی پروشوتم، گورنر کے ایڈیشنل سکریٹری شریمتی اور دیگر بھی موجود تھے۔ رینا جوشی، دیو سنسکرت یونیورسٹی، ہریدوار، یو پی ای ایس یونیورسٹی، دہرادون، آئی سی ایف اے آئی یونیورسٹی، دہرادون، آئی ایم ایس یونیسن یونیورسٹی، دہرادون، سوامی رام ہمالین یونیورسٹی، دہرادون، ڈی آئی ٹی، کے نمائندے موجود تھے۔ یونیورسٹی دہرادون، اترانچل یونیورسٹی دہرادون، شری گرو رام رائے یونیورسٹی دہرادون، کوانٹم یونیورسٹی روڑکی، راش بہاری بوس سبھارتی یونیورسٹی دہرادون، سردار بھگوان سنگھ یونیورسٹی دہرادون، کور یونیورسٹی روڑکی اور ڈی بی ایس گلوبل یونیورسٹی دہرادون کے وائس چانسلر اس موقع پر موجود تھے۔

ایف سی آر اے بل سے ریاست میں مذہب تبدیلی پر 100 فیصد روک لگے گی

دہرہ دون: بی جے پی نے پارلیمنٹ میں ایف سی آر اے بل کی مکمل حمایت کی اور اسے ملک کی داخلی سلامتی اور خودمختاری کی طرف ایک تاریخی قدم قرار دیا۔ ریاستی صدر اور راجیہ سبھا ایم پی مسٹر مہیندر بھٹ نے کہا، "غیر ملکی فنڈنگ کے خلاف یہ سخت قانون ریاست میں مذہبی تبدیلی کی تمام سازشوں کو بھی مکمل طور پر روک دے گا۔" مختلف میڈیا سے بات چیت میں انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ مختلف تنظیمیں اور این جی اوز کو بیرون ملک سے فنڈنگ ??ملتی ہے۔ تاہم یہ انتہائی افسوس ناک اور تشویشناک ہے کہ اس فنڈنگ ?? کا ایک بڑا حصہ بیان کردہ مقاصد کے برعکس غیر سماجی اور غیر قانونی سرگرمیوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اتراکھنڈ میں، خاص طور پر پہاڑی علاقوں میں، بہت سی تنظیمیں سماجی کاموں کی آڑ میں مسلسل مذہب کی تبدیلی میں مصروف ہیں۔ تاہم، ریاست میں دھمی حکومت نے تبدیلی مذہب کے خلاف سخت قانون بنا کر اس طرح کی سازشوں کو انجام دینے والوں میں خوف پیدا کر دیا ہے۔ نتیجتاً، بی جے پی چاہتی ہے کہ ریاست میں بھی غیر ملکی فنڈڈ تبادلوں کے خیال پر مکمل طور پر روک لگائی جائے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ایف سی آر اے قوانین میں ترمیم کا بنیادی مقصد غیر ملکی فنڈنگ ??میں 100 فیصد شفافیت لانا، غیر قانونی سرگرمیوں کو روکنا اور ملک کے جمہوری نظام کو بیرونی مداخلت سے بچانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایف سی آر اے قوانین میں ترمیم کا بنیادی مقصد غیر ملکی فنڈنگ ??میں 100 فیصد شفافیت کو یقینی بنانا، غیر قانونی سرگرمیوں کو روکنا اور ملک کے جمہوری نظام کو بیرونی مداخلت سے بچانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ غیر ملکی فنڈز کو ملک کے اندرونی امن، سماجی تانے بانے کو نقصان پہنچانے یا ملکی سیاست پر اثر انداز ہونے کے لیے استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ یہ بل اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ملک میں آنے والی تمام غیر ملکی امداد کو صرف جائز اور جائز مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے۔ انہوں نے بل کے حوالے سے اپوزیشن کے دوہرے معیار پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس کی مخالفت صرف اپنے تنگ سیاسی مفادات اور تنظیموں کے تحفظ کے لیے کر رہے ہیں جو مشکوک غیر ملکی فنڈنگ پر انحصار کرتی ہیں۔

اگنیور اسکیم ملک کی قومی سلامتی اور ویر بھومی کے نوجوانوں کے مستقبل کیلئے ایک دھچکا: کرنل روہت چودھری

دہرہ دون: کانگریس پارٹی کے سابق فوجیوں کے شعبہ (سینک سیل) کے قومی صدر کرنل (ریٹائرڈ) روہت چودھری نے دہرادون میں کانگریس ہیڈکوارٹر میں ایک اہم پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ کانفرنس کے دوران، اس کام کرے گی۔ پارٹی نے سخت الفاظ میں اس بات کا اعادہ کیا کہ جیسے ہی مرکز میں کانگریس کی حکومت بنے گی، اس 'اگنیور' اسکیم کو ختم کر دیا جائے گا اور فوج میں پرانے مستقل بھرتی کے عمل کو بحال کر دیا جائے گا۔ اس موقع پر کانگریس

نے مرکزی حکومت کی "اگنیور" (اگنی پتھ) بھرتی اسکیم پر سخت حملہ کیا، اور اسے ملک کی فوجی روایت اور سلامتی کے لیے سنگین خطرہ قرار دیا۔ پریس کانفرنس کے اہم نکات: ویر بھومی کے ساتھ ناانصافی: کرنل روہت چودھری نے کہا کہ دیو بھومی اور ویر بھومی اتراکھنڈ کے نوجوانوں میں قوم کی خدمت کا جذبہ ہے، لیکن مرکزی حکومت کی اس مختصر مدتی اسکیم نے ان کے خوابوں اور پائیدار مستقبل کو چکنا چور کر دیا ہے۔ پارٹی قومی سلامتی پر کوئی سمجھوتہ برداشت نہیں کرے گی۔ کانگریس لیڈروں نے الزام لگایا کہ یہ چار سالہ اسکیم فوج کی جنگی صلاحیت اور حوصلے کو کمزور کر رہی ہے۔ ملک کو مستقل اور تربیت یافتہ فوجیوں کی ضرورت ہے، کنٹریکٹ بیسڈ فوج کی نہیں۔ کانگریس کا عزم ہے کہ وہ اقتدار میں آتے ہی اس نوجوان دشمن اور ملک دشمن اسکیم کو ختم کرنے کا الیکشن مینجمنٹ کمیٹی کے چیئرمین اور سابق کابینہ وزیر ڈاکٹر ہرک سنگھ راوت نے بھی مرکزی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا۔ اپنے خطاب میں ڈاکٹر ہرک سنگھ راوت نے کہا کہ "اتراکھنڈ میں ہر دوسرا خاندان ہندوستانی فوج سے منسلک ہے، مرکزی حکومت کی اس غلط پالیسی کی وجہ سے ہماری ریاست کے نوجوان مایوسی اور دھوکہ دہی کا شکار ہیں، انہیں صرف چار سال کے لیے نوکریاں دے کر حکومت نوجوانوں کو بے حال کر رہی ہے، کانگریس اس چھیڑ چھاڑ کو برداشت نہیں کرے گی، ریاست کے نوجوانوں کے حقوق کے ساتھ چھیڑ چھاڑ اور قومی سلامتی کی اس اسکیم کے خلاف آواز اٹھائے گی۔ آئندہ اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کو اقتدار سے بے دخل کر کے۔ اگنیور اسکیم کے خلاف ایک اشتعال انگیز ریلی بھی نکالی گئی۔

چاردھام یاترا کیلئے ایک مضبوط پارکنگ نیٹ ورک تیار کیا جائیگا

چاردھام یاترا زیادہ قابل رسائی ہوگی، کرناپریاگ اور سملی میں پارکنگ کے جدید پروجیکٹوں نے رفتار پکڑی

دہرہ دون: وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی کی ہدایات کے مطابق، ریاستی حکومت چاردھام یاترا کو مزید محفوظ، ہموار اور قابل رسائی بنانے کے لیے بنیادی ڈھانچے کو مسلسل بڑھا رہی ہے۔ اس سلسلے میں، کرناپریاگ اور سملی پارکنگ پروجیکٹوں کے لیے تفصیلی مالیاتی کمیٹی (DFC) کی ایک میٹنگ جمعرات کو ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کے سکریٹری ڈاکٹر آر راجیش کمار کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں دونوں اہم پروجیکٹوں کے مالیاتی، تکنیکی اور تعمیراتی پہلوؤں کا بغور جائزہ لیا گیا اور عہدیداروں کو ہدایت دی گئی کہ وہ تمام رسمی کارروائیوں کو بروقت مکمل کریں اور تعمیراتی کام تیزی سے شروع کریں۔ ان منصوبوں کے نفاذ سے چاردھام یاترا کے دوران بڑھتی ہوئی ٹریفک کی بھیڑ کو کم کرنے کی امید ہے، جبکہ مقامی باشندوں اور کاروباروں کو بھی اہم راحت ملے گی۔ ہاؤسنگ ڈپارٹمنٹ کے آڈیٹوریم میں منعقدہ میٹنگ میں ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ اتھارٹی چمولی کے عہدیداروں نے پروجیکٹوں کی تفصیلی پریزنٹیشن دی۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، سکریٹری، ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی، ایگزیکٹو انجینئر، اور دیگر حکام نے بھی ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے شرکت کی۔ اجلاس میں پراجیکٹ کے مقاصد، سائٹ کے انتخاب، ٹریفک سروے، پارکنگ کی گنجائش، تعمیراتی لاگت، ڈیزائن اور تکنیکی معیارات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ عہدیداروں نے کہا کہ دونوں پروجیکٹ مستقبل کی چاردھام یاترا کے دوران ٹریفک کی کارکردگی کو بہتر بنانے میں اہم رول ادا کریں گے۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ کرناپریاگ پارکنگ پروجیکٹ کی تخمینہ لاگت 373.75 لاکھ روپے رکھی گئی ہے۔ مکمل ہونے پر، یہ منصوبہ 22 چار پہیہ گاڑیوں کے لیے پارکنگ فراہم کرے گا۔ پارکنگ لاٹ کی پہلی منزل پر ایک جدید کمرشل ہال بھی تجویز کیا گیا ہے، جس سے مقامی کاروباری سرگرمیاں بڑھیں گی اور پروجیکٹ کے آپریشن سے آمدنی ہوگی۔ عہدیداروں نے نوٹ کیا

کہ فی الحال، کرناپریاگ مین بازار سڑک کے کنارے غیر منصوبہ بند پارکنگ کی وجہ سے اکثر ٹریفک جام کا سامنا کرتا ہے۔ خاص طور پر چاردھام یاترا کے دوران ٹریفک کا دباؤ کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ پارکنگ کی نئی سہولت کی تعمیر سے مارکیٹ کے علاقے میں ٹریفک کو ہموار کیا جائے گا اور مسافروں کے لیے آسان پارکنگ فراہم کی جائے گی۔

بروقت تعمیر پر خصوصی توجہ دی جائے گی

اجلاس کے دوران ہاؤسنگ سکریٹری نے پراجیکٹس کے مالیاتی اور تکنیکی پہلوؤں کے بارے میں ضروری تجاویز فراہم کیں اور متعلقہ حکام کو تمام انتظامی اور تکنیکی فارملٹیز کو مقررہ مدت میں مکمل کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ پراجیکٹ کے نفاذ میں معیار اور بروقت دونوں اولین ترجیحات ہونی چاہئیں، اس بات کو یقینی بنانا کہ حاجیوں اور مقامی باشندوں کو جلد از جلد بہتر سہولیات میسر آئیں۔ پارکنگ کے ان منصوبوں کو ریاستی حکومت کی جامع حکمت عملی کا حصہ سمجھا جاتا ہے جس سے چاردھام یاترا کے راستوں پر ٹریفک کے انتظام، مسافروں کی سہولیات اور شہری بنیادی ڈھانچے

ہاؤسنگ سکریٹری ڈاکٹر آر راجیش کمار نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی کی قیادت میں ریاستی حکومت چاردھام یاترا کے راستوں پر جدید اور پائیدار بنیادی ڈھانچہ تیار کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ کرناپریاگ اور سملی پارکنگ منصوبے صرف پارکنگ کی تعمیر تک محدود نہیں ہیں۔ یہ بہتر ٹریفک مینجمنٹ، مسافروں کی سہولت اور مقامی اقتصادی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے اہم اقدامات ہیں۔ تمام متعلقہ حکام کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ منصوبوں سے متعلق مالی، تکنیکی اور انتظامی عمل کو بروقت مکمل کریں۔ معیار اور تیز رفتار تعمیر کو یقینی بنانا ہماری اولین ترجیح ہے۔

سملی ٹریفک مینجمنٹ کے لیے ایک نیا مرکز بنے گا

اجلاس میں سملی پارکنگ منصوبے کا بھی تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اس پروجیکٹ کی تخمینہ لاگت 398.85? لاکھ ہے اور یہ 30 چار پہیہ گاڑیوں کے لیے پارکنگ کی گنجائش کو تیار کرے گا۔ سملی قومی شاہراہ 7 پر ایک اہم جنکشن ہے، جو چاردھام یاترا کے راستے، شری نندا دیوی راج جات یاترا، اور گیرسین کے راستے کو جوڑتا ہے۔ یاترا کے موسم اور خاص مواقع کے دوران، سائٹ پر بڑی تعداد میں گاڑیاں آتی ہیں، جس کی وجہ سے ٹریفک جام ہو جاتا ہے۔ پارکنگ کی نئی سہولت کی ترقی سے سڑک کے کنارے پارکنگ میں کمی آئے گی، جس سے ٹریفک کی روانی زیادہ ہموار اور محفوظ ہوگی۔

آدی کیلاش پرکرما ایک منفرد شناخت بنانا: ستپال مہاراج

دہرہ دون/احمد آباد: اتراکھنڈ ایڈونچر ٹورازم کے میدان میں ملک کی ایک سرکردہ ریاست بن کر ابھر رہا ہے۔ 20 سے 25 اکتوبر 2026 تک پتھورا گڑھ میں منعقد ہونے والا آدی کیلاش پرکرما الٹرا رن دنیا کے سب سے مشکل اونچائی والے ہمالیائی واقعات میں اپنی منفرد شناخت قائم کر رہا ہے۔ ریاستی سیاحت، مذہبی امور، ثقافت، آبپاشی، دیہی ترقیات اور تعمیرات عامہ کے وزیر ستپال مہاراج نے جمعرات کو گجرات کے احمد آباد میں مہاتما مندر کنونشن اور نمائش مرکز میں ٹریول اینڈ ٹورازم فیئر (TTF) میں شرکت کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ ریاست کے سیاحت کے شعبے میں قائم ہونے والی نئی جہتوں کے بارے میں جانکاری دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اتراکھنڈ صرف ایک ریاست نہیں ہے، بلکہ عقیدہ، روحانیت، فطرت، ثقافت اور مہم جوئی کا ایک شاندار سنگم ہے۔ ہماری ریاست باباؤں، سنتوں اور عقیدت مندوں کی روحانی مشق کی سرزمین ہے۔ سیاحت کے وزیر شری مہاراج نے کہا کہ ہماری حکومت کی کوشش ہے کہ اتراکھنڈ کی شناخت صرف چاردھام یاترا تک محدود نہ ہو، بلکہ اسے ایک جامع سیاحتی مقام کے طور پر تیار کرنا ہے۔ اس

مقصد کے لیے، ہم روحانی سیاحت، ایڈونچر ٹورازم، فلاح و بہبود اور یوگا ٹورازم، دیہی سیاحت، ایکو ٹورازم، ہوم اسٹے ٹورازم، اور سرحدی سیاحت کو متحرک کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے وائبرنٹ ولیجز پروگرام کے تحت وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی کی قیادت میں اتراکھنڈ کے سرحدی گاؤں کو سیاحت اور روزی روٹی کے نئے مواقع سے جوڑا جا رہا ہے۔ ہمارا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ سیاحت کے فوائد آخری میل تک پہنچیں اور مقامی کمیونٹیز سیاحت کی ترقی میں شراکت دار بنیں۔

جناب مہاراج نے کہا کہ اتراکھنڈ میں ہوم اسٹے انقلاب نے دیہی معیشت کو تقویت بخشی ہے۔ ریاست میں ہزاروں ہوم اسٹے رجسٹر کیے گئے ہیں، اور لاکھوں سیاح مقامی خاندانوں کے ساتھ رہ کر اتراکھنڈ کی ثقافت، روایات اور مہمان نوازی کا تجربہ کر رہے ہیں۔ اس سے مقامی نوجوانوں اور خواتین کے لیے خود روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ اتراکھنڈ نے بھی چاردھام یاترا کے انتظام میں کئی اختراعات کی ہیں۔ آدھار پر مبنی اور ای۔کے وائی سی سے چلنے والے رجسٹریشن سسٹم نے یاترا کو زیادہ محفوظ، منظم اور شفاف بنا دیا ہے۔ عازمین حج کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے بہتر سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ وزیر سیاحت شری مہاراج نے کہا کہ گجرات اور اتراکھنڈ کے درمیان تعلق صرف جغرافیائی نہیں ہے بلکہ جذباتی اور ثقافتی بھی ہے۔ چاردھام میں گجراتی یاتریوں کا گہرا عقیدہ اور گجرات کے کاروباری جذبے نے اتراکھنڈ کی ترقی کے سفر میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے TTF میں موجود تمام ٹریول آپریٹرز، ٹور ایجنسیوں، سرمایہ کاروں، اور میڈیا کے نمائندوں پر زور دیا کہ وہ اتراکھنڈ کو اپنے گاہکوں اور زائرین کے لیے نہ صرف ایک سیاحتی مقام کے طور پر بلکہ ایک مکمل ہمالیائی تجربے کے طور پر فروغ دیں۔

ریاست میں تضادات اور بغیر نقشہ کے ووٹروں کی سماعت جاری

اب تک 2.4 ملین ووٹرز میں سے 100,000 ووٹرز کو نوٹس بھیجے جا چکے ہیں: سی ای او

دہرہ دون: چیف الیکٹورل آفیسر ڈاکٹر B.V.R.C. پروشوتم نے جمعرات کو سکریٹریٹ کے میڈیا سنٹر میں ایک پریس کانفرنس کی اور ریاست میں جاری خصوصی سخت نظرثانی مہم کے بارے میں تفصیلی جانکاری فراہم کی۔ اس موقع پر چیف الیکٹورل آفیسر نے بتایا کہ فی الحال ایس آئی آر کے نوٹس کے مرحلے میں ووٹرز کو 202,700 نوٹس بھیجے گئے ہیں، جبکہ 243,000 کی ضرورت ہے۔ چیف الیکٹورل آفیسر نے بتایا کہ 14 جولائی سے 5 اگست تک دعووں اور اعتراضات کے مرحلے کے دوران گزشتہ 20 دنوں میں فارم 6 کے لیے 57,000 درخواستیں، فارم 7 کے لیے 22,668 اور فارم 8 کے لیے 26,145 درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ چیف الیکٹورل آفیسر نے بتایا کہ ایس آئی آر کے حوالے سے سیاسی جماعتوں سے بھی مسلسل فیڈ بیک اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ اسمبلی سطح پر ای آر او، ضلعی سطح پر ڈی ای او اور ریاستی سطح پر سی ای او کے ذریعہ باقاعدہ میٹنگیں منعقد کی جا رہی ہیں۔ چیف الیکٹورل آفیسر نے بتایا کہ قابل افسران نوٹسز کی سماعت کے لیے بار بار فیلڈ وزٹ کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ نوٹس کی سماعت کے دوران ووٹرز کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہدایات پہلے ہی جاری کر دی گئی ہیں۔ چیف الیکٹورل آفیسر نے تمام اضلاع کے ڈی ای اوز کو یہ بھی ہدایت کی کہ وہ 65 سال سے زیادہ عمر کے بزرگ ووٹرز اور معذور افراد کے گھروں کا دورہ کریں تاکہ وہ نوٹس جاری کر سکیں۔ چیف الیکٹورل آفیسر نے کہا کہ اس بات کا خاص خیال رکھا جائے گا کہ معمر اور معذور ووٹرز کو غیر ضروری طور پر پولنگ بوتھوں کا دورہ نہ کرنا پڑے۔ اس موقع پر ایڈیشنل چیف الیکٹورل آفیسر ڈاکٹر وجے کمار جوگڈنڈے اور اسسٹنٹ چیف الیکٹورل آفیسر مسٹر مستوداس موجود تھے۔

مہاراشٹر میں فوڈ سیفٹی پر بڑا کریک ڈاؤن

3,137 ہوٹلوں اور فوڈ یونٹس پر چھاپے
55.72 کروڑ روپے کی غیر محفوظ غذائی اشیا ضبط

165 فوڈ بزنس لائسنس معطل، 764 اصلاحی نوٹس جاری، گٹکھا و پان مسالہ کے خلاف بھی سخت کارروائی؛ ایف ڈی اے کمشنر توکارام منڈھے کا زیرو ٹالرنس کا اعلان

ممبئی: مہاراشٹر فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) نے ریاست بھر میں غذائی تحفظ کے ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف بڑے پیمانے پر کارروائی کرتے ہوئے 25 مئی سے 31 جولائی کے درمیان 3,137 ہوٹلوں، ریستورانوں، ڈیریوں، فوڈ مینوفیکچرنگ یونٹس، گوداموں اور دیگر غذائی اداروں کا معائنہ کیا۔ اس دوران 28.66 لاکھ کلوگرام غیر معیاری، ملاوٹ شدہ اور غیر محفوظ غذائی اشیا، جن کی مالیت 55.72 کروڑ روپے بتائی گئی ہے، ضبط یا تلف کردی گئیں، جبکہ 165 اداروں کے لائسنس معطل کردیے گئے۔ ایف ڈی اے کمشنر توکارام منڈھے نے بتایا کہ مہم کے دوران غذائی معیار پر پورا نہ اترنے والے اداروں کو 764 اصلاحی نوٹس جاری کیے گئے۔ انہوں نے واضح کیا کہ لائسنس معطل کرنے کا مطلب مستقل بندش نہیں بلکہ متعلقہ اداروں کو خامیاں دور کرنے کا موقع دیا جاتا ہے، جس کے بعد ضابطوں پر عمل درآمد کی تصدیق ہونے پر انہیں دوبارہ کام کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ اب تک معطل شدہ 165 اداروں میں سے 103 نے اپیل دائر کی ہے اور کئی کو عبوری راحت بھی دی جا چکی ہے۔ کمشنر کے مطابق صرف یکم جولائی سے 31 جولائی کے دوران 890 ہوٹلوں، ریستورانوں اور کھانے پینے کے مراکز کا معائنہ کیا گیا، جن میں سے 329 کو اصلاحی نوٹس اور 116 کے لائسنس معطل کیے گئے۔ منڈھے نے بعض ہوٹل مالکان کی جانب سے "منتخب کارروائی" کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ کارروائی صرف ان اداروں کے خلاف کی گئی جہاں فوڈ سیفٹی قوانین کی خلاف ورزی پائی گئی اور کسی کو بھی وی آئی پی یا خصوصی رعایت نہیں دی گئی۔ ایف ڈی اے نے ممنوعہ غذائی اشیا کے خلاف بھی سخت مہم چلائی۔ کارروائی کے دوران گٹکھا، پان مسالہ اور خوشبودار تمباکو کی 15.11 کروڑ روپے مالیت کی ممنوعہ اشیا ضبط کی گئیں، 519 ایف آئی آر درج ہوئیں، 701 افراد گرفتار کیے گئے، 407 ادارے سیل کیے گئے اور 78 گاڑیاں بھی ضبط کی گئیں۔ دودھ اور ڈیری مصنوعات کے شعبے میں بھی بڑے پیمانے پر معائنے کیے گئے۔ 487 دودھ کے مراکز اور 476 ڈیری یونٹس کی جانچ کے دوران متعدد اصلاحی نوٹس جاری کیے گئے، کئی لائسنس معطل ہوئے اور غیر معیاری دودھ و ڈیری مصنوعات بھی ضبط کی گئیں۔ توکارام منڈھے نے کہا کہ ریاستی حکومت کا مقصد شہریوں کو محفوظ اور معیاری غذا فراہم کرنا ہے۔ ان کے مطابق ہر کارروائی کی تصویری اور ویڈیو ریکارڈنگ کی جاتی ہے تاکہ شفافیت برقرار رہے، جبکہ عوامی شکایات کے لیے ہیلپ لائن، آن لائن پورٹل اور دیگر ذرائع کو بھی مزید مؤثر بنایا جا رہا ہے۔

انجمنِ اصغریہ کے زیرِ اہتمام ہفتۂ مجالسِ عزا

27 صفر کو شب بیداری کا انعقاد

ممبئی: انجمنِ اصغریہ کے زیرِ اہتمام زینبیہ امام باڑہ میں 21 صفر تا 27 صفر ہفتۂ مجالسِ عزا کا سلسلہ جاری ہے۔ مجالس روزانہ شب 9:00 بجے منعقد ہو رہی ہیں، جن سے معروف عالمِ دین مولانا اصغر آفندی خطاب فرما رہے ہیں۔ مولانا اصغر آفندی اپنے خطابات میں قولِ رسولِ اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کی روشنی میں "علم و حلم اور یقین" کے موضوع پر گفتگو کر رہے ہیں۔ وہ خصوصاً منزلِ یقین" کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین کو ایمان، معرفت، اخلاق اور سیرتِ اہلِ بیتؑ سے آگاہ کر رہے ہیں۔ ہفتۂ مجالسِ عزا کا اختتام 27 صفر کو شہادتِ رسولِ اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شہادتِ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی مناسبت سے منعقد ہونے والی شبِ بیداری پر ہوگا۔ اس موقع پر شہر اور مضافات کی مختلف انجمن ہائے ماتمی شرکت کریں گی اور نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے عزائے حسینی برپا کریں گی۔ منتظمین نے تمام محبانِ اہلِ بیتؑ سے مجالس اور شبِ بیداری میں شرکت کی اپیل کی ہے۔

گوونڈی کے شیواجی نگر میٹرنٹی ہوم کے 20 بیڈ این آئی سی یو کے نجی ٹھیکے پر ضمیر قریشی کے سنگین سوالات، مزید 20 بیڈ فراہم کرنے کا مطالبہ

ممبئی: برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کی مستقل کمیٹی کے اجلاس میں رکنِ کمیٹی ضمیر قریشی نے گوونڈی کے شیواجی نگر میٹرنٹی ہوم میں قائم 20 بستروں پر مشتمل نوزائیدہ بچوں کے انتہائی نگہداشت یونٹ (این آئی سی یو) کو نجی ایجنسی کے سپرد کیے جانے، اس کی منظوری کے طریقۂ کار اور کروڑوں روپے کی ادائیگیوں پر سنگین سوالات اٹھائے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے علاقے میں بڑھتی ہوئی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے مزید 20 این آئی سی یو بیڈ فوری طور پر فراہم کرنے کا مطالبہ کیا، جس کی مستقل کمیٹی کے متعدد اراکین نے بھی حمایت کی۔ ضمیر قریشی نے بتایا کہ شیواجی نگر میٹرنٹی ہوم میں 20 بستروں پر مشتمل این آئی سی یو کا انتظام ایم/ایس انڈین پیڈیاٹرک نیٹ ورک پرائیویٹ لمیٹڈ کے ذریعے کیا جا رہا ہے۔ یہ سہولت پہلے بھانڈوپ کے ساوتری بائی پھولے میٹرنٹی ہوم میں قائم تھی، لیکن عمارت کی خستہ حالی کے باعث مارچ 2024 میں اسے گوونڈی منتقل کردیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ نوزائیدہ بچوں کے علاج کے لیے این آئی سی یو جیسی سہولت نہایت ضروری ہے اور اسے بند کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، تاہم عوامی خزانے سے ہونے والے اخراجات میں مکمل شفافیت، جوابدہی اور تمام ضابطوں کی پابندی بھی اتنی ہی ضروری ہے۔ ضمیر قریشی کے مطابق اصل معاہدہ سال 2021 میں تقریباً 8.21 کروڑ روپے کا تھا، لیکن بعد ازاں اس کی تجدید کے بعد مجموعی لاگت بڑھ کر تقریباً 13.62 کروڑ روپے تک پہنچ گئی، جو تقریباً 65.95 فیصد اضافے کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس اضافے کے باوجود بروقت انتظامی منظوری حاصل نہیں کی گئی اور مالی سال 2024-25 اور 2025-26 کی خدمات مکمل ہونے کے بعد سابقہ منظوری (ریٹروسپیکٹو اپروول) کے لیے تجویز پیش کی گئی، جس سے انتظامی شفافیت پر سوالات کھڑے ہوتے ہیں۔ مستقل کمیٹی کے اجلاس میں ضمیر قریشی نے انتظامیہ سے استفسار کیا کہ سالانہ تجدید کی منظوری وقت پر کیوں حاصل نہیں کی گئی، تحریری منظوری کے بجائے زبانی ہدایات پر خدمات کیوں جاری رکھی گئیں، آزادانہ پرفارمنس آڈٹ کیوں نہیں کرایا گیا، مریضوں کے علاج کے نتائج، شرح اموات اور بیڈ کے استعمال سے متعلق مکمل اعداد و شمار کمیٹی کے سامنے کیوں پیش نہیں کیے گئے، اور معاہدے کی لاگت میں نمایاں اضافے کے باوجود نیا مسابقتی ٹینڈر کیوں جاری نہیں کیا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ گوونڈی اور اطراف کے علاقوں میں نوزائیدہ بچوں کے علاج کی ضرورت مسلسل بڑھ رہی ہے، اس لیے موجودہ 20 بستروں کے علاوہ مزید 20 این آئی سی یو بیڈ فوری طور پر فراہم کیے جائیں تاکہ ضرورت مند خاندانوں کو بروقت اور معیاری طبی سہولت میسر آ سکے۔ ان کے اس مطالبے کی مستقل کمیٹی کے کئی اراکین نے بھی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر این آئی سی یو کی گنجائش میں اضافہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ضمیر قریشی نے واضح کیا کہ اے آئی ایم آئی ایم عوامی صحت سے متعلق کسی بھی ضروری منصوبے کی مخالفت نہیں کرتی بلکہ بہتر طبی سہولیات کی حامی ہے۔ انہوں نے بی ایم سی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ سرکاری فنڈز کے استعمال میں مکمل شفافیت کو یقینی بنایا جائے، تمام حقائق عوام کے سامنے رکھے جائیں اور شیواجی نگر میٹرنٹی ہوم میں مزید 20 این آئی سی یو بیڈ جلد از جلد فراہم کیے جائیں۔

دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے زیرِ اہتمام تحصیل مرتضیٰ پور ضلع آکولہ کی اہم مشاورتی میٹنگ

۱۷ راگست کو عظیم الشان تربیتی پروگرام منعقد کرنے کا فیصلہ

مرتضیٰ پور (پریس ریلیز) ہر گھر تک دینی تعلیم پہنچانے۔ بچوں، نوجوانوں اور بڑوں کو قرآن وسنت سے جوڑنے۔ مکاتب کے نظام کو مضبوط اور فعال بنانے۔ نئی نسل کی دینی، اخلاقی اور عملی تربیت کرنے کے لئے یکم اگست سے صوبائی دینی تعلیمی بورڈ کے سرپرست حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی سرپرستی اور حضرت مولانا مفتی محمد روشن شاہ صاحب (صدر دینی تعلیمی بورڈ مہاراشٹر) کی نگرانی میں دینی تعلیمی بیداری مہم چلائی جارہی ہے۔ اسی سلسلے میں دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے زیرِ اہتمام تحصیل مرتضیٰ پور میں آئندہ منعقد ہونے والے تربیتی پروگرام کی تیاری کے سلسلے میں ایک اہم مشاورتی میٹنگ گذشتہ 4 اگست 2026ء، بعد نمازِ ظہر تا عصر مسجدِ قباء، گھرگل، مرتضیٰ پور میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت حضرت مولانا صدر الدین صاحب نے فرمائی۔ اجلاس میں دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی جانب سے جاری کردہ رہنما ہدایات کی روشنی میں مکاتب کے معلمین کی تربیت، مثالی مسجد کے قیام، اسکول ٹیوشن کے آغاز، مستورات کے مکاتب، بالغان کے مکاتب کے قیام و استحکام اور دینی تعلیم کے فروغ سے متعلق متعدد اہم امور پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ شرکائے اجلاس نے ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے مفید تجاویز پیش کیں اور باہمی تعاون کے ساتھ انہیں کامیاب بنانے کے عزم کا اظہار کیا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ 17 اگست 2026ء کو تحصیل مرتضیٰ پور کے تمام علماء کرام، ائمہ، معلمین، مکاتب کے ذمہ داران اور دینی کارکنان پر مشتمل ایک جامع تربیتی پروگرام منعقد کیا جائے گا، جس میں دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے اغراض و مقاصد، مکاتب کے مؤثر نظم، معیاری تدریس، مثالی مسجد کے قیام اور دینی تعلیم کے فروغ کے لیے عملی رہنمائی فراہم کی جائے گی۔ اجلاس میں تحصیل کے متعدد علماء کرام، ائمہ، معلمین اور ذمہ داران نے بھرپور شرکت کی۔

ان میں بالخصوص حافظ ابوبکر صاحب، حافظ کوثر صاحب، مولانا ندیم صاحب، مولانا نعیم صاحب، حافظ وسیم صاحب، حافظ اشفاق صاحب، جناب عبدالباسط پٹیل صاحب، مولانا سالک صاحب، مولانا الیاس صاحب، حافظ توفیق صاحب، حافظ سمیر صاحب اور حافظ اکرم صاحب شریک رہے۔ اجلاس کے اختتام پر تمام شرکاء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ مکمل اخلاص، اتحاد، باہمی تعاون اور منظم منصوبہ بندی کے ساتھ 17 اگست کے تربیتی پروگرام کو ہر اعتبار سے کامیاب بنانے کی بھرپور کوشش کریں گے، تاکہ تحصیل بھر میں مکاتب کا نظام مزید مضبوط، فعال اور مؤثر ہو، دینی تعلیم ہر گھر تک پہنچے اور نئی نسل کی دینی، اخلاقی اور عملی تربیت کا بہترین ماحول قائم ہو۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی گئی کہ وہ دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی ان مبارک کوششوں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، تمام ذمہ داران اور معاونین کی خدمات کو قبول فرمائے اور ان مساعی کو امتِ مسلمہ کے لیے نفع بخش اور صدقۂ جاریہ بنائے۔

ادھار کی رقم مانگنے پر ممبئی میں نوجوان پر جان لیوا حملہ، تین افراد گرفتار

ممبئی: ممبئی میں ادھار دی گئی رقم کی واپسی کا مطالبہ ایک نوجوان کو مہنگا پڑ گیا، جہاں واجبات کی ادائیگی کا تقاضا کرنے پر چند افراد نے اس پر مبینہ طور پر جان لیوا حملہ کر دیا۔ واقعے میں نوجوان شدید زخمی ہو گیا، جسے فوری طور پر قریبی اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں اس کا علاج جاری ہے۔ پولیس کے مطابق متاثرہ نوجوان نے ملزمان سے اپنی بقایا رقم واپس مانگی تھی، جس پر دونوں فریقوں کے درمیان پہلے تلخ کلامی ہوئی اور بعد ازاں معاملہ تشدد میں تبدیل ہو گیا۔ الزام ہے کہ حملہ آوروں نے لوہے کی راڈ، ڈنڈوں اور دیگر سخت اشیاء سے نوجوان کو بے رحمی سے نشانہ بنایا، جس کے باعث وہ شدید زخمی ہو گیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور زخمی کو طبی امداد کے لیے اسپتال منتقل کیا۔ متاثرہ شخص کی شکایت پر قتل کی کوشش، جان لیوا حملہ، مجرمانہ دھمکی اور دیگر متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ ابتدائی تحقیقات کے بعد پولیس نے تین ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے، جبکہ اس بات کی بھی چھان بین کی جا رہی ہے کہ آیا حملے میں مزید افراد بھی شامل تھے یا نہیں۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ واقعے کی مختلف زاویوں سے تحقیقات جاری ہیں اور سی سی ٹی وی فوٹیج سمیت دیگر شواہد اکٹھے کیے جا رہے ہیں۔

بی ایم سی کا "پیڈیسٹرین فرسٹ" مشن شروع

ممبئی کے 320 کلو میٹر فٹ پاتھوں سے تجاوزات ہٹائی جائیں گی

پیدل چلنے والوں کو محفوظ اور رکاوٹ سے پاک راستے فراہم کرنے کے لیے شہر گیر مہم، غیر قانونی قبضوں اور تجاوزات کے خلاف سخت کارروائی کا آغاز

ممبئی: برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے شہر بھر میں "پیڈیسٹرین فرسٹ" مہم کا آغاز کر دیا ہے، جس کے تحت پہلے مرحلے میں ممبئی کے 320 کلومیٹر طویل فٹ پاتھوں کو تجاوزات، غیر قانونی قبضوں، غیر مجاز ہاکروں اور دیگر رکاوٹوں سے پاک کیا جائے گا۔ اس مہم کا مقصد پیدل چلنے والوں کے لیے محفوظ، آسان اور بلا رکاوٹ راستے فراہم کرنا اور سڑکوں پر حادثات کے امکانات کو کم کرنا ہے۔

میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے تمام وارڈ افسران کو ہدایت دی ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے اپنے علاقوں میں مہم شروع کریں اور فٹ پاتھوں پر قائم تمام غیر قانونی تجاوزات کو ہٹائیں۔ کمشنر نے مختلف علاقوں کا دورہ کرتے ہوئے رام گنیش گڈکری روڈ اور ایس وی روڈ پر جاری کارروائی کا جائزہ بھی لیا اور متعلقہ حکام کو مہم تیز کرنے کی ہدایت دی۔ بی ایم سی کے مطابق پہلے مرحلے میں شہر کے مختلف اہم راستوں کو ترجیح دی گئی ہے۔ صرف کے ویسٹ وارڈ میں 355 سڑکوں میں سے 27 سڑکوں کا انتخاب کیا گیا ہے، جہاں تقریباً 37.7 کلومیٹر فٹ پاتھوں کو تجاوزات سے پاک کیا جائے گا۔ بعد ازاں یہ مہم دیگر علاقوں تک بھی توسیع دی جائے گی۔ کارپوریشن حکام کا کہنا ہے کہ فٹ پاتھوں پر غیر قانونی قبضوں کے باعث شہریوں، بزرگوں، خواتین، بچوں اور معذور افراد کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اکثر لوگ مجبوراً سڑک پر چلتے ہیں، جس سے حادثات کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اسی لیے اس مہم کے ذریعے فٹ پاتھوں کو ان کے اصل مقصد یعنی پیدل چلنے والوں کے استعمال کے لیے بحال کیا جائے گا۔ شہری منصوبہ بندی کے ماہرین نے بی ایم سی کے اس اقدام کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر مہم مستقل بنیادوں پر جاری رہی اور تجاوزات دوبارہ قائم نہ ہونے دی گئیں تو ممبئی میں پیدل چلنے والوں کے لیے بہتر اور محفوظ شہری ماحول فراہم کرنے میں نمایاں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

گھاٹ کوپر حادثہ میں ملوث نابالغ لڑکے نے ہائی کورٹ سے راحت ملنے کے بعد امتحان میں شرکت کی

ممبئی (یو این آئی) ممبئی کے مضافات گھاٹ کوپر سڑک حادثہ معاملے کا سامنا کرنے والے نابالغ ملزم نے آج بروز جمعرات ممبئی ہائی کورٹ کی جانب سے عبوری راحت ملنے کے بعد امتحان میں شرکت کی۔ ممبئی سیشن کورٹ نے اسکی ضمانت منسوخ کردی تھی اور اسے اصلاحی مرکز میں رکھے جانے کا حکم دیا تھا۔ لڑکے کے اہل خانہ نے سیشن کورٹ کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے ہائی کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ بدھ کے روز، اس کے وکیل نے یہ کہتے ہوئے فوری راحت کی درخواست کی کہ نابالغ کو جمعرات سے 8 اگست تک امتحانات میں شرکت کرنا ہے۔ عرضی پر غور کرنے کے بعد ہائی کورٹ نے سیشن کورٹ کے حکم پر روک لگا دی اور نابالغ کو امتحانات میں شرکت کی اجازت دے دی اور معاملے کی سماعت 17 اگست تک ملتوی کر دی۔ واضح رہے کہ 5 فروری ایک تیز رفتار ایس یو وی، جو مبینہ طور پر نابالغ کے ذریعہ چلائی گئی، گھاٹ کوپر میں ایک اسکوٹر سے ٹکرا گئی، جس سے دھرمل پٹیل اور اس کی بیوی مینل شدید طور پر زخمی ہو گئے۔

مہاراشٹر میں ڈاکٹروں کی ہڑتال جزوی طور پر ختم

معمول کی طبی خدمات آج سے بحال، احتجاج جاری رہے گا

ممبئی: بمبئی ہائی کورٹ کی سخت مداخلت کے بعد مہاراشٹر بھر کے سرکاری اسپتالوں میں تعینات ریزیڈنٹ ڈاکٹروں نے جمعہ سے معمول کی طبی خدمات دوبارہ شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس فیصلے سے ریاست کے لاکھوں مریضوں کو بڑی راحت ملے گی، تاہم مہاراشٹر ایسوسی ایشن آف ریزیڈنٹ ڈاکٹرس (MARD) نے واضح کیا ہے کہ ان کا احتجاج ختم نہیں ہوا بلکہ مطالبات کی منظوری تک دیگر جمہوری طریقوں سے جاری رہے گا۔ گزشتہ چند روز سے جاری ہڑتال کے باعث سرکاری اسپتالوں میں او پی ڈی، معمول کی سرجریاں اور دیگر طبی خدمات شدید متاثر ہو گئی تھیں۔ ریزیڈنٹ ڈاکٹروں نے ریاستی حکومت کے اس فیصلے کے خلاف احتجاج شروع کیا تھا جس کے تحت مخصوص تربیت یافتہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کو مہاراشٹر میڈیکل کونسل میں رجسٹریشن دے کر جدید (ایلوپیتھک) ادویات کے استعمال کی اجازت دینے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ ڈاکٹروں کا مؤقف ہے کہ اس اقدام سے مریضوں کی سلامتی اور جدید طبی نظام کے معیار پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ سماعت کے دوران بمبئی ہائی کورٹ نے ہڑتال پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے سوال کیا کہ اگر ہڑتال کے دوران مریضوں کی جان چلی جائے تو کیا اسے واپس لایا جا سکتا ہے؟ عدالت نے ڈاکٹروں کو فوری طور پر کام پر واپس آنے کی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ عوام کی صحت اور جانوں کا تحفظ اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ عدالت نے یہ بھی عندیہ دیا کہ ہڑتال جاری رہنے کی صورت میں تنخواہوں کی ادائیگی جیسے معاملات پر بھی غور کیا جا سکتا ہے۔ عدالتی کارروائی کے بعد انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن (IMA) نے بھی اپنی ہڑتال کی حمایت واپس لینے کا اعلان کیا، جس کے بعد مارڈ نے مریضوں کے وسیع تر مفاد میں معمول کی طبی خدمات بحال کرنے کا فیصلہ کیا۔ تاہم تنظیم نے واضح کیا کہ احتجاج مختلف طریقوں سے جاری رہے گا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ متنازعہ حکومتی فیصلے پر فوری نظر ثانی کی جائے۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ خدمات کی بحالی سے سرکاری اسپتالوں میں مریضوں کا بڑھتا ہوا بوجھ کم ہوگا، تاہم حکومت اور ڈاکٹروں کے درمیان جاری تنازع کا مستقل حل نکالنا ضروری ہے تاکہ مستقبل میں صحت عامہ کا نظام دوبارہ متاثر نہ ہو۔

آسام قیامت خیز سیلاب متاثرین کی امداد کے لئے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی عوام الناس سے دردمندانہ اپیل

اس وقت آسام کے مختلف اضلاع اور مقامات سیلاب سے شدید متاثر ہیں، لاکھوں افراد بے گھر ہو گئے ہیں اور کھلے آسمان کے نیچے زندگی گذارنے پر مجبور ہیں۔ کھانے پینے کی اشیاء، پہننے اوڑھنے کے کپڑے اور دیگر ضروری چیزیں تباہ و برباد ہونے کی وجہ سے لوگ انتہائی پریشانی کے عالم میں ہیں، خصوصا آسام کے بالائی اضلاع شیوا ساگر، چرائیڈیو اور جورہاٹ اس وقت قیامت خیز سیلابی تباہ کاریوں سے دوچار ہیں، جمعیۃ علماء آسام کی جانب سے موصول شدہ رپورٹ کے مطابق مجموعی طور پر 500 سے زائد دیہاتوں میں 7400 مکانات مکمل طور پر تباہ اور 36500 سے زائد مکانات جزوی طور پر متاثر ہوئے ہیں سیکڑوں مساجد زیر آب ہو کر تباہ ہو چکی ہیں۔ 84000 ہیکٹر فصلیں برباد ہو چکی ہیں، متاثرہ علاقوں میں اس وقت خوراک، پینے کے صاف پانی، ادویات، کپڑوں اور عارضی رہائش کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے اس نازک گھڑی میں متاثرین کی امداد ہم سب کا شرعی، اخلاقی و دینی فریضہ ہے۔

جمعیۃ علماء ہند ہمیشہ قدرتی آفات میں خدمت خلق کو اپنی دینی و ملی ذمہ داری سمجھتی رہی ہے۔ چنانچہ جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم حضرت مولانا **سید محمود اسعد مدنی** صاحب دامت برکاتہم کی ہدایت پر جمعیۃ علماء صوبہ آسام کے صدر حضرت مولانا بدرالدین اجمل قاسمی صاحب کی نگرانی میں جمعیۃ علماء آسام اپنی وسعت کے مطابق متاثرین کی امداد میں مصروف ہے۔ جمعیۃ کی امدادی ٹیمیں متاثرہ علاقوں میں امداد و راحت رسانی کے لئے سرگرم ہیں متاثرہ خاندانوں تک راشن، صاف پانی، ادویات، حفظان صحت کا سامان، ترپال، کمبل و دیگر ضروری اشیاء پہونچا رہی ہیں۔ تاہم جس قدر تباہی ہوئی ہے اس کے مدنظر وسیع پیمانے پر تعاون کی سخت ضرورت ہے۔

تمام اہل خیر حضرات سے پر خلوص اپیل ہے کہ اس نازک گھڑی میں فراخ دلی کے ساتھ تعاون کریں۔ اکاؤنٹ کی تفصیل

Account Name: Jamiat Ulama -I- Maharashtra
Account No.: 917010047364747
Bank Name : Axis Bank Ltd.
IFS CODE : UTIB0000465
Lamington Road Branch Mumbai

چندہ دینے والے حضرات اپنا نام، پتہ، رقم کی تفصیلات اور ٹرانزیکشن نمبر 7977600391 / 8169403016 / 9930523437 واٹس ایپ کردیں، ان شاء اللہ رسید بھیج دی جائے گی۔

اپیل کنندگان
- حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) 9422657332
- حضرت مولانا محمد ابراہیم قاسمی صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مہاراشٹر)

شائع کردہ: شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء مہاراشٹر شاپ 7۔ زین العابدین بلڈنگ بھنڈی بازار ممبئی۔ 400003
رابطہ نمبرات 9930523437 /7977600391

Anjuman-I-Islam's
M. H. SABOO SIDDIK POLYTECHNIC D.T.E. CODE 3026
(Government of Maharashtra Aided Institution)
Approved by A.I.C.T.E. New Delhi, D.T.E. (M.S.) & Affiliated to M.S.B.T.E.
8, Saboo Siddik Polytechnic Road, Byculla, Mumbai - 400008. Tel: (O) 2308 4881 / 82
Email: principal@mhssp.ac.in Website: www.mhssp.ac.in

ADMISSION NOTIFICATION 2026-27

POST SSC & DIRECT SECOND YEAR DIPLOMA COURSES IN ENGINEERING

Applications are invited for admission to First Year & Direct Second Year Diploma (Aided & Un-Aided) Courses **Against Vacant Seats for CAP & NON CAP** if any and for **20% Institute Level Quota** (for First Year Full Time Dilpoma Un-Aided Courses only).

Sr. No.	Courses	Aided / Un-Aided	Intake Capacity	Institute Level Quota 20%
1	CIVIL ENGINEERING (CE)	Aided	60	–
2	MECHANICAL ENGINEERING (ME)	Aided	60	–
3	ELECTRICAL ENGINEERING (EE)	Aided	60	–
4	COMPUTER ENGINEERING (CO)	Aided	60	–
5	MECHANICAL ENGINEERING (ME)	Un-Aided	60	12
6	ELECTRONICS & TELECOMM. ENGG. (EJ)	Un-Aided	60	12
7	INFORMATION TECHNOLOGY (IF)	Un-Aided	60	12
8	COMPUTER ENGINEERING (CO)	Un-Aided	60	12
9	ARTIFICIAL INTELLIGENCE & MACHINE LEARNING (AN)	Un-Aided	60	12
10	INTERIOR DESIGNING & DECORATION (IDD)	Un-Aided	80	16

Note:-
1. Only those candidates who have filled, verified & confirmed documents at facilitation Centers shall be eligible for admission for all types of seats / quota (except IDD).
2. Candidates are required to fill Registration Form at our Institute for against CAP/ 20% Institute Level Quota. Last date for sale & acceptance of application form will be 07th August, 2026.
3. Refer the admission schedule & notification for First Year and Direct Second Year on DTE / Institute Website www.dte.maharashtra.gov.in / www.mhssp.ac.in
4. Interior Designing & Decoration (IDD) Non-AICTE Course, admissions are OFFLINE and have to be applied at Institute only up to 07th August, 2026.
5. All admission and eligibility will be as per the rules / norms of DTE.

Dr. Zahir I. Kazi
(Padma Awardee 2024) Hon. President Anjuman-I-Islam

لکھنؤ: رسڑا سے بی ایس پی کے ایم ایل اے اوماشنکر سنگھ کی میت پر گلہائے عقیدت پیش کرتے ہوئے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ۔

یوگی حکومت نے ”مدرسہ تنخواہ بل“ کو منسوخ کردیا

مدارس کے اساتذہ کو وقت پر تنخواہ ملنے کا راستہ مکمل طور پر بند

لکھنؤ: (پی این ایس) یوگی آدتیہ ناتھ حکومت نے سماجوادی پارٹی حکومت میں منظور کیے گئے 'مدرسہ تنخواہ بل' کو ختم کر دیا ہے۔ 2016 میں منظور کیے گئے 'اتر پردیش مدرسہ (اساتذہ اور دیگر ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی) بل 2016' کو مقننہ کے دونوں ایوانوں سے یوگی حکومت نے واپس لے لیا۔ اس کے ساتھ ہی تقریباً ایک دہائی سے زیر التوا اس بل کا باب اپنے اختتام کو پہنچ گیا ہے۔ یہ بل قانونی اور آئینی وجوہات کے سبب نافذ نہیں ہو پایا تھا۔ گورنر اور بعد میں مرکزی حکومت کی جانب سے اٹھائے گئے اعتراضات کی وجہ سے اس بل کو منظوری نہیں مل سکی تھی۔ اب یوگی حکومت نے اسے باضابطہ طور پر واپس لے کر اس پر پابندی عائد کردی ہے۔ سماجوادی پارٹی حکومت نے 2016 میں مدارس کے اساتذہ اور دیگر ملازمین کی وقت پر تنخواہوں کو یقینی بنانے کے مقصد سے اس بل کو قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل میں پاس کیا تھا۔ حکومت نے دلیل دی تھی کہ اس کے ذریعہ مدارس کے ملازمین کو باقاعدگی سے تنخواہیں ملنے کو یقینی بنایا جائے گا اور ادائیگی میں تاخیر کے لیے جوابدہی طے کی جائے گی۔ بل میں التزام کیا گیا تھا کہ اگر مدارس کے اساتذہ اور ملازمین کی تنخواہیں وقت پر ادا نہیں کی جاتی ہیں تو ذمہ دار افسران کے خلاف فوجداری مقدمہ درج کیا جا سکتا ہے۔ اسی التزام اور دیگر نکات کے حوالے سے قانونی اور آئینی سوالات اٹھائے گئے تھے۔ دونوں ایوانوں میں بل پاس ہونے کے بعد اس وقت کے گورنر رام نائک کے پاس بھیجا گیا تھا۔ گورنر نے بل کی بعض شقوں پر عدم اتفاق کا اظہار کیا اور اپنی منظوری دینے کے بجائے صدر جمہوریہ کے پاس بھیج دیا۔ آئین کے التزامات کے تحت ایسے معاملات میں صدر کی رضامندی ضروری ہوتی ہے۔ خصوصاً بل میں جب آئینی یا قانونی پریشانیاں درپیش ہوں۔ صدر تک پہنچنے کے بعد مرکزی وزارت داخلہ نے اس بل کی جانچ کی۔ جانچ پڑتال کے دوران بل کی متعدد شقوں پر اعتراضات کیے گئے۔ وزارت داخلہ نے تسلیم کیا کہ کچھ دفعات قانونی اور آئینی طور پر درست نہیں ہیں۔ اس کے بعد مرکز کی جانب سے اس بل کو واپس لینے کا مشورہ دیا گیا۔ یہی وجہ رہی کہ یہ قانون کبھی وجود میں نہیں آسکا اور برسوں تک زیر التواء رہا۔ اب یوگی آدتیہ ناتھ حکومت نے زیر التواء بل کو مقننہ کے دونوں ایوانوں سے واپس لے لیا ہے۔ حکومت کا ماننا ہے کہ جب کسی بل کو آئینی منظوری نہیں ملی اور وہ کبھی نافذ نہیں ہوا تو اسے زیر التوار کھنے کا کوئی جواز نہیں۔ دونوں ایوانوں سے دستبرداری کے ساتھ ہی یہ بل قانون سازی کے عمل سے مکمل طور پر ختم ہوگیا ہے۔ بل میں سب سے زیادہ بحث اس شق پر ہوئی تھی، جس میں تنخواہ کی ادائیگی میں تاخیر ہونے پر متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی ہو۔ قانونی ماہرین کا خیال تھا کہ اس طرح کی شق بہت سے انتظامی اور آئینی سوالات کو جنم دیتی ہے۔ اس کے علاوہ بعض دیگر دفعات کے حوالے سے یہ خدشہ بھی ظاہر کیا گیا کہ وہ موجودہ قوانین اور انتظامی نظام سے میل نہیں کھاتے۔ یہی وجہ رہی کہ گورنر اور بعد میں مرکزی حکومت نے اعتراض کیا تھا۔

مقابلہ جاتی امتحان میں طلباء کے مستقبل کے ساتھ سمجھوتہ نہیں: ہائی کورٹ

پریاگراج: (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ۔ٹی جی ٹی انگلش امتحان میں بڑی تعداد میں غلط سوالات کے معاملے نے اب قانونی موڑ لے لیا ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے اس لاپرواہی کو انتہائی سنگین سمجھتے ہوئے واضح طور پر اشارہ دیا ہے کہ مقابلہ جاتی امتحانات میں طلبہ کے مستقبل کے ساتھ کوئی سمجھوتہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ عدالت نے امتحان کرانے والے کمیشن کے سیکریٹری اور کنٹرولر امتحانات کو طلب کرتے ہوئے تحریری ضمانت طلب کی کہ آئندہ ایسی غلطیاں نہیں دہرائی جائیں گی۔ یہ کیس ٹی جی ٹی انگلش امتحان سے متعلق ہے، جس میں تقریباً 25 فیصد سوالات پر اعتراضات اٹھائے گئے تھے۔ مسابقتی امتحانات میں جہاں ہر ایک نمبر امیدوار کے رینک اور سلیکشن کا تعین کرتا ہے، ہائی کورٹ نے اتنے بڑے پیمانے پر ہونے والی غلطی کو انتہائی سنگین غفلت قرار دیا۔ چنانچہ عدالت نے سخت موقف اختیار کرتے ہوئے کمیشن سے وضاحت طلب کی ہے۔ سماعت کے دوران ہائی کورٹ نے کمیشن کے سیکرٹری اور کنٹرولر امتحانات کو ذاتی طور پر پیش ہونے کی ہدایت کی۔ عدالت نے سوال کیا کہ سوالیہ پرچوں کی تیاری اور جانچ کے عمل میں اتنی بڑی غلطی کیسے ہوسکتی ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ محض زبانی یقین دہانیاں کافی نہیں ہوں گی۔ کمیشن کو ایک حلف نامہ داخل کرنا ہوگا اور تحریری یقین دہانی کرانی ہوگی کہ مستقبل میں ہونے والے مقابلہ جاتی امتحانات میں غلط سوالات شامل نہیں کیے جائیں گے۔ ہائی کورٹ نے کمیشن سے کہا ہے کہ وہ نہ صرف حلف نامہ پیش کرے بلکہ ایک تفصیلی ایکشن پلان بھی پیش کرے۔ عدالت جاننا چاہتی ہے کہ مستقبل میں غلطیوں سے پاک سوالیہ پرچے کی تیاری کو یقینی بنانے کے لیے کیا ٹھوس اقدامات کیے جائیں گے۔ اس کے تحت حلف نامے میں تمام پہلوؤں جیسا کہ سوالیہ پرچہ ترتیب دینے والوں کی جوابدہی، ملٹی لیول تصدیقی نظام اور حتمی تصدیقی عمل کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ عدالت نے تسلیم کیا کہ بھرتی کے امتحانات میں اس طرح کی غلطیاں امیدواروں کے مستقبل کو براہ راست متاثر کرتی ہیں۔ اکثر، پیپر کی غلطیوں، پیپر لیک ہونے یا دیگر تنازعات کی وجہ سے بھرتی کا عمل برسوں سے رک جاتا ہے، جس سے ہزاروں امیدواروں کو نقصان ہوتا ہے۔ اس پس منظر میں ہائی کورٹ نے کہا کہ امتحانی نظام میں احتساب اور شفافیت کو یقینی بنانا کمیشن کی ذمہ داری ہے اور کسی بھی سطح پر لاپرواہی ناقابل قبول ہے۔ ہائی کورٹ نے اگلی سماعت یکم ستمبر کو مقرر کی ہے۔ اس تاریخ کو کمیشن کے سکریٹری اور امتحانات کے کنٹرولر کو دوبارہ عدالت میں پیش ہونا ہوگا۔ انہیں ایک تحریری حلف نامہ اور مستقبل میں غلطی سے پاک سوالیہ پرچوں کو یقینی بنانے کے لیے ایک ایکشن پلان بھی جمع کرنے کی ضرورت ہوگی۔

اب راہل گاندھی 8 اگست کو طلباء سے کریں گے مکالمہ: اجے رائے

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر اجے رائے نے اعلان کیا ہے کہ لوک سبھا میں اپوزیشن کے لیڈر راہل گاندھی 8 اگست کو پریاگ راج میں طلباء سے بات چیت کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ تقریب شام 5 بجے کے پی کالج گراؤنڈ میں ہوگی۔ پریس کانفرنس کے دوران اجے رائے نے راہل گاندھی کا شیڈول بھی شیئر کیا۔ ان کے مطابق راہل گاندھی صبح 3:15 بجے پریاگ راج پہنچیں گے، آنند بھون میں قیام کریں گے اور شام 6 بجے سے رات 8:30 بجے تک طلبہ سے بات چیت کریں گے۔ اجازت مل گئی، تمام کاغذی کارروائی مکمل ہوگئی: پروگرام کی اجازت سے متعلق اٹھنے والے سوالات کے بارے میں اجے رائے نے کہا کہ کانگریس پارٹی کے پاس اس تقریب کے لیے جائز اجازت ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان کے پاس 30 جولائی کی اجازت کی رسید ہے اور تمام ضروری کاغذی کارروائی مکمل کر لی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کارکنان تیاریوں میں مصروف ہیں اور تقریب شیڈول کے مطابق ہوگی۔ اجے رائے نے یقین ظاہر کیا کہ انتظامیہ مکمل تعاون فراہم کرے گی۔ دراصل کے پی کالج گراؤنڈ میں تجویز اس پروگرام کی اجازت کے پی ٹرسٹ نے منسوخ کردی تھی۔ ٹرسٹ نے الہ آباد ہائی کورٹ کے حکم اور کالج کی تعلیمی سرگرمیوں کو اس کی وجہ بتائی۔ اس کے بعد کانگریس کی قانونی ٹیم سرگرم ہوگئی اور اجے رائے کی قیادت میں ایک وفد پولیس لائنز پہنچا اور اے ڈی سی پی اجے شرما سے ملاقات کی۔ اجے رائے نے الزام لگایا کہ حکومت کے دباؤ میں اجازت واپس لی گئی۔

ایودھیا سے پون پانڈے ہوں گے ایس پی امیدوار

سماجوادی پارٹی صدر اکھلیش یادو کا واضح اشارہ

لکھنؤ: (پی این ایس) جب کہ اتر پردیش اسمبلی انتخابات کی رسمی تیاری ابھی شروع نہیں ہوئی ہے، ایس پی نے اپنا پہلا بڑا انتخابی پیغام ایودھیا سے دیا ہے۔ لکھنؤ میں منعقد ایک پروگرام میں قومی صدر اکھلیش یادو نے اسٹیج سے سابق وزیر پون پانڈے کے نام کا ذکر کیا۔ سیاسی حلقوں میں اسے محض انتخابی تبصرے کے طور پر نہیں بلکہ ایودھیا اسمبلی سیٹ کے لیے پارٹی کی حکمت عملی کے عوامی اشارے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ جنیشور مشرا کے یوم پیدائش کے موقع پر بدھ کو لکھنؤ پارٹی دفتر میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ ایس پی سربراہ نے اسٹیج سے کہا کہ پون پانڈے ایودھیا سے بھاری مارجن سے جیتیں گے۔ ایس پی نے ابھی تک کسی بھی اسمبلی سیٹ کے لیے امیدواروں کا باضابطہ اعلان نہیں کیا ہے۔ ایسے میں ریاست کی سب سے باوقار سیٹوں میں سے ایک ایودھیا پر پون پانڈے کا اعتماد کئی لحاظ سے اہم سمجھا جاتا ہے۔ اصل میں پورہ بلاک کے کرشنا پور کے رہنے والے، تیج نارائن پانڈے طویل عرصے سے ضلع میں سماج وادی پارٹی کا سب سے نمایاں چہرہ رہے ہیں۔

2012 کے اسمبلی انتخابات میں انہوں نے بی جے پی کے تجربہ کار للو سنگھ کو شکست دے کر ایک بڑا سیاسی ہلچل مچایا تھا۔ پانچ بار کے ایم ایل اے للو سنگھ کی شکست کو اس وقت بھگوا سیاست کے لیے ایک بڑا جھٹکا سمجھا جا رہا تھا۔ انہیں اکھلیش یادو حکومت میں وزیر مملکت بھی بنایا گیا تھا۔ تب سے، پون ایودھیا میں ایس پی کی سیاست میں مرکزی شخصیت بنے ہوئے ہیں۔ پون کا قد بھی پارٹی تنظیم میں مسلسل بڑھ رہا ہے۔ وہ اکھلیش یادو کے قریبی ساتھیوں میں سے ایک مانے جاتے ہیں۔ قومی ترجمان کے طور پر وہ ٹی وی مباحثوں میں پارٹی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ وہ ایودھیا سے متعلق تمام بڑے سیاسی اور سماجی مسائل میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔ انہوں نے رام مندر عطیہ چوری کے معاملے کی بھی پرزور وکالت کی اور بی جے پی حکومت پر سوال اٹھایا۔ سیاسی ماہرین کے مطابق رام مندر کی تعمیر کے بعد پہلا اسمبلی انتخاب بی جے پی اور سماج وادی پارٹی دونوں کے لیے وقار کا انتخاب ہوگا۔ اکھلیش یادو کی جانب سے عوامی پلیٹ فارم پر پون کے نام کا کھلے عام ذکر کرتے ہوئے انہیں جیت کا چہرہ قرار دینے کو پارٹی کارکنوں کے لیے واضح پیغام کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ دریں اثنا، سابق وزیر پون پانڈے نے کہا کہ وہ قومی صدر اور عوام کی توقعات پر پورا اترنے کی کوشش جاری رکھیں گے۔ وہ اور ان کا خاندان پارٹی کے ان پر اعتماد کے مقروض ہیں۔

کربلا: شرفِ غلامی، تجدیدِ وفا و تجدیدِ بیعت کی روح پرور تقریب

کربلا مقدس (عراق): سرزمینِ کربلا پر ہندوستان کے دو ممتاز اردو اخبارات صحافت کے ایڈیٹر جناب امان عباس اور روزنامہ صدائے حسینی کے ایڈیٹر سید جعفر حسین نے مولا امام حسینؑ کے

روضہ اقدس پر حاضری دی اور شرفِ غلامی، تجدیدِ وفا اور تجدیدِ بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر دونوں مدیران نے امام حسینؑ اور شہدائے کربلا کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ حق، صداقت، انصاف اور پیغامِ اہلِ بیتؑ کی ترویج کے لیے اپنی صحافتی خدمات پوری دیانت داری کے ساتھ جاری رکھیں گے۔ اس موقع پر امتِ مسلمہ کے اتحاد، امنِ عالم، زائرینِ اربعین کی سلامتی، ہندوستان کی ترقی اور تمام اہلِ ایمان کے لیے خصوصی دعائیں بھی کیں۔

لکھیم پور کھیری: آشیش مشرا کو سپریم کورٹ سے راحت نہیں

لکھیم پور کھیری: (پی این ایس) لکھیم پور کھیری تشدد کیس کے اہم ملزم آشیش مشرا کو سپریم کورٹ سے بڑا جھٹکا لگا ہے۔ جمعرات کو عدالت نے ان کی ضمانت کی شرائط میں مزید نرمی کرنے سے انکار کر دیا۔ چیف جسٹس (سی جے آئی) سوریہ کانت، جسٹس جویمالیہ باغچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ نے ان کی آبائی جگہ جانے اور خاندانی تقریبات میں شرکت کی اجازت دینے کی درخواست کو مسترد کردیا۔ سماعت کے دوران، آشیش مشرا کے وکیل نے کہا کہ موجودہ پابندیوں کی وجہ سے، وہ اپنی بیٹیوں کی سالگرہ جیسے خاندانی تقریب میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں۔ سی جے آئی نے کہا کہ اس وقت اس درخواست پر غور کرنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے اور درخواست کو خارج کر دیا۔ سینئر ایڈوکیٹ پرشانت بھوشن نے، متاثرہ کسان کی نمائندگی کرتے ہوئے الزام لگایا کہ

مقدمہ جلد بازی میں چلایا جا رہا ہے، جس کے نتیجے میں فہرست سے کئی اہم اور عینی شاہدین کو خارج کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں درخواست دائر کرنے کا مشورہ دیا۔ عدالت نے واضح کیا کہ ایسے معاملات پہلے ماتحت عدالت کے سامنے اٹھائے جائیں۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ نچلی عدالت فیصلہ کرے گی کہ کون سے گواہ اہم ہیں۔ 3 اکتوبر 2021 کو لکھیم پور کھیری کے تکونیا میں کسانوں کے احتجاج کے دوران چار کسانوں سمیت آٹھ افراد مارے گئے۔ کسانوں کو مبینہ طور پر ایک ایس یو وی نے چڑھا دیا۔ اس کے بعد ہجوم نے ڈرائیور اور دو بی جے پی کارکنوں کو پیٹ پیٹ کر مار ڈالا۔ تشدد میں ایک صحافی بھی مارا گیا۔ دسمبر 2023 میں، نچلی عدالت نے آشیش مشرا سمیت 13 ملزمان کے خلاف قتل، مجرمانہ سازش اور دیگر جرائم کے لیے الزامات طے کیے تھے۔ مقدمے کی سماعت جاری ہے۔

ایودھیا پہنچنے پر برج بھوشن شرن سنگھ کا زوردار استقبال

ایودھیا: (پی این ایس) خاتون پہلوانوں کے جنسی استحصال معاملہ میں دہلی کی راؤز ایونیو کورٹ سے بری ہونے کے ایک دن بعد سابق ایم پی برج بھوشن شرن سنگھ جمعرات کو ایودھیا پہنچے۔ دہلی سے ایودھیا کے مہارشی والمیکی بین الاقوامی ہوائی اڈے پر اترنے کے بعد ان کا حامیوں نے ہار پہنا کر اور زوردار نعروں کے ساتھ شاندار استقبال کیا۔ اس دوران ”شیر آیا، شیر آیا“ کے نعرے پورے جلوس میں گونجتے رہے اور تقریباً 100 گاڑیوں پر مشتمل ان کے قافلے نے ایودھیا لکھنؤ ہائی وے پر بڑے پیمانے پر جام کے حالات بن گئے۔ ہوائی اڈے سے شاہراہوں پر لگا لوگوں کا ہجوم: برج بھوشن شرن سنگھ جیسے ہی ایودھیا ہوائی اڈے پر پہنچے، حامیوں کے ایک بڑے ہجوم نے ہار پہنائے اور مبارکبادی گیتوں سے ان کا استقبال کیا۔ ہوائی اڈے سے نکلنے کے بعد ان کا قافلہ پریاگ راج ہائی وے اور لکھنؤ ہائی وے سے گزرا۔ ہزاروں حامیوں اور چار پہیہ گاڑیوں نے سڑکوں پر قطاریں لگادیں، جس سے دونوں شاہراہوں پر کئی مقامات پر بڑے پیمانے پر ٹریفک جام ہوگیا، جس سے ٹریفک میں شدید خلل پڑا۔ سابق ایم پی کو کھلی جیپ سے لوگوں کا استقبال کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ ہنومان گڑھی میں درشن کے بعد وہ ستیہ میو جیتے ریلی کے لیے روانہ: ایودھیا پہنچنے کے بعد برج بھوشن شرن سنگھ نے سب سے پہلے مشہور ہنومان گڑھی مندر کا درشن کیا اور آشیرواد حاصل کیا۔ اس کے بعد وہ گونڈہ کے نندنی نگر میں منعقدہ ستیہ میو جیتے ریلی میں شرکت کیلئے روانہ ہوگئے۔ اس ریلی کو برج بھوشن کے کورٹ سے بری ہونے کے بعد ہونے والے پہلے عوامی تقریب کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ جس کی سیاسی اہمیت بھی کافی زیادہ مانی جا رہی ہے۔ پرتیک بھوشن شرن سنگھ نے کیا عظیم الشان ریلی کا اہتمام: اس موقع پر برج بھوشن شرن سنگھ کے بیٹے اور ایم ایل اے پرتیک بھوشن شرن سنگھ نے کہا کہ ان کے والد کو عدالت نے بری کر دیا ہے اور اس خوشی کے موقع کو منانے کے لیے ان کے حامیوں کی طرف سے اس عظیم الشان استقبال اور زبردست ریلی کا انعقاد کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ عوام کا احسان ہے اور اسی اعتماد کے ساتھ عوام کی خدمت جاری رکھیں گے۔ شاندار استقبال نے واضح کر دیا کہ علاقے میں برج بھوشن کی مقبولیت میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔

لکھنؤ: بی ایس پی کے واحد ممبر اسمبلی اوماشنکر کا انتقال

اسمبلی میں بسپا کی نمائندگی صفر، مایاوتی نے پیش کیا خراج عقیدت

لکھنؤ: (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کے سینئر لیڈر اور بلیا کی رسڑا اسمبلی سیٹ سے تین بار ایم ایل اے رہ چکے اوماشنکر سنگھ (55) کا بدھ کی رات انتقال ہوگیا۔ وہ پچھلے دو سال سے دماغی کینسر سے لڑ رہے تھے۔ امریکہ میں علاج کے بعد ان کی صحت بگڑنے کے بعد، انہیں دو دن قبل گروگرام کے فورٹس اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا، جہاں انہوں نے آخری سانس لی۔ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ، ایس پی صدر اکھلیش یادو اور اسمبلی اسپیکر ستیش مہانا سمیت کئی سرکردہ لیڈروں نے ان کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ جمعرات کو بی ایس پی سپریمو مایاوتی نے لکھنؤ میں ان کی رہائش گاہ پر جا کر انہیں دلی خراج عقیدت پیش کیا۔ بظاہر جذباتی مایاوتی نے کہا کہ اوماشنکر سنگھ نے ان کے ساتھ ایک حقیقی بہن کی طرح سلوک کیا اور وہ ہر سال رکشا بندھن پر راکھی باندھنے دہلی یا لکھنؤ آتے تھے۔ انہوں نے کہا، دلت برادری کے باہر سے بہت سے لوگ پارٹی میں آئے اور انہیں دھوکہ دیا، لیکن اوماشنکر نے کبھی بی ایس پی کو دھوکہ نہیں دیا۔“ مایاوتی نے اعلان کیا کہ پارٹی اس مشکل وقت میں ان کے کنبہ کے ساتھ کھڑی ہے اور اگر ان کا بیٹا سیاست میں آنا چاہتا ہے تو بی ایس پی انہیں پوری حوصلہ افزائی اور مدد فراہم کرے گی۔ بلیا کے کھنوار گاؤں کے رہنے والے اوماشنکر سنگھ نے اپنے سیاسی سفر کا آغاز طلبہ سیاست سے کیا۔ انہوں نے ایک ایس سی کالج کے جنرل سکریٹری اور بعد میں ضلع پنچایت ممبر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ 2012 میں پہلی بار رسڑا سے ایم ایل اے بننے کے بعد، انہوں نے 2017 اور 2022 کے انتخابات میں شاندار کامیابیاں حاصل کیں۔ وہ یوپی حکومت میں وزیر دنیش پرتاپ سنگھ کے سمدھی بھی تھے۔ ان کی موت سے اتر پردیش قانون ساز اسمبلی میں بی ایس پی کی نمائندگی صفر ہوگئی ہے، جسے پوروانچل میں پارٹی کے لیے ایک بڑا سیاسی دھچکا سمجھا جا رہا ہے۔

کانوڑیوں کے راستہ پر جانے سے پرہیز کریں: دارالعلوم دیوبند

سہارنپور: (پی این ایس) اس وقت ہندوستان میں 'کانوڑ یاترا' زوروں پر ہے۔ کانوڑ یاترا کے دوران کئی مقامات سے تصادم کی خبریں بھی سامنے آئی ہیں۔ کہیں کانوڑیوں نے پولیس کی پٹائی کی ہے، تو کہیں اسٹوڈنٹس کی گاڑی پر کانوڑیوں نے حملہ کیا ہے۔ کانوڑ یاترا کی وجہ سے کئی مقامات پر ٹریفک جام کا بھی سامنا کرنا پڑ رہا ہے، جس سے کئی بار تصادم والے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس درمیان سہارنپور واقع مشہور تعلیمی ادارہ دارالعلوم دیوبند نے اپنے طلبا کی سیکورٹی کو یقینی بنانے کے لیے ایک اہم پیش رفت کی ہے۔ دارالعلوم دیوبند نے چل رہی کانوڑ یاترا کے پیش نظر اپنے طلبا کے لیے خصوصی ایڈوائزری جاری کی ہے۔ ادارہ طلبا سے کہا ہے کہ وہ احتیاطاً کانوڑ یاترا والے راستوں اور بھیڑ بھاڑ والے علاقوں میں بلاضرورت جانے سے پرہیز کریں۔ بدھ کی شام جاری تحریری حکم میں ہاسٹل انچارج مولانا اشرف عباس نے کہا کہ یہ ایڈوائزری طلبا کی سیکورٹی یقینی بنانے اور سالانہ کانوڑ یاترا کے دوران ڈسپلن بنانے رکھنے کے مقصد سے جاری کی گئی ہے۔ ایڈوائزری میں طلبا کو خاص طور سے کانوڑ والے راستوں اور جی ٹی روڈ پر غیر ضروری ا?مدورفت سے بچنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ اگر کوئی بہت ضروری کام ہو، تو باہر جایا جا سکتا ہے، لیکن احتیاط کے ساتھ۔ دارالعلوم دیوبند نے ہدایت دی ہے کہ ضروری سفر کرنے والے طلبا صرف ریزرو ریلوے کوچ میں ہی سفر کریں اور اپنے ساتھ دارالعلوم کی طرف سے جاری شناختی کارڈ ہمیشہ رکھیں۔

اساتذہ کیلئے جدید طریقہ تدریس وقت کا اہم تقاضہ: پروفیسر محمد گلریز

علی گڑھ: (پی این ایس) مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اردو اساتذہ (سی پی ڈی یو ٹی، اردو اکادمی)، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ کے زیر اہتمام اردو اساتذہ کے لیے ہفت روزہ ریفریشر کورس 5 تا 13 اگست کے افتتاحی اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے سابق وائس چانسلر، اے ایم یو پروفیسر محمد گلریز نے شرکت کی جب کہ مہمان اعزازی کے طور پر ڈائریکٹوریٹ آف اسکول ایجوکیشن کی ڈائریکٹر پروفیسر قدسیہ تحسین موجود تھیں۔ مرکز پیشہ وارانہ فروغ برائے اردو اساتذہ کے ڈائرکٹر پروفیسر زبیر شاداب خان نے میزبانی کی۔ ”جدید طریقہ تدریس“ کے موضوع پر آراستہ ہفت روزہ ریفریشر کورس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر محمد گلریز نے کہا کہ ریفریشر کورسز کے انعقاد سے اساتذہ کو نئی روشنی اور نئی توانائی حاصل ہوتی ہے۔ اردو اساتذہ کے لیے جدید طریقہ تدریس پر مبنی مختلف تربیتی پروگراموں کا انعقاد وقت کا تقاضہ بھی ہے اور ہماری ضرورت بھی۔ اس طرح کے تربیتی پروگراموں سے اردو کے اساتذہ اردو زبان و ادب کی تدریس کے جدید طریقہ کار سے واقف ہوں گے اور وہ اپنے اسکولی طلبا و طالبات کے لیے بہتر تعلیم و تربیت کی فضا ہموار کرسکیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ عہد حاضر میں یہ ممکن ہی نہیں کہ جدید تدریسی معلومات حاصل کیے بغیر کوئی بھی استاذ ایک بہتر اور موثر طریقہ تعلیم پیش کرسکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس ریفریشر کورس میں مختلف ماہرین کے لیکچرز اور جدید معلومات سے اردو زبان و ادب کے اساتذہ کو ایک نئی راہ ملے گی۔ پروفیسر قدسیہ تحسین نے اس موقع پر اظہار امید کرتے ہوئے کہا کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے وابستہ 10 اسکولوں کے اردو اساتذہ کے لیے منعقدہ اس ریفریشر کورس سے ایک مثبت نتیجہ برآمد ہوگا اور اردو جیسی بڑی زبان کے اسباق کی تدریس کیلئے ہمارے اساتذہ ازسر نو تازہ دم ہوں گے۔ پروفیسر زبیر شاداب خان نے اپنے تعارفی کلمات میں ہفت روزہ ریفریشر کورس کے انعقاد کے لیے وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ان کی خصوصی دلچسپی کے سبب ہی ہم اردو اکادمی کی اصل کارکردگی کو عملی جامہ پہنانے کی سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

بارش کے سبب جھونپڑی گرنے سے لڑکی کی موت

لکھنؤ: (پی این ایس) لکھنؤ کے موہن لال گنج میں مسلسل بارش کی وجہ سے جھونپڑی گرنے سے ایک لڑکی کی موت ہوگئی۔ حادثہ دوپہر ایک بجے اس وقت پیش آیا جب اہل خانہ سو رہے تھے۔ وہیں بارش کی وجہ سے گوسائیں گنج میں 250 گھروں کے لوگ 3 دنوں سے بجلی سے محروم ہیں، جس کی وجہ سے بچوں کی پڑھائی اور روزمرہ کے معمولات متاثر ہو رہے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق کل دیر رات موہن لال گنج کے گدیانہ میں ایک مزدور، گوکل کی کھجور کی جھونپڑی شدید بارش کے دوران منہدم ہوگئی۔ جس کی وجہ سے گوکل کی 18 سالہ بیٹی رنکی راوت کی جھونپڑی کے نیچے دب کر موت ہوگئی۔

غریبوں اور پریشان حال لوگوں کی خدمت ہماری اخلاقی ذمہ داری: مولانا عبدالماجد قاسمی

(پکھرایاں، کانپور) گزشتہ روز 5 اگست بروز بدھ بعد نماز مغرب مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم، محلّہ نورگنج، پکھرایاں ضلع کانپور دیہات یوپی میں ایک روزہ عظیم الشان سیرت رسول اکرمؐ کانفرنس نہایت کامیابی اور روح پرور ماحول میں منعقد ہوئی، جس میں علاقے اور اطراف کے ممتاز علماء کرام نے شرکت فرمائی اور اپنے ایمان افروز خطابات کے ذریعے حاضرین کو سیرت نبویؐ کی تعلیمات سے روشناس کرایا مدرسہ کے ناظم اور جمعیت علماء کانپور دیہات کے صدر مولانا عبدالماجد صاحب قاسمی نیا پنے صدارتی وتمہیدی خطاب میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے اور اس کی صحیح رہنمائی کے لیے اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰؐ کو قرآن مجید جیسی عظیم نعمت عطا فرما کر دنیا میں مبعوث کیا، تاکہ انسان کتاب وسنت کی روشنی میں اپنی زندگی گزار سکے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس دنیا میں گناہ، ظلم مکر وفریب اور کسی کو تکلیف پہنچانے کے لیے نہیں آئے، بلکہ غریبوں، یتیموں، مسکینوں اور پریشان حال لوگوں کی مدد کرنا اور ان کے دکھ درد کا مداوا کرنا ہماری دینی و اخلاقی ذمہ داری ہے اگر ہم اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کریں گے تو اللہ ہمیں عزت و سربلندی عطا فرمائے گا، اور جسے اللہ عزت دے دے اسے دنیا کی کوئی طاقت ذلیل نہیں کر سکتی۔ مولانا عبدالماجد قاسمی نے مدارس اسلامیہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مدارس دین اسلام کے مضبوط قلعے ہیں، جہاں قرآن وسنت کی تعلیم دی جاتی ہے اور اللہ اور اس کے رسول کا ذکر کیا جاتا ہے افسوس کہ ہم خود بحیثیت مسلمان مدارس ومساجد کی اہمیت کو پوری طرح نہیں سمجھ رہے، جبکہ اغیار ان اداروں کی قدر و قیمت کو بخوبی جانتے ہیں کہ جب تک مدارس، مساجد اور مکاتب کا یہ نظام قائم رہے گا، مسلم نسلوں کے ایمان وعقیدہ کا تحفظ ہوتا رہے گا اور انکو گمراہ کرنا اتنا آسان نہیں ہوگا اس لیے دینی اداروں کا تحفظ، ان کی اعانت اور ہر ممکن تعاون ہماری اولین ترجیحات میں شامل ہونا چاہیے، خواہ وہ وقت کے ذریعے ہو، مال کے ذریعے یا اپنی فکری وعملی خدمات کے ذریعے کانفرنس کے مقررِ خصوصی حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب قاسمی راجپوری نے اپنے فکر انگیز خطاب میں حاضرین کو دنیا کی عارضی زندگی

کے بجائے آخرت کی دائمی کامیابی کی تیاری کرنے کی تلقین کی۔ انہوں نے فرمایا کہ دنیا کی زندگی نہایت مختصر ہے، جبکہ آخرت کی زندگی ہمیشہ رہنے والی ہے، اس لیے دنیا کی چکا چوند اور دھوکے میں نہیں پڑنا چاہیے۔ انہوں نے ایک عبرت آموز واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک عظیم سلطنت کا بادشاہ اپنی سلطنت کی سیر اور اس کی شان وشوکت دیکھنے نکلا، مگر چند ہی قدم آگے بڑھا تھا کہ ملک الموت نے آکر اس کی روح قبض کر لی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ موت کسی کو مہلت نہیں دیتی عقل مند وہی ہے جو موت آنے سے پہلے اس کی تیاری کرے، اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرے، آئندہ گناہوں سے بچنے کا عزم کرے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرے۔ کانفرنس سے مفتی محمد شاہد قاسمی نے بھی خطاب فرمایا۔ پروگرام کا آغاز مولانا عبدالواجد قاسمی کی پرسوز تلاوت کلام پاک سے ہوا، جبکہ مولوی محمد ثانی سلمہ نے بارگاہِ رسالت مآبؐ میں نعتِ رسول کا ہدیہ عقیدت پیش کیا۔ نظامت کے فرائض مدرسہ کے استاذ مولانا فضل رب قاسمی بلرام پوری نے بحسن وخوبی انجام دیے۔ کانفرنس میں عوام وخواص کی بڑی تعداد نے شرکت کی اور علماء کرام کے ایمان افروز بیانات سے بھرپور استفادہ کیا۔ اس موقع پر مولانا خالد قاسمی، حافظ احسان الحق، حافظ سیف الاسلام مدنی اور شیخ محمد صاحب سمیت متعدد معزز شخصیات خصوصی طور پر موجود ہیں۔

قرض معاملہ: اداکار راجپال یادو کے آبائی گھر پر قرقی کا نوٹس چسپاں

شاہجہاں پور: بالی ووڈ اداکار راجپال یادو کی مالی مشکلات ایک بار پھر سرخیوں میں ہیں۔ سینٹرل بینک آف انڈیا نے شاہجہاں پور ضلع کے ان کے آبائی گاؤں کندرا میں واقع مکان پر 16.61 کروڑ روپے کے بقایا قرض کی وصولی کے سلسلے میں قرقی کا نوٹس چسپاں کیا ہے۔ بینک کی جانب سے جاری نوٹس میں کہا گیا ہے کہ اگر 34 دن کے اندر بقایا رقم ادا نہ کی گئی تو جائیداد کی نیلامی کر دی جائے گی۔ اس کے لیے 9 ستمبر کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ تاہم نوٹس لگائے جانے کے کچھ ہی دیر بعد اہلِ خانہ نے اسے ہٹا دیا۔ بینک کے مطابق راجپال یادو نے سینٹرل بینک آف انڈیا کی ممبئی شاخ سے اپنی اہلیہ رادھا یادو اور والدہ گوداوری کے نام پر 16.61 کروڑ روپے کا قرض حاصل کیا تھا۔ قرض کی ادائیگی نہ ہونے پر بینک نے وصولی کی کارروائی شروع کر دی

ہے۔ راجپال یادو کے بھائی شری پال یادو نے بتایا کہ یہ پرانا معاملہ ہے اور قرض کی ادائیگی کے سلسلے میں بینک سے بات چیت جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاملہ جلد حل ہو جائے گا اور فی الحال جائیداد کی نیلامی جیسی کوئی صورت حال نہیں ہے۔ سینٹرل بینک آف انڈیا، شاہجہاں پور شاخ کے منیجر انوج ورما نے بتایا کہ بینک نے اداکار کے آبائی مکان پر ضابطے کے مطابق نوٹس چسپاں کر کے اس کی اطلاع ہیڈ آفس کو بھیج دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تقریباً دو سال قبل بھی اسی معاملے میں نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ اس وقت بینک اور راجپال یادو کے درمیان قرض کی ادائیگی پر اتفاق ہوا تھا، لیکن رقم ادا نہ ہونے پر دوبارہ کارروائی کی گئی ہے۔ قابلِ ذکر ہے کہ اس سے قبل 7 جولائی کو دہلی ہائی کورٹ نے چیک باؤنس کے سات مقدمات میں راجپال یادو کو تین ماہ قید کی سزا سنائی تھی۔

اے آر ٹی او راجیش راجپوت کی قیادت میں 'مشن آروہی' جاری

متھرا: ٹرانسپورٹ کمشنر، اتر پردیش کی ہدایات کے مطابق ریاست بھر میں مورخہ 05 اگست 2026 سے 08 اگست 2026 تک راجیش راجپوت، اسسٹنٹ ریجنل ٹرانسپورٹ آفیسر (انفورسمینٹ) متھرا کی قیادت میں چلائی جارہی 4 روزہ خصوصی نفاذ مہم "مشن آروہی" کے آج دوسرے دن بھی انفورسمینٹ ٹیموں کی جانب سے غیر قانونی آپریشن، بغیر ٹیکس، اوور لوڈ گاڑیوں، غلط نمبر پلیٹ اور قوانین کی خلاف ورزی کرنے والی گاڑیوں کے خلاف گہرائی سے چیکنگ مہم چلائی گئی۔ اے آر ٹی او راجیش راجپوت کی قیادت میں آج مورخہ 06.08.2026 کو اے آر ٹی او ستیندر سنگھ اور پینجر ٹیکس آفیسر شریمتی پوجا سنگھ کے ذریعے ضلع میں بغیر جائز دستاویزات، ان فٹ سلیپر طویل فاصلے کی بسوں، بغیر HSRP/خراب نمبر پلیٹ اور شدید اوور لوڈنگ میں ملوث پائی گئیں کل 20 گاڑیوں کو ضبط کر کے مقامی

تھانے میں بند کرایا گیا۔

ساتھ ہی بقایا ٹیکس، نجی گاڑیوں کا غیر مجاز تجارتی استعمال (ریلوے اسٹیشن/حساس مقامات)، اوور اسپیڈنگ، بغیر ہیلمٹ/سیٹ بیلٹ اور دیگر ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی پر 76 گاڑیوں کے خلاف چالان کی کارروائی کی گئی۔ اس مہم کے بنیادی مقصد کے بارے میں معلومات دیتے ہوئے اے آر ٹی او راجیش راجپوت نے بتایا کہ 'مشن آروہی' کا اصل مقصد صرف چالان یا ضبطی کی تعداد بڑھانا نہیں ہے، بلکہ معیاری اور مؤثر نفاذ کی کارروائی کے ذریعے سڑکوں پر ان فٹ اور غیر قانونی گاڑیوں کے چلنے کو مکمل طور پر ختم کرنا ہے۔

انہوں نے تمام گاڑیوں کے مالکان اور ڈرائیوروں کو سخت وارننگ دی ہے کہ وہ اپنی گاڑیوں کے تمام جائز دستاویزات (فٹنیس، پرمٹ، انشورنس، ٹیکس، HSRP) مکمل رکھیں اور ٹریفک قوانین پر سو فیصد عمل کریں۔ قانون توڑنے والوں کے خلاف موٹر وہیکل ایکٹ کے تحت سخت ترین قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اگر آپ اس ترجمے میں کوئی تبدیلی کرنا چاہتے ہیں یا کسی مخصوص لفظ کا متبادل جاننا چاہتے ہیں، تو مجھے ضرور بتائیں۔

قدیم شب بیداری 23 و 24 صفر کو

لکھنؤ: انجمن گلزار اہلبیت، مفتی گنج کی قدیم شب بیداری 3 2 و 4 2 صفر کو 9 بجے شب میں منعقد ہوگی اور 5 2 صفر کو الوداعی مجلس کے بعد علم مبارک ابن سرور صاحب کے عزاخانے سے اُٹھ کر امام باڑہ میرن صاحب جائے گا۔ یہ اطلاع طاہر میاں وثروت تقی نے دی ہے۔ شب بیداری کی ان مجالس کو مولانا تسنیم مہدی، مولانا نفیس اختر اور مولانا گلریز نقی صاحب سلسلہ وار خطاب کریں گے۔

مشاورتی جلسہ آج

لکھنؤ: ظفریاب جیلانی میموریل سوسائٹی کے زیرِ اہتمام 5 4 ویں جشن رحمت اللعالمین ﷺ کے انعقاد کی تیاریوں کے سلسلہ میں ایک مشاورتی جلسہ ۷/اگست بروز جمعہ بوقت شام 4 5 : 7 بجے اسلامیہ کالج، لال باغ، لکھنؤ میں منعقد ہوگا۔ آپ سے شرکت کی پرخلوص گذارش ہے۔

حفظ مقابلہ وتقسیم انعامات آج

لکھنؤ: مکتب نور القرآن صدیقیہ مسجد، کھدرا، سیتاپور روڈ لکھنؤ میں قرآن مجید کی عظیم آیت، آیت الکرسی حفظ کرنے والے نونہالانِ اسلام کی حوصلہ افزائی کے لیے عظیم الشان مقابلۂ حفظ آیت الکرسی اور تقسیمِ انعامات کی تقریب آج بروز جمعہ منعقد ہوگی۔ تقریب میں آیت الکرسی حفظ کرنے والے بچوں کی پذیرائی کرتے ہوئے انہیں انعامات سے نوازا جائے گا۔ منتظمین نے اہلِ علاقہ سے شرکت کر کے نونہالوں کی حوصلہ افزائی کرنے کی اپیل کی ہے۔ یہ اطلاع ادارے کے مہتمم مولانا محمد معروف سید نپوری نے دی ہے۔

ضلع کپتان نے مختلف منصوبوں کی پیش رفت کا جائزہ لیا

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): پولیس سپرنٹنڈنٹ سندیپ کمار مینا نے ضلع میں پولیس اور دیگر محکموں سے متعلق جاری

پروجیکٹوں کی پیشرفت کے سلسلے میں عمل آوری ایجنسیوں کے انچارجوں کے ساتھ جائزہ میٹنگ کی۔ میٹنگ میں پولیس لائن، وومن پولیس سٹیشن، سائبر پولیس سٹیشن، بیلہار کلا پولیس سٹیشن، دودھرا پولیس سٹیشن، خلیل آباد پولیس سٹیشن، اور گھنٹہ فائر سٹیشن سمیت مختلف جاری منصوبوں کی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ جائزے کے دوران، ہر منصوبے کی موجودہ صورتحال، تعمیراتی کام کے معیار، مقررہ مدت اور درپیش عملی رکاوٹوں پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے عمل درآمد کرنے والی ایجنسیوں کو واضح ہدایات دیں کہ تمام تعمیراتی کام کو مقررہ مدت کے اندر، اعلیٰ معیار کے ساتھ اور مقررہ تکنیکی معیارات کے مطابق مکمل کیا جائے۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ تعمیراتی کام میں کسی قسم کی غفلت، کوتاہی یا غیر ضروری تاخیر کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ملاقات میں مختلف پراجیکٹس کو درپیش مسائل اور رابطہ کاری کے مسائل پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے متعلقہ حکام اور عمل درآمد کرنے والی ایجنسیوں کو ہدایت دی کہ وہ باہمی تال میل کے ذریعے تمام رکاوٹوں کو فوری طور پر حل کرنے کو یقینی بنائیں، تاکہ تعمیراتی کام متاثر نہ ہو۔ انہوں نے انہیں یہ بھی ہدایت کی کہ وہ وقتاً فوقتاً پیش رفت رپورٹ پیش کریں اور مقررہ اہداف کے مطابق کام مکمل کریں۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی سخت ہدایات انتظامیہ کی سنجیدگی کو ظاہر کرتی ہیں، لیکن تعمیراتی منصوبوں کی حقیقی کامیابی کا تعین صرف اجلاسوں اور ہدایات سے نہیں، بلکہ زمین پر بروقت اور معیاری کام سے ہوگا۔ حکومتی تعمیراتی منصوبے اکثر اوقات ڈیڈ لائن میں اضافے، لاگت میں اضافے اور معیار کے بارے میں سوالات سے دوچار رہتے ہیں۔ اس لیے اس جائزہ اجلاس کی تاثیر کا اندازہ آنے والے دنوں میں منصوبوں کی اصل پیش رفت سے لگایا جائے گا۔

قتل کے 3 مجروں کو 7 برس کی قید وجرمانہ

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): سیشن جج رندھیر سنگھ کی عدالت نے 2016 میں مہولی تھانہ علاقہ کے ناگوا گاؤں میں ایک بزرگ کے قتل میں تین ملزمان کو قصوروار ٹھہرایا اور انہیں 7 سال قید کی سزا سنائی۔ عدالت نے ہر ملزم پر 11000 روپے جرمانہ بھی عائد کیا۔ جرمانہ ادا نہ کرنے پر مزید چھ ماہ قید بھگتنا ہوگی۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ایڈوکیٹ (مجرمانہ) وشال سریواستو کے مطابق، یہ واقعہ 19 مئی 2016 کو شام 7 بجے کے قریب مہولی تھانہ علاقے کے ناگوا گاؤں میں پیش آیا۔ پرانی دشمنی کی وجہ سے بچوں کے درمیان جھگڑا پرتشدد لڑائی میں بدل گیا۔ الزام ہے کہ راجارام ولد بیربل ولد بیربل ولد بالک اور راجارام کی بیوی سروج دیوی مدعی دورجن کے گھر پہنچے اور اس کے ساتھ بدسلوکی کرنے لگے۔ 70 سالہ جھگھرو، درجن اور ٹنٹن نے مداخلت کرنے کی کوشش کی تو ملزمان نے ڈنڈوں اور ڈنڈوں سے ان پر حملہ کر دیا۔ تینوں شدید زخمی ہو گئے۔ جھاگرو کو علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا، جہاں وہ 22 مئی 2016 کو سر پر شدید چوٹیں لگنے کی وجہ سے دم توڑ گیا۔ استغاثہ کی جانب سے نو گواہوں کو عدالت میں پیش کیا گیا۔ پوسٹ مارٹم کرنے والے ڈاکٹر شیلیندر چودھری نے اپنی رپورٹ میں جھاگرو کے سر پر شدید چوٹوں کی تصدیق کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق جھگھرو کے جسم پر 10، ٹنٹون کے 9 اور دورجن کے جسم پر 7 زخم پائے گئے۔ شواہد اور گواہوں کے بیانات کی بنیاد پر، ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج رندھیر سنگھ نے

راجارام، بیربل اور سروج دیوی کو مجرمانہ قتل اور حملہ کا مجرم قرار دیا۔ عدالت نے تینوں کو سات سات سال کی سادہ قید اور گیارہ ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ جرمانہ ادا نہ کرنے پر مزید چھ ماہ قید بھگتنا ہوگی۔

محکمۂ اسٹیٹ ٹیکس کی ٹیکس دہندگان کے ساتھ میٹنگ

بہرائچ: (نامہ نگار) ریاستی ٹیکس محکمہ، کھنڈ-2، بہرائچ کی جانب سے ادویات، فارماسیوٹیکل، طبی آلات اور متعلقہ مصنوعات کے کاروبار سے وابستہ ٹیکس دہندگان کے ساتھ جی ایس ٹی کی تعمیل اور بیداری کے سلسلے میں ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ اجلاس میں ٹیکس دہندگان کو جی ایس ٹی آر-1 اور 3 بی بروقت داخل کرنے، جی ایس ٹی آر-2 بی کے مطابق آئی ٹی سی کا ملاپ کرنے، صرف اہل آئی ٹی سی کا دعویٰ کرنے، نیز اکاؤنٹس کی کتابیں اور جی ایس ٹی ریٹرن داخل کرنے میں پیش آنے والی تکنیکی مشکلات پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ فارماسیوٹیکل کاروبار کی خصوصی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایکسپائر ادویات، سیلز ریٹرن، کریڈٹ/ڈیبٹ نوٹس، مفت نمونے، بیچ ایکسپائری کے مطابق اسٹاک، درست ایچ ایس این اور ٹیکس کی شرح، بی ٹو بی/بی ٹو سی سپلائی، ای-انوائس اور ای-وے بل سے متعلق تعمیلی نکات پر بھی تفصیلی گفتگو کی گئی۔ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر، ریاستی ٹیکس کھنڈ-2، احمد یاسر نے بتایا کہ اجلاس کا بنیادی مقصد رضا کارانہ ٹیکس تعمیل کو فروغ دینا اور تاجروں کو درپیش عملی مسائل کا حل فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی

ٹیکس محکمہ تمام ٹیکس دہندگان سے توقع کرتا ہے کہ وہ بروقت ریٹرن داخل کریں اور جی ایس ٹی کے قواعد وضوابط پر صحیح طریقے سے عمل درآمد کو یقینی بنائیں۔

اس موقع پر بہرائچ کیمسٹ ایسوسی ایشن کے صدر مہیش اگروال، جنرل سکریٹری منوج بنسل، غازی میڈیکل ہال سے سید تاج الحق، شوریہ میڈیکلز سے سنجے اگروال، نرسنگھ فارما اینڈ سرجیکل سے انکیت بنسل، ہتیش فارما سے راجندر پٹواری، رتیش فارماسیوٹیکلز سے رتیش اگروال اور دیگر تاجر، معاون کمشنر ریاستی ٹیکس کھنڈ-2 سندیپ کمار سنگھ، سینئر اسسٹنٹ آشوتوش سنگھ اور امریش تیواری سمیت دیگر افسران موجود تھے۔

'کاؤنسلنگ کے اسلامی اصول اور جدید تقاضے' پر ورکشاپ آج

کانپور: دورِ حاضر میں مسلم نوجوانوں کو درپیش چیلنجز کے حل اور ان کے مسائل کو شرعی تناظر میں سمجھنے کے عظیم مقصد کے تحت، جمعیۃ علماء کے شعبہ اصلاحِ معاشرہ اور محکمہ شرعیہ و دارالقضاء کانپور کے زیرِ اہتمام آج مورخہ 7 اگست بروز جمعہ بعد نمازِ مغرب، جمعیۃ بلڈنگ رجبی روڈ میں ایک خصوصی تربیتی ورکشاپ منعقد کی جا رہی ہے۔ جمعیۃ علماء یوپی کے جنرل سکریٹری مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی اور محکمہ شرعیہ کانپور کے صدر مولانا عبدالرشید قاسمی نے اس کی اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ اس نشست کا بنیادی ہدف نئی نسل کے الجھے ہوئے اذہان کی شریعت کی روشنی میں تسلی بخش رہنمائی کرنا اور سماجی تنازعات کو سلجھانے کے لیے جدید و مؤثر طریقہ کار وضع کرنا ہے۔ اس اہم موقع پر ممبئی کے ممتاز عالمِ دین مولانا مفتی اشفاق قاضی کی خصوصی تشریف آوری ہو رہی ہے، جن کے وسیع تجربات سے حاضرین کو گراں قدر استفادہ کا موقع ملے گا۔ انہوں نے شہر کے تمام علمائے کرام، ائمہ مساجد اور دانشورانِ قوم سے پرخلوص اپیل کی کہ وہ اس عظیم فکری و اصلاحی نشست میں وقت کی پابندی کے ساتھ شرکت فرما کر اس دینی وملی مشن کو تقویت بخشیں۔

کچھوچھہ: دھوم دھام سے منائی گئی انوپ گپتا کی سالگرہ

امبیڈکر نگر: اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ کے پروگرام میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کی شرکت کی اپیل کرتے ہوئے اور خدمت، ثقافت اور لگن کے جذبے کو ابھارتے ہوئے، نگر پنچایت اشرف پور کچھوچھہ کے چیئرمین اومکار گپتا کی قیادت میں بی جے پی کارکنوں نے جمعرات کو بی جے پی ایم ایل سی اور سابق ریاستی جنرل سکریٹری انوپ گپتا کی سالگرہ بڑی دھوم دھام سے منائی۔ نگر پنچایت اشرف پور کچھوچھہ کے چیئرمین اومکار گپتا نے بی جے پی ایم ایل سی اور ویشیا برادری کے لیڈر انوپ گپتا کے یوم پیدائش کے موقع پر 6 اگست کی صبح کچھوچھہ کے کیمپ آفس میں ہندو مذہب کے مطابق ہون کیا، درخت لگایا اور کیک کاٹا اور ان کی لمبی عمر کی دعا کی۔ اس کے بعد انہوں نے بسکھاری سی ایس سی کا دورہ کیا اور مریضوں میں پھل تقسیم کیے۔ انہوں نے ضلع ہیڈکوارٹر میں بدھ آشرم میں بزرگوں کو کھانا بھی پیش کیا اور ان کا

آشیرواد حاصل کیا۔ اومکار گپتا نے بتایا کہ قابل احترام سنت اور اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ 7 اگست کو گووند بابا صاحب کے آشرم میں پہنچیں گے۔ ضلع اور ضلع کی سرحد سے متصل اعظم گڑھ کے لوگوں کو انعام ملنے کی امید ہے۔ لوگوں سے چیف منسٹر کے پروگرام میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کی اپیل کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بی جے پی ایم ایل سی کی سالگرہ کو ثقافت، خدمت اور لگن کے وقت کے طور پر منایا جانا چاہئے۔ ضلع جنرل سکریٹری سریش کنوجیا، بی جے پی کے سینئر لیڈر رودر پرساد اپادھیائے، تاجر رہنما شیو کمار گپتا، منڈل صدر سدابراج راج بھر، انوراگ پانڈے، چندر بھان گپتا، امیت کمار رنجن ایڈوکیٹ، ونود گپتا، ساگر نشاد، مولو نشاد، گگن موریہ، رونیش، رودھو، ڈی سی او سمیت سیکڑوں لوگوں نے شرکت کی۔ پون مدھیشیا، رام ادھار یادو، پراتک اپادھیائے، مایارام، سبھاش نشاد، پون جیسوال، سورج سونی، ابھیشیک گپتا، پون اگرہری موجود تھے۔ اس دوران تنظیم کی ماہانہ میٹنگ بھی ہوئی جس میں سنت شرومنی رویداس کی کلش یاترا اور ترنگا یاترا پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

حصول آراضی کے لئے ڈی ایم کی صدارت میں میٹنگ

بہرائچ: (نامہ نگار) ضلع میں جاری منصوبوں، جن میں قومی شاہراہ 927 جرول سے بہرائچ فور لین چوڑی کاری، گورکھپور۔ شاملی ایکسپریس وے، بہرائچ بائی

پاس اور سریو نہر کیپس کے لیے اراضی کے حصول کے کاموں کا جائزہ لینے کے لیے کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں ضلع مجسٹریٹ اکشے ترپاٹھی کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کے دوران سٹی مجسٹریٹ راجیش پرساد نے بتایا کہ قومی شاہراہ 927 سے متاثرہ 64 دیہات کے لیے ایوارڈ جاری کیا جا چکا ہے۔ معاوضے کی ادائیگی کی کارروائی بھومی راشی پورٹل پر پی ایف ایم ایس کے ذریعے کی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ ادائیگی کے نئے طریقہ کار سے متعلق دفتر کے ملازمین کو معلومات فراہم کرنے کے لیے متعلقہ محکمہ سے کہا گیا ہے، نیز یہ بھی توقع کی گئی ہے کہ منصوبے سے متاثرہ دیہات میں تمام ادائیگیاں مکمل ہونے تک دفتر میں مطلوبہ عملہ برقرار رکھا جائے۔ ضلع مجسٹریٹ جناب ترپاٹھی نے این ایچ اے آئی کو ہدایت دی کہ بھومی راشی پورٹل کے ذریعے پی ایف ایم ایس سے ادائیگی کا عمل یقینی بنانے کے لیے ادائیگی مکمل ہونے تک ایک ماہر (ایکسپرٹ) تعینات کیا جائے۔ انہوں نے سب ڈویژنل مجسٹریٹ نانپارہ کو بھی ہدایت دی کہ قومی شاہراہ نمبر 927، پیکیج-3، بارہ بنکی۔ بہرائچ سیکشن، کلومیٹر 43.00 سے 101.515 تک محفوظ جنگلاتی اراضی کے بدلے گاؤں پاٹھک پوروا میں شجرکاری کے لیے فراہم کی گئی زمین کو ضابطے کے مطابق محکمہ جنگلات کے نام ریونیو ریکارڈ میں درج کیا جائے۔ اجلاس میں ایس ڈی ایم قیصر گنج کو ہدایت دی گئی کہ معاوضے کی تقسیم کے لیے دیہات وار حصے کے تعین سے متعلق نامکمل رپورٹوں کو جلد مکمل کرایا جائے۔ اسی طرح سریو نہر کیپس کی تعمیر کے لیے درکار تین دیہات میں اراضی کے حصول کے لیے مجوزہ پلاٹوں کی تصدیقی رپورٹ بھی جلد از جلد خصوصی لینڈ ایکوزیشن آفیسر کو فراہم کی جائے۔ ضلع مجسٹریٹ نے این ایچ اے آئی کے نمائندے کو ہدایت دی کہ جن دیہات میں املاک کی قیمتوں کا تخمینہ ابھی تک فراہم نہیں کیا گیا یا جہاں فراہم کردہ تخمینے میں ترمیم درکار ہے، وہاں یہ عمل جلد مکمل کر کے مجاز اتھارٹی کو فراہم کیا جائے تاکہ ایوارڈ جاری کرنے کی کارروائی متاثر نہ ہو۔ ضلع مجسٹریٹ نے بہرائچ۔ گونڈا بائی پاس کی تعمیر کے لیے آٹھ دیہات میں حاصل کی گئی زمین کے معاوضے کی ادائیگی، قبضے کی منتقلی اور تعمیراتی کام کی پیش رفت کا بھی جائزہ لیا۔

نرسنگ طالبہ کے آخری رسوم 5 دن بعد بھی ادا نہیں ہو سکے

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): ضلع کے دھنگھٹہ علاقے سے تعلق رکھنے والی 21 سالہ نرسنگ طالبہ کی موت کے پانچ دن بعد بھی آخری رسومات ادا نہیں کی گئیں۔ خاندان ڈاکٹروں کے ایک مختلف پینل کے ذریعہ دوسرے پوسٹ مارٹم پر اصرار کرتا ہے۔ بدھ کی رات دیر گئے لاش کو دوسرے پوسٹ مارٹم کے لیے پوسٹ مارٹم ہاؤس لے جایا گیا لیکن بعض نکات پر اختلاف کے باعث یہ عمل مکمل نہ ہوسکا اور تدفین ملتوی کر دی گئی۔ اطلاعات کے مطابق طالب علم خلیل آباد کوتوالی علاقے کے ایک محلے میں کرائے پر رہتے ہوئے نرسنگ کے داخلہ امتحان کی تیاری کر رہا تھا۔ اس کی موت گزشتہ ہفتہ کی صبح مشتبہ حالات میں ہوئی۔ اس واقعے کے دو دن بعد، خاندان کی شکایت کی بنیاد پر دھنگھٹا علاقے کے عمریہ بازار کے رہنے والے انو اگرہری اور طالب علم کے ایک دوست کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ اہل خانہ کا الزام ہے کہ طالب علم کے جسم پر زخموں کے نشانات تھے جو پوسٹ مارٹم کے دوران چھپائے گئے تھے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ پہلے اس کی عصمت دری کی گئی اور پھر گلا دبا کر قتل کیا گیا۔ خاندان کا کہنا ہے کہ وہ اس وقت تک آخری رسومات ادا نہیں کریں گے جب تک کہ ڈاکٹروں کے ایک مختلف پینل کے ذریعہ دوسرا

پوسٹ مارٹم نہیں کیا جاتا۔ اس دوران لاش کو تابوت میں محفوظ کر لیا گیا ہے۔ بدھ کی دوپہر سے انتظامیہ مسلسل خاندان کو آخری رسومات ادا کرنے کے لیے قائل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ وی آئی پی قومی صدر مکیش ساہنی بھی جائے وقوعہ پر پہنچے اور اہل خانہ سے بات کی لیکن وہ اپنے مطالبے پر ڈٹے رہے۔ جس کے بعد انتظامیہ نے دوسرا پوسٹ مارٹم کرانے کا فیصلہ کیا۔ بدھ کی رات تقریباً 9 بجے طالب علم کی لاش کو پوسٹ مارٹم ہاؤس واپس لایا گیا۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ADM)، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ASP) اور سرکل آفیسر (CO) نے اہل خانہ سے بات چیت کی۔ نشاد پارٹی اور بی ایس پی کے کئی رہنما بھی موجود تھے۔ تمام نظریں اب پوسٹ مارٹم رپورٹ پر مرکوز ہیں۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ رپورٹ طالب علم کی موت کی وجہ کے حوالے سے مزید وضاحت فراہم کرے گی جس سے پولیس کی تفتیش کی مزید سمت کا تعین کرنے میں مدد ملے گی۔

جنگ بندی کے اعلان کے بعد غزہ میں صہیونی فوج کے ہاتھوں تین سو فلسطینی بچے شہید: یونیسیف

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے بچوں کے فنڈ 'یونیسیف' نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ اکتوبر سنہ 2025ء میں جنگ بندی کے اعلان کے بعد سے تین سو دن کے دوران غزہ کی پٹی میں کم از کم تین سو بچے شہید ہو چکے ہیں، اس نے جنگ کے خاتمے کے وعدوں کے باوجود بچوں کے مسلسل جانی نقصان پر شدید خبردار کیا۔

مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ کے لیے یونیسیف کے علاقائی ڈائریکٹر ایڈورڈ بیجبیدر نے پریس بیانات میں کہا کہ جنگ بندی "جو اوسطاً ہر روز ایک بچے کی شہادت کا سبب بنتی ہے، درحقیقت بچوں کو دھوکا دے رہی ہے، سیکڑوں دیگر بچے زخمی بھی ہوئے ہیں، جن میں اکثریت شدید زخمیوں کی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ غزہ کے بچے اب بھی "تشدد کے اس خاتمے" کا انتظار کر رہے ہیں جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔ حالیہ بیانات جنہوں نے جنگ بندی کے اگلے مرحلے کے لیے ایک روڈ میپ تیار کیا ہے، جن میں جنگ کے خاتمے اور انسانی امداد کے دائرہ کار کو وسیع کرنے کے اقدامات شامل ہیں، بچوں کے قتل کو روکنے کے لیے امید کی ایک کرن فراہم کرتے ہیں، لیکن انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ پچھلے وعدے پورے نہیں کیے گئے، اور اس بار معاہدوں کو عملی اقدامات میں تبدیل ہونا چاہیے۔

'یونیسیف' کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں تمام فریقوں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ بین الاقوامی قانون کے تحت اپنی ذمہ داریوں کی پابندی کریں، بشمول بین الاقوامی انسانی قانون اور انسانی حقوق کا قانون، اس بات کی تاکید کے ساتھ کہ بچوں کا تحفظ کیا جائے اور بنیادی اشیاء اور خدمات تک ان کی رسائی کو یقینی بنایا جائے۔

اس تناظر میں غزہ میں گورنمنٹ میڈیا آفس نے آج انکشاف کیا کہ قابض افواج نے جنگ بندی کے معاہدے کی تین سو دن کے دوران 091,4 خلاف ورزیاں کیں، جن کے نتیجے میں 254,1 فلسطینی شہید اور 121,4 دیگر زخمی ہو گئے، اس کے علاوہ معاہدے کے نفاذ کی مدت کے دوران ایک سو انسٹھ 159 افراد کو گرفتار کیا گیا۔

تازہ ترین فلسطینی اعداد و شمار کے مطابق آٹھ اکتوبر سنہ 2023ء سے امریکی حمایت کے ساتھ پٹی پر قابض افواج کی طرف سے مسلط کردہ نسل کشی کی جنگ جاری ہے، جس کے نتیجے میں 73 ہزار سے زیادہ شہداء اور ایک لاکھ چوہتر ہزار سے زائد زخمی ہو چکے ہیں، جن میں اکثریت بچوں اور خواتین کی ہے۔

غزہ میں جنگ بندی کی صیہونی خلاف ورزیاں
گولہ باری اور فائرنگ سے متعدد افراد زخمی

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے غزہ پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری رکھا اور پٹی کے مشرقی اور جنوبی علاقوں کے مختلف حصوں میں شدید گولہ باری اور فائرنگ کی۔ مقامی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ خان یونس شہر کے المواصی کے علاقے میں قابض اسرائیل کی گولیوں سے ایک شہری زخمی ہو گیا۔ قابض افواج کی بکتر بند گاڑیوں نے المواصی کے جنوبی علاقوں اور رفح کے المواصی میں بے گھر افراد کے خیموں کی جانب فائرنگ کی۔ اسی طرح شہر کے شمال مشرقی حصے کو بھی قابض اسرائیل کی توپ خانے کی شدید گولہ باری کا نشانہ بنایا گیا۔ وسطی گورنری میں رپورٹ کیا گیا ہے کہ اسرائیلی ٹینکوں نے البریج کیمپ کے شمالی حصے میں شدید فائرنگ کی۔

وینس کو 2028ء میں صدر منتخب کرنا چاہتے
ٹرمپ کی نجی ملاقات میں ڈونرز سے گفتگو

واشنگٹن: ایک صحافتی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے تقریباً دو ہفتے قبل اوول آفس میں ایک نجی اجلاس کے دوران بڑے عطیہ دہندگان کے ایک گروپ کو بتایا کہ وہ 2028ء کے انتخابات میں اپنے نائب، جے ڈی وینس کو امریکہ کا صدر بنتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہ ریپبلکن پارٹی کے اندر اپنی جانشینی کے لیے وینس کی حمایت کرنے کی ان کی آمادگی کا اب تک کا سب سے مضبوط اشارہ ہے۔ "واشنگٹن پوسٹ" کی رپورٹ میں اس اجلاس سے واقف دو افراد کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ ٹرمپ نے ڈونرز سے ایک نجی اور غیر اعلانیہ ملاقات کے دوران کہا کہ آخر کار ہمیں جے ڈی کو منتخب کرنا ہوگا۔ یہ نجی بیانات گزشتہ سال کے دوران ٹرمپ کے عوامی مؤقف سے متصادم ہیں کیونکہ وہ اپنے نائب جے ڈی وینس اور وزیر خارجہ مارکو روبیو کے درمیان مقابلے کو کھلا رکھنے کے حریص رہے ہیں۔ انہوں نے ایک سے زیادہ مواقع پر کہا ہے کہ دونوں ایک مضبوط انتخابی ٹیم بنا سکتے ہیں اور انہوں نے صدارت کے لیے اپنے پسندیدہ امیدوار کی شناخت کا حتمی فیصلہ نہیں کیا ہے۔ ڈونرز کے سامنے وینس کی اس تعریف کے باوجود وائٹ ہاؤس کے ایک عہدیدار نے بتایا کہ ٹرمپ نے گزشتہ ماہ کے آخر تک اپنے معاونین سے اپنے نائب اور اپنے وزیر خارجہ کے درمیان موازنے کے بارے میں رائے حاصل کرنا جاری رکھا ہے یہاں تک کہ صدارتی ہیلی کاپٹر "میرین ون" کے ایک سفر کے دوران بھی وہ اس حوالے سے مشورہ کرتے رہے تھے۔ امریکی صدر کے ایک مشیر، جو ان کے بیانات سے براہ راست واقف ہیں، نے کہا کہ ٹرمپ نے اندرونی طور پر یہ یقین دہانی کرلی ہے کہ وینس ریپبلکن پارٹی کے اندر ان کے سیاسی وارث ہیں لیکن ان کا ماننا ہے کہ ان کی امیدواری کا اعلان کرنے یا ان کی باضابطہ حمایت پیش کرنے کے لیے ابھی وقت قبل از وقت ہے۔ اس کے برعکس ٹرمپ کے چھ دیگر مشیروں اور اتحادیوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ وہ نہیں مانتے کہ امریکی صدر نے اپنا حتمی فیصلہ کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اکثر مختلف لوگوں کو مختلف پیغامات دیتے ہیں اور بعد میں اپنا مؤقف بدل سکتے ہیں۔ ان مشیروں اور اتحادیوں کا یہ بھی ماننا تھا کہ ٹرمپ کسی بھی باضابطہ اعلان کو ملتوی کر دیں گے تاکہ اپنی مدت کے اختتام پر ایک ایسے صدر کے طور پر ظاہر ہونے سے بچ سکیں جو اپنا سیاسی اثر و رسوخ کھو دیتا ہے۔ واضح رہے وینس خود بھی انتخابات میں حصہ لینے کے بارے میں اپنا مؤقف بتانے سے گریز کر رہے ہیں کیونکہ وہ پہلے کہہ چکے ہیں کہ وہ مڈٹرم انتخابات کے بعد اپنی اہلیہ کے ساتھ اس معاملے پر بات کریں گے۔ ساتھ ہی انہوں نے اس اعتماد کا اعادہ کیا کہ ٹرمپ ان کے کسی بھی فیصلے کی حمایت کریں گے۔ ریپبلکن پارٹی کے اندر ٹرمپ کی جانشینی کا مقابلہ ظاہر ہونا شروع ہو گیا ہے۔ متعدد ڈونرز، کارکنان اور پارٹی شخصیات وینس کے حامیوں اور روبیو کو ترجیح دینے والوں کے درمیان تقسیم ہو چکے ہیں۔ یہ توقعات کی جا رہی ہیں کہ آنے والے مڈٹرم الیکشن کے نتائج صدارتی دوڑ کی شکل پر اثر انداز ہوں گے۔ واشنگٹن پوسٹ کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ان انتخابات میں ریپبلکنز کی کارکردگی ایک فیصلہ کن عنصر ہو گی کیونکہ کوئی بھی مایوس کن نتائج دیگر حریفوں کو اس امیدوار کو چیلنج کرنے کی ترغیب دے سکتے ہیں جس کی ٹرمپ حمایت کرتے ہیں اور وینس یا روبیو کو پارٹی کے اندر ایسی تنقید کے لیے زیادہ حساس بنا سکتے ہیں جو خود ٹرمپ پر شاذ و نادر ہی کی جاتی ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا کہ ٹرمپ وینس اور روبیو کے درمیان عدم تسلسل اور مقابلے کی حالت کو برقرار رکھنے سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ انہوں نے 2024ء کے انتخابات میں نائب صدر کے عہدے کے لیے اپنے امیدوار کا انتخاب کرتے وقت بھی ایسا ہی کیا تھا۔ ساتھ ہی ٹرمپ تیسری صدارتی مدت کے لیے اپنی امیدواری کے امکان کے بارے میں مذاق جاری رکھے ہوئے ہیں باوجود اس کے کہ ان کے قریبی افراد اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ حقیقت میں ایسا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ روبیو کو ریپبلکن پارٹی کے روایتی بڑے عطیہ دہندگان کے ایک وسیع طبقے کی حمایت حاصل ہے۔ وینس کو "میک امریکہ گریٹ اگین" (MAGA) کی نئی نسل کی بنیاد کے سب سے قریب سمجھا جاتا ہے۔

عرب اور مسلمان ممالک کے محض اجلاس مسجد اقصیٰ کو لاحق خطرات کم نہیں کر سکتے: القدس فاؤنڈیشن

غزہ: بین الاقوامی ادارہ برائے القدس نے اس بات پر زور دیا ہے کہ القدس کے بارے میں وسیع تر عرب اور اسلامی وزراتی اجلاس نے محض سیاسی بیانات پر اکتفا کرنے سے ہٹ کر عملی اقدامات کو اپنانے کی طرف منتقلی میں ایک اہم موڑ تشکیل دیا ہے، لیکن اس نے اس بات پر بھی زور دیا کہ مسجد اقصیٰ کو جن خطرات کا سامنا ہے ان کا حجم اب بھی ان اقدامات سے کہیں زیادہ ہے، جو کہ شہرِ مقدس میں موجودہ حیثیت کو تبدیل کرنے کے لیے قابض اسرائیل کی مسلسل پالیسیوں کے سائے میں ہے۔

القدس فاؤنڈیشن نے اردن کے دارالحکومت عمان میں چودہ عرب اور اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی شرکت سے منعقد ہونے والے اجلاس کے نتائج کا ایک پریس بیان میں خیر مقدم کیا، اور اسے القدس اور مقدس مقامات پر اسرائیلی حملوں سے نمٹنے میں ایک اہم پیش رفت قرار دیا۔

انہوں نے کہا کہ وزرائے خارجہ اجلاس کے بیان نے القدس اور اس کے اسلامی اور عیسائی مقدس مقامات کی شناخت کو تبدیل کرنے کے مقصد سے کی جانے والی اسرائیلی کارروائیوں کو مسترد کیا ہے اور شہر پر کسی بھی اسرائیلی خودمختاری کو تسلیم نہ کرنے کا اعلان بھی کیا ہے۔ اس بات کی تصدیق کی کہ مسجد اقصیٰ اپنے پورے رقبے کے ساتھ ایک خالص اسلامی وقف ہے، اس کے علاوہ القدس میں اسلامی اور عیسائی مقدس مقامات پر ہاشمی وصایت کی حمایت بھی شامل ہے۔

فاؤنڈیشن نے توجہ دلائی کہ اجلاس نے تین عملی اقدامات کی منظوری دی، جن میں مسجد اقصیٰ میں موجودہ حیثیت کو تبدیل کرنے کی اسرائیلی کوششوں کو مسترد کرنے والا بین الاقوامی موقف بنانے کے لیے مشترکہ کوششیں کرنا، مسجد پر اسرائیلی حملوں کی دستاویز بندی کے لیے ایک مشترکہ میڈیا پلیٹ فارم کا قیام اور القدس پر حملوں پر غور کرنے کے لیے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاسوں کی سائیڈ لائن پر اسلامی تعاون تنظیم کے وزرائے خارجہ کا اجلاس منعقد کرنا شامل ہے۔

ادارے نے اس بات پر زور دیا کہ قابض اسرائیل عملی طور پر مسجد اقصیٰ میں موجودہ حیثیت کو کمزور کرنے اور ایک ایسی نئی حقیقت مسلط کرنے کے مرحلے پر پہنچ چکا ہے جسے قابض پولیس طاقت کے بل بوتے پر چلا رہی ہے، حالیہ اسرائیلی بیانات جو مسجد اقصیٰ کو "مشترکہ مقدس" کے طور پر پیش کرتے ہیں، اس رجحان کی عکاسی کرتے ہیں اور اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ میدانی خطرہ اعلانیہ اقدامات سے پہلے ہے۔

ادارے کی رائے تھی کہ عرب اور اسلامی ممالک کے پاس زیادہ مؤثر سیاسی اور اقتصادی دباؤ کے پتے موجود ہیں اور اس نے معمول پر لانے کے راستے سے پیچھے ہٹنے اور قابض اسرائیل پر ایک جامع سیاسی اور اقتصادی بائیکاٹ مسلط کرنے کی دعوت دی، جسے مسجد اقصیٰ پر حملوں، غزہ کی پٹی میں نسل کشی کی جنگ اور مغربی کنارے میں جبری نقل مکانی کی پالیسیوں کے مقابلے میں کم از کم حد قرار دیا۔

القدس فاؤنڈیشن نے اس بات کی تاکید کی کہ کوئی بھی بین الاقوامی اقدام القدس اور اس کے مقدس مقامات کے دفاع کے لیے حقیقی عرب اور اسلامی ارادہ کا متبادل نہیں ہوگا، اور سیاسی اور اقتصادی دونوں سطحوں پر زیادہ مؤثر موقف اپنانے کا مطالبہ کیا۔

اس نے اس بات کا اعادہ کیا کہ فلسطینی عوامی تحریک، اور اس کی حمایت کرنے والی عرب، اسلامی اور بین الاقوامی ہلچل نے پچھلی دہائیوں کے دوران توازن کی مساوات کو بحال کرنے میں ایک اہم عنصر کی تشکیل کی ہے، اور اس نے سرکاری کوششوں کو اس تحریک کے ساتھ مربوط کرنے اور قابض اسرائیل کی پالیسیوں کا مقابلہ کرنے میں اس کے فراہم کردہ طاقت کے عناصر پر تعمیر کرنے کی دعوت دی۔

یوگنڈا: غزہ میں اپنے فوجی استحکام فورس کا حصہ بنانے پر پارلیمنٹ راضی

یوگنڈا کے حکام نے اپنی پارلیمنٹ سے اس امر کی منظوری لے لی ہے کہ یوگنڈا کے فوجی غزہ امن منصوبے کے تحت قائم کی جانے والی بین الاقوامی استحکام فورس کا حصہ بن سکیں گے۔ یہ استحکام فورس امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے تجویز کی تھی۔ پارلیمنٹ میں یوگنڈا کے وزیر دفاع نے

یہ قرارداد پیش کی تھی۔ جسے منظور کر لیا گیا ہے۔ مراکش پہلے ہی غزہ میں استحکام فورس کے نام پر اپنے فوجی بھیجنے کا عندیہ دے چکا ہے اب یوگنڈا کے حکام کو بھی پارلیمنٹ نے اس معاملے میں بااختیار کر دیا ہے۔ تاہم ابھی یہ حتمی طور واضح نہیں کہ یوگنڈا کے فوجی لازماً ہی غزہ میں تعینات ہوں گے۔ کیونکہ یوگنڈا میں اپوزیشن ارکان نے ابھی اس معاملے پر سوال اٹھائے ہیں۔ یوگنڈا کے رکن پارلیمنٹ حسن کیرومیرا کا کہنا ہے کہ وہ اس معاملے میں اپنی تشویش ظاہر کریں گے کیونکہ یہ ایک حساس سفارتی معاملہ ہے کیونکہ ہم او آئی سی کے رکن ملک ہیں۔ انہوں نے پارلیمنٹ میں گفتگو کرتے ہوئے پوچھا کہ یہ واضح کیا جائے کہ ہماری فوج کس فریق کی جانب سے لڑنے جا رہی ہے؟ غالباً اس سلسلے میں مسلمان ملکوں میں سب سے نازک معاملہ یہ ہے کہ استحکام فورس کی غزہ میں قیادت ایک امریکی جنرل نے کرنا ہے۔ دوسری جانب وزیر دفاع کیریووا کیوانکا کو قانون سازوں کی مدد کی ضرورت ہے۔ ان کے مطابق امن مشن کا حصہ بننے سے یوگنڈا کی فوج کی استعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ فوج مجموعی طور پر 20000 نفری پر مشتمل ہوگی۔ اس کی کمان امریکی میجر جنرل جیسپر جیفرز کریں گے۔ اسرائیلی فوج ابھی تک غزہ میں کارروائیاں کر رہی ہے۔ اسرائیلی فوج کے سربراہ لیفٹیننٹ ایال زامر نے کہا ہے کہ ان کی فوج آئندہ بھی غزہ میں پیشگی بنیادوں پر کارروائیاں کرتی رہے گی۔ ایال زامر دو روز قبل غزہ میں اسرائیلی فوجیوں سے ملنے گئے تھے۔ صدر ٹرمپ نے جنگ بندی معاہدے کا نفاذ 10 اکتوبر 2025 کو کیا تھا۔ جنگ بندی کے بعد اسرائیلی فوج نے غزہ میں 1250 فلسطینی قتل کیے ہیں۔

شہری دفاع کا غزہ میں آٹھ مقامات پر ملبے تلے ڈیڑھ سو سے زائد شہداء کی باقیات موجود ہونے کا شبہ

غزہ کی پٹی میں شہری دفاع کے عملے نے آٹھ مکمل طور پر مسمار شدہ گھروں کا معائنہ کرنے کے لیے ایک میدانی دورے کا آغاز کیا، جن کے ملبے تلے تقریباً 170 شہداء کی لاشیں موجود ہونے کا شبہ ہے، یہ شہداء کی باقیات نکالنے کے اس پروجیکٹ کے کاموں کے حصے کے طور پر ہے جو ملبے کے درمیان سے متاثرین کی باقیات کو نکالنے کا ہدف رکھتا ہے۔

شہری دفاع نے ایک پریس بیان میں واضح کیا کہ تکنیکی کمیٹی نے آٹھ عمارتوں کو پہنچنے والے نقصان کے حجم کا جائزہ لیا اور ملبے اور کنکریٹ کے بلاکس کی نوعیت کا مطالعہ کیا، تاکہ کام کے طریقوں کا تعین کیا جا سکے اور تلاش اور نکالنے کے آپریشنز کو شروع کرنے کے لیے محفوظ راستے کھولے جا سکیں۔

دورے میں شریک افراد نے اس بات پر زور دیا کہ معائنہ تکنیکی اور انجینئرنگ کے اس کوآرڈینیشن کے دائرے میں آتا ہے جو مداخلت کی ترجیحات کا تعین کرنے، نکالنے کے آپریشنز کو انجام دینے کے لیے ضروری ساز و سامان فراہم کرنے کے لیے ہے۔ شہری دفاع وسائل اور بھاری آلات کی شدید کمی کے باعث پیدا ہونے والی بڑی مشکلات کے باوجود شہداء کی لاشیں تلاش کرنے کے لیے پرعزم ہے۔

میدانی ٹیمیں شہداء کی باقیات نکالنے کے پروجیکٹ کے اندر اپنے کاموں کو انجام دینا جاری رکھے ہوئے ہیں، جن کا مقصد متاثرین کی باقیات کو نکالنا اور انہیں ان کے لواحقین کے حوالے کرنا ہے تاکہ ان کی عزت و تکریم کو برقرار رکھتے ہوئے دفن کرنے کے انتظامات مکمل کیے جا سکیں۔ شہری دفاع اور ایمبولینس کا عملہ غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں میں ہدف بنائے گئے مقامات سے شہداء کو نکالنا جاری رکھے ہوئے ہے، وسیع پیمانے پر تباہی اور ملبے تلے پھنسے ہوئے لوگوں تک پہنچنے کے لیے درکار آلات اور مشینری کی شدید کمی کے باوجود عملہ دن رات کام کر رہا ہے۔

اندازے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ غزہ کی پٹی میں تباہ شدہ عمارتوں کے ملبے تلے تقریباً پندرہ ہزار 000,15 شہداء اب بھی موجود ہیں، جبکہ ریسکیو ٹیمیں اور طبی عملہ ان تک پہنچنے سے قاصر ہے۔

غزہ کے باسیوں نے کچھ دن پہلے ابو شریعہ اور الحساینہ خاندانوں کے 112 شہداء کی میتیں اور باقیات سپردِ خاک کیں، جنہیں بائیس نومبر سنہ 2023ء کو الصبرہ میں قابض اسرائیل کی طرف سے بمباری کے ذریعے تباہ کیے گئے ایک رہائشی کمپلیکس کے ملبے سے نکالا گیا تھا، جو جنگ کے آغاز کے بعد سے شہداء کو نکالنے کے سب سے بڑے آپریشنز میں سے ایک ہے۔

جولائی میں مقبوضہ بیت المقدس میں قابض اسرائیلی فوج کے ہاتھوں پامالیوں کی تفصیلات جاری

مقبوضہ بیت المقدس شہر نے جولائی سنہ 2026ء کے دوران ایک وسیع اسرائیلی کشیدگی کا مشاہدہ کیا جس نے مسجد اقصیٰ اور شہر میں فلسطینی وجود کو نشانہ بنایا۔ یہ کشیدگی قتل، گرفتاریوں، مسماری، بستیوں کی تعمیر، املاک پر قبضے اور یہودی آبادکاروں کے ریکارڈ توڑ دھاووں کے ذریعے سامنے آئی، اس کے ساتھ ساتھ نمازیوں پر سخت پابندیاں بھی عائد کی گئیں۔ یہ سب کچھ القدس کی شناخت اور اس کی مذہبی اور آبادیاتی حقیقت کو تبدیل کرنے کی مسلسل پالیسی کا حصہ ہے۔

القدس گورنری، معراج پلیٹ فارم اور وادی حلوہ انفارمیشن سینٹر کی جاری کردہ رپورٹوں سے ظاہر ہوا ہے کہ گذشتہ ماہ تین فلسطینی شہید ہوئے، جن میں ولید نضال ابو سنینہ (عمر 16 سال)، نصر زعل کعابنہ (عمر 20 سال) اور خلیل رشاد الرشق (عمر 47 سال) شامل ہیں۔

رپورٹوں میں واضح کیا گیا ہے کہ ابو سنینہ قلندیا کیمپ پر چھاپے کے دوران ایک سنائپر کی گولی سے شہید ہوئے، جبکہ کعابنہ بیر نبالہ قصبے میں دیوارِ فاصل کے قریب شہید ہوئے۔ قابض افواج نے شعفاط کیمپ چوکی کے قریب الرشق پر گولیاں چلائیں، جس کے بعد انہیں طبی امداد دینے سے روکا اور ان کی میت قبضے میں لے لی۔ بیت المقدس کے اداروں نے براہِ راست گولیوں، ربڑ کی گولیوں، گیس کے مہلک بموں اور مار پیٹ سے 23 فلسطینیوں کے زخمی ہونے کو ریکارڈ کیا، اس کے علاوہ یہودی آبادکاروں کی طرف سے القدس کے کئی قصبوں اور محلوں میں کیے گئے حملے بھی شامل ہیں۔

مسجد اقصیٰ کشیدگی کے مرکز میں

جولائی کے دوران پامالیوں کے منظر نامے میں مسجد اقصیٰ سرفہرست رہی، جہاں 9670 سے 9848 یہودی آبادکار داخل ہوئے، اس کے علاوہ ساڑھے چار ہزار سے زیادہ افراد نے "سیاحت" کے نام پر دراندازی کی۔ یہ دھاوے 22 دنوں تک جاری رہے۔ ان دھاووں کے دوران علانیہ تلمودی رسومات ادا کی گئیں جن میں سجدہ ریزی، لیٹنا، گانا اور رقص شامل تھا، نیز مسجد کے صحنوں میں یہودی مذہبی کتابیں، لباس اور آلات لائے گئے۔

23 جولائی کو سنہ 1967ء میں القدس پر قبضے کے بعد سے دھاووں کی سب سے زیادہ شدت ریکارڈ کی گئی، جب 4822 سے زائد یہودی آبادکاروں نے مسجد اقصیٰ پر دھاوا بولا، جن میں وزراء، کنیسٹ کے ارکان، ربی اور "ہیکل" گروہوں کے رہنما شامل تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ قابض افواج نے مسلمان نمازیوں کے داخلے پر سخت پابندیاں عائد کیں، مسجد کے کئی دروازے بند کر دیے، مردوں کی مخصوص عمر کے گروپوں کو وہاں پہنچنے سے روکا، اور آنے والوں کے شناختی کارڈز کی جانچ پڑتال کی۔ اس مہینے ایک غیر معمولی پیش رفت دیکھنے میں آئی جب مسجد اقصیٰ کو ذاتی تقریبات کے لیے استعمال کیا گیا، جب ایک یہودی آبادکار کی جانب سے قابض پولیس کی حفاظت میں مسجد کے صحنوں کے اندر اپنی منگنی کا اعلان کرنے کی دستاویز سامنے آئی۔

گرفتاریاں، مسماری اور بستیاں

قابض افواج نے القدس میں گرفتاریوں اور چھاپہ مار مہمات جاری رکھیں۔ وادی حلوہ انفارمیشن سینٹر نے تقریباً 200 گرفتاریوں کو دستاویزی شکل دی، جن میں درجنوں مزدور اور مغربی کنارے کے شناختی کارڈ رکھنے والے افراد شامل تھے۔

گرفتاریاں القدس اور فلسطینی علاقوں کے مفتی شیخ محمد حسین تک پہنچ گئیں، جنہیں مسجد اقصیٰ میں جمعہ کی نماز کے بعد گرفتار کیا گیا، بعد ازاں انہیں رہا کر کے ایک ہفتے کے لیے مسجد سے دور رہنے کا حکم دیا گیا۔

قابض حکام نے درجنوں انتظامی حراست کے احکامات، گھر میں نظر بندی اور مسجد اقصیٰ اور پرانے شہر سے بے دخلی کے فیصلے جاری کیے، جس کے ساتھ ساتھ شہر کے محلوں اور قصبوں میں 200 کے قریب چھاپہ مار کارروائیاں کی گئیں۔

قابض حکام نے 29 مسماری اور کھدائی کے آپریشنز کیے، جن میں 14 خود ساختہ مسماری کے واقعات شامل تھے جن پر گھروں اور تنصیبات کے مالکان کو بھاری جرمانوں سے بچنے کے لیے مجبور کیا گیا۔

مسماری کے یہ آپریشنز سلوان، جبل المکبر، بیت حنینا، صور باہر، الرام اور رافات میں گھروں، اپارٹمنٹس، دکانوں، زرعی تنصیبات، باڑوں اور دیواروں تک پھیلے ہوئے۔

یہودی آبادکاروں نے پرانے شہر میں الباشا خاندان کی جائیداد پر قبضہ کر لیا جس سے چھ فلسطینی خاندانوں کو نکالا گیا، انہوں نے سلوان میں الشعبانی خاندان کے ایک صحن پر بھی کنٹرول حاصل کر لیا، ساتھ ہی البستان کے محلے اور جبل المکبر میں زمینوں پر قبضے کے فیصلے بھی سامنے آئے۔

آبادکاری کے منصوبے اور مسلسل حملے

جولائی کے دوران قابض حکام نے نو آبادکاری کے منصوبوں اور اقدامات کو آگے بڑھایا، جن میں "معالیہ ادومیم" بستی اور ام لیسون کے علاقے میں سینکڑوں آبادکاری یونٹس کی تعمیر، نیز زمینوں پر قبضے اور الخان الاحمر، جبع اور النبی موسیٰ کے قریب غیر قانونی چوکیوں کا قیام شامل ہے۔

رپورٹوں میں یہودی آبادکاروں کے 43 حملے ریکارڈ کیے گئے، جن میں زمینوں اور زیتون کے درختوں کو آگ لگانا، گاڑیوں پر پتھراؤ، راستے بند کرنا، بدو برادریوں پر حملہ، اور بھیڑوں اور پانی کے ذرائع پر قبضے کی کوششیں شامل تھیں۔

جولائی کے مہینے کے خلاصے نے اس بات کی تصدیق کی کہ قابض حکام ایک مربوط پالیسی پر عمل پیرا ہیں جس کا مقصد مسجد الاقصیٰ اور القدس میں آبادکاری کے وجود کو مضبوط کرنا ہے، جبکہ قتل، گرفتاری، مسماری، بستیوں کی تعمیر اور املاک پر قبضے کے ذریعے فلسطینی وجود کو کم کرنا ہے، تاکہ شہر کی شناخت اور اس کی تاریخی، مذہبی اور سیاسی حیثیت کو تبدیل کرنے کے لیے ایک نئی حقیقت مسلط کی جا سکے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔ کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گرو پیری بار برمنگھم بی۔ 42 آئی آر جی یو۔ کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔ میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 +44

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔